For more visit (exponovels.com)

سر پلیز اخری دفعہ معاف کر دے افس ور کر اسکے سامنے ہاتھ جوڑ کر گڑ گڑا یا لیکن اس بے حس کو کوی فرق نہیں پڑا

حیدر شاہ کی ڈکشنری میں سوری ورڈ ھے ھی نہیں وہ سختی سے بولا

سب جانتے تھے حیدر شاہ جتنا اپنی عمر سے بڑے لوگوں کے لیے نرم تھا اتنا ہی اپنی عمر سے چھوٹے لوگوں کے لیے

بے رحم تھا اج تک کسی نے اسے ہنستے ہوے نہیں دیکھا

اج کے بعد تم مجھے اس افس میں نظر نہ اوں

اس بیچارے کی غلطی صرف اتنی تھی کہ وہ اج اہم میٹنگ میں فایل لانے میں دس منٹ لیٹ ہو گیا تھا 😟

get out and i dont want to see u again in my office

یہ کہ کر وہ اپنی فایل میں جھک گیا جسکا صاف مطلب تھا کہ دفعہ ہو جاے

اسکا مطلب سمجھ کر وہ اسکے افس سے نکل گیا کیونکہ وہ اپنا فیصلہ بدل لے ایسا ہو ہی نھیں سکتا 😏

اسکے جانے کے بعد حیدر نے ایک تصویر نکالی اور اسے دیکھ کو مسکرایا 😊

اگر اس وقت حیدر شاہ کو کوی مسکراتا ہوا دیکھ لیتا تو وہ پکا بیہوش ہو جاتا

...........................................

منیزے جب یونیورسٹی میں داخل ہوی تو ایک جگہ جھرمٹ سا لگا دیکھا پھر اسے روکی نظر ایا جو اس یونیورسٹی کا سب

سے زیادہ بدمعاش لڑکا تھا

اور ہرانے والے نے بندے پر اپنا خوف بیٹھا تا تھا

وہ غصے سے اسکی جانب بڑھی

اب پتہ نہیں کس بیچارے کی شامت ای ہے

وہ اگے بڑھی اور دیکھا کہ وہ کوی لڑکا تھا جس کا چہرہ نیچے کی طرف جھکا ہوا تھا

روکی لگتا ہے اج پھر تمھارا مار کھانے کا ارادہ ھے منیزے غصے سے بولی

روکی نے اسکی طرف غصے سے دیکھا اور اس پر نظر پڑتے ہی روکی نے برا سہ منہ بنا یا کیونکہ یونیورسٹی میں وہ واحد لڑکی تھی جو غریب ہونے کے ساتھ اس ڈرتی بھی نہیں تھی اور ایک دو دفعہ اسے مار بھی چکی تھی

روکی نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلا گیا کیونکہ اسے پتہ تھا اب اسکی دال نہیں گلنے والی

روکی کے جاتے ہی سارے ادھر ادھر چلے گے

سنو تمھارا نام کیا ہے

وہ اگے بڑھی اور اس لڑکے سے نرمی سی بولی

اس لڑکے نے چہرہ اوپر اٹھایا اور مشکور نظروں سے اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جسنے بلو جینز کے اوپر بلیک ٹی شرٹ اور اسکے اوپر لڑکوں والی وایٹ شرٹ پہنی ہوی تھی جو اسکی گوری رنگت پر بے انتہا جچ رہی تھی

اسنے بے ساختہ اپنے کپڑوں پر نظر ڈالی اسکی بھی سیم ڈریسنگ تھی جبکے منیزے کا ابھی تک اس طرف دھیان نہیں گیا تھا

اوے کھمبے تم سے پوچھ رہی ہو نام کیا ہے تمھارا وہ کب سے اسے دیکھ رہی جو گہری سوچ میں کھڑا تھا

اسکے بولنے پر وہ ہڑبڑایا

عب۔ عبیر نام ہے وہ ہکلا کر بولا

ہمم کونسا سمیسٹر ہے وہ اس دفعہ نرمی سے بولی جو گوری رنگت انکھوں پر بڑا سا چشمہ سلکی بالوں نے ماتھے کو کور کیا ہوا تھا اور عنابی لبوں سے خون کی لکیر بہہ رہی تھی اسکے جیسی ڈریسنگ میں تھا اور بھت کیوٹ لگ رہا تھا

میرا سیکنڈ سمیسٹر ہے جی وہ ادب سے بولا

اچھا تم تو میری کلاس میں ہو یہ پکڑوں اور میرے اور میرے ساتھ چلوں اسنے رومال اسکے ہاتھ میں پکڑا یا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کلاس کی طرف چل دی

..................................

حورم میں کیا کروں تمھارا

سارہ بیگم غصے سے بولے

اب کیا کر دیا ھماری لاڈلی نے صدیق صاحب پیار سے حورم کی طرف دیکھ کر بولے

اس سے ہی پوچھیے سارہ بیگم ابھی بھی غصے میں تھی

چلو گڑیا تم بتاو

رکو اپی میں بھی ارھا ہو سننے کے لیے روحان جو ماں کی نظروں میں شریف اور ماں کا لاڈلا تھا جبکے باپ کے لیے بگڑا ہوا تھا اور حورم کا جڑواں بھای تھا

ان دونوں میں صرف ایک منٹ کا گیپ تھا

لیکن پتہ کسی کو بھی نہیں تھا کہ بڑا کون اسلیے دونوں اپنے اپ کو چھوٹا ثابت کرنے کے لیے روحان حورم کو اپی بلاتا تھا اور حورم بھای لیکن یہ بس دوسروں کے اگے گھر میں تو کبھی نام بھی نہیں لیتے

اور دونوں صدیق صاحب کی جان تھے صدیق صاحب خود پاکستان اور دوسری کنٹریز کے جانے مانے بزنس مین تھے اور اپنی فیملی کے ساتھ خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے

ہاں اب بتاوں اج تم نے کیا کیا روحان اتنے شوق سے پوچھ رھا تھا لیکن کندھے پر پڑنے والے تھپڑ کی وجہ سے چپ ہو گیا

جو کہ سارہ بیگم نے مارا تھا

پاپا آج میں نے کچھ خاص نہیں کیا اپکو تو پتہ ہے ماما کو زکام ایا ہے ماما کچن میں اپنے دوپٹے سے ناک صاف کر رہی تھی

میں نے ان کی تصویر لے لی اور فیملی گروپ میں سینڈ کر دی بس حورم یہ بتا کر چپ ہو گی

جبکے روحان اور صدیق صاحب کا ہنسی کنٹرول کرنے کے چکر میں منہ لال ہو گیا تھا

بس اگے بھی بتاو حورم سارہ بیگم غصے سے بولی

اور پاپا میں نے ماما تب سو رہی تھی تب میں نے ماما کے بالوں میں ببل لگا دی پھر مجھے پتہ تھا ماما اپنے بالوں کو قینچی سے کاٹے گی تو میں نے قینچی میں بھی ایلفی لگا دی اور ماما نے تب بال کاٹے تو قینچی بھی بالوں میں چپک گی وہ جوش سے بتا رہی تھی

اور اگے کیا کیا وہ بھی تو بتاو سرہ بیگم نے کہا

اور ہاں پاپا میں نے ان سب کی وڈیو بیڈ کے نیچے چھپ کر بنای تھی وہ بھی سب کو سینڈ کر دی

حورم نے خوش ہوتے ہوے بتایا

اور ٹوٹ ان دونوں کا کنٹرول اور ہنس ہنس کر ان دونوں کا برا حال ہو گیا اور حورم بھی اپنے کارنامے پر خوش ہوی انھیں ہنستا دیکھ کر سارہ بیگم غصے سے واک اوٹ کر گی

...........................

AHS09 agent

yes sir

کرنل صاحب کے بولنے پر ای ایچ ایس ایجنٹ بولا

جو کام میں تمھیں سونپ رہا ہوں وہ تم سے بہتر اور کوی نہیں کر سکتا ہے

جی سر میں یہ کام بہت اچھے سے نبھاوں گا وہ مسکراتے ہوے بولا لیکن یاد رکھنا کیپٹن وہ ارمی والوں سے نفرت کرتی ہے

ہاہاہا سر اسکے بارے میں ایسی کوی بات نہیں ھے جو مجھے نہ پتہ ہو وہ فخر سے ہنستے ہوے گویا ہوا

ہمم تو ٹھیک ہے کل س تم اپنے مشن پر ورک کر سکتے ہو

کرنل صاحب نے اسے اجازت دی

جی سر اور اان شاء اللہ اپ مجھ سے مایوس نہیں ہو گے

..............................................

زیہان خان جسکے نام سے موت بھی کانپ جاے تم نے اسکے کے ساتھ غداری کی ہے وہ اپنے نوکر کو دیکھ کر غرایا

سسس سر ممم مجھے ممعاف

اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا

ٹھاہ کی اواز سے گولی چلی اور وہ وہی ڈھیر ہو گیا

غداروں ک لیے میرے پاس کوی معافی نہیں

اسکی سخت اواز سن کر اسکے سبھی ملازم کانپ گے

زیہان خان جو کے جانا مانا بزنس مین ہونے کے ساتھ مشہور غنڈہ بھی تھا

اگر اسے پتہ چلے کسی مرد نے عورت کے ساتھ ظلم کیا ہے تو وہ اسے زمین کے کسی بھی کونے سے نکال کر اتنی بے رحمی سی موت دیتا کے دیکھنے والوں کی روح تک کانپ جاتی

اسکی زندگی میں صرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا خوشی لفظ کا نام ونشان تک نہ تھا

اسنے اج تک کالے رنگ کے علاوہ کوی اور رنگ نہ پہنا تھا

................................

Power of love

epi 2

wrriter afzonia

dont copy paste with out my permission

zeehan and hooram special

چڑیل جلدی کروں یونی کے پہلے دن ہی لیٹ ہونا ہے کیا روحان زور سے چلایا حورم کو دیکھ کر جو اہستہ اہستہ کھانا کھا رہی تھی

ہاں ارہی چلو ہو گیا میرا ناشتہ کمینے

کھانا بھی ارام سے نہیں کھانے دیتا حورم منہ میں بڑبڑای اور اسکے ساتھ باہر کی جانب چل دی

................................

ڈرایور گاڑی نکالوں مجھے اج ضروری کام سے جانا ہے

زیہان نے اپنے ملازم سے کہا اور عجلت میں باہر نکلا

اتنی دیر میں ڈرایور نے گاڑی نکال دی

وہ گاڑی میں بٹھا اور اپنی راہ پر گامزن ہوا

وہ ابھی راستے میں ہی جب دور سے ایک لڑکی ہاتھ ہلاتی ہوی نظر ای

................................

کمینے میں تمھارے ساتھ نہیں جاوں گی میں اپنی گاڑی میں جاوں گی حورم باہر اتے ہوے بولی

کیا اسکی بات پر روحان کو جیسے صدمہ لگا تو اتنی دیر سے میرا ٹایم کیوں ویسٹ کر رھی تھی

روحان بیچارہ صدمے سے چلایا

اور حورم کے بات سننے سے پہلے ہی گاڑی میں بیٹھا اور زن سے اڑا لے گیا

حورم نے پیچھے سے کندھے اچکاے اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گی

لیکن بیچ راست میں اکر گاڑی ایک جھٹکے سے رکی

اسنے دوبارہ سے گاڑی کو اسٹارٹ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اسٹارٹ نہیں ہوی

حورم نے شارٹ کٹ کے چکر میں سنسان راستے پر اگی تھی جس پر گاڑیاں نہ ہونے کے برابر تھی

حورم نے پریشانی سے روحان کو کال کی لیکن اسنے غصے سے کال کاٹ دی

اہ یہ کمینہ کبھی وقت پر کام نہیں ایا

دوبارہ کال کرنے لگی تو دور سے ایک مرسڈیز اتی نظر ای

حورم نے زور زور سے ہاتھ ہلانا شروع کردیا

زیہان نے گاڑی اسکے پاس روکی اور باہر نکلا

اور حورم کی جانب دیکھا جو فلیپر جینز کے اوپر شارٹ کرتی اور اوپر پینک کلر کا حجاب لیا ہوا تھا وہ بے شک بے پناہ حسن کے ملکہ تھی زیہان پہلی مرتبہ کسی کو دیکھ کر اپنے ہوش کھو یا تھا ورنہ لڑکیا اسکے اگ پیچھے گھومتی تھی اسکی ایک نگاہ کے لیے

وہ بمشکل سترہ اٹھارہ سال کی لگ رہی تھی

وہ اپنی جگہ پر کھڑا مسلسل اسے دیکھے جارہا تھا

حورم نے اسے اس کی جگہ پر ایسے ہی کھڑا دیکھا تو اسنے ہاتھ لیکن اسے کوی فرق نہیں پڑا وہ پریشانی سے اسکی جانب بڑھی ارے یہ کیا کومے میں تو نہیں چلا گیا کیا میں سچ میں اتنی ڈراونی کیا روحان سچ کہتا ہے

اسنے رونی شکل بنای وہ اپنی ہی سوچ میں گم تھی جبھی بیچ سڑک میں پڑی اینٹ کو نہ دیکھ سکی

جیسے ہی وہ اگے بڑھی ٹھوکر لگنے کے وجہ سے وہ سیدھا زیہان کے اوپر گری اور زور سے اپنی انکھیں بند کرلی

زیہان جو اسے دیکھنے میں مگن تھا اچانک حورم کا اپنے اوپر گرنے سے بیلنس نہیں رکھ سکا اور حورم میں کے ساتھ نیچے گرا

حورم کو تو کچھ سمجھ نہیں ای کیا ہوا ہے

زیہان نے انکھیں کھول کر اپنے ہونٹوں پر اسکے نرم ہونٹ محسوس ہوے جو اسکی دل کے دھڑکن کو مزید بڑھا گے اور اسکے برسوں سے سوے ہوے جزبات کو حورم کے ہونٹوں کے نرم لمس نے جگا دیے تھے اسکے ہاتھ بے ساختہ اسکی کمر کو جکڑ گے

حورم نے اپنے ہونٹوں پر نرم سہ لمس محسوس کر کے اپنی آ :  . ھے کھولی کچھ سمجھنے کی کوشش کی تو اپنی کمر پر مضبوط حصار محسوس ہوا

اس سے پہلے کے زیہان اس ہونٹوں کو مزید جکڑتا حورم ایک جھٹکے سے کھڑی ہوی

جلدی سے ان ہونٹوں کو صاف کیا اور اسمان کی طرف ہاتھ جوڑ کر اونچی اواز میں بولی اللہ پاک جی سوری یہ غلطی سے ہوا ہے اس میں میری کوی غلطی نہیں ھے سوری اللہ پاک جی

زیہان زمین سے کھڑا ہوا اور اسے دلچسپی سے دیکھنے لگا اور دل میں کہا

یہ لڑکی میری ہے

اللہ پاک جی یہ سب اسکی غلطی ہے اسنے زیہان کی طرف دیکھ کر بولا

اور اپنی طرف ہونے والے اشارے سے ٹھٹکا اوہ ہیلو میری کوی غلطی نہیں ھے تم خود میرے اوپر گری تھی زیہان بمشکل اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوے بولا

اچھا اچھا ٹھیک ہے مجھے پتہ ھے تم شرمندہ ہو اور مجھ سے معافی بھی مانگنا چاہتے لیکن میں تمھیں معاف تب کروگی جب تم مجھے یونیورسٹی چھوڑوں گے حورم اپنی خفت مٹاتے ہوے بولی

اور زیہان بیچارہ اسکی چالاکی کو دیکھتا رہ گیا جو پاکستان کے غنڈے پلس بزنس مین کو پاگل بنا رہی تھی

حورم بغیر اسکے جواب کا انتظار کیے اپنی گاڑی سے بیگ نکالا اور زیہان کی گاڑی میں اکر بیٹھ گی اور ڈرایور کو کال کی وہ اس راستے سے اکر گاڑی لے جاے

اور بیچارہ زیہان ہکا بکا اس چھوٹی سی بلا کو دیکھنے لگا اور اکر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا اور منہ میں بڑبڑا یا لگتا ہے لڑکی مجھے ٹکر کی ملی ھے اور گاڑی اسٹارٹ کی ہاں تو اپنی یونیورسٹی کا نام بتاو

حورم نے اسے یونیورسٹی کا نام بتایا اور ایڈریس سمجھایا

ھاں تو تمھارا نام کیا ہے اور تم کام کیا کرتے ہو حورم نے زیہان کی طرف دیکھتے ہوے کہا

اور زیہان بیچارے کو بمشکل ہارٹ اٹیک اتے ہوے بچا

اگر اسکو پتہ چل گیا نہ میں کون ہو تو میرا نام سن کے ابھی اسکی موت واقع ہو جاے گی لیکن میں تھوڑا چاہتا وہ بیچارہ پہلی مرتبہ زندگی میں پریشان ہوا تھا

ہاں تو میرا نام زیہان خان ہے اور میرا خود کا بزنس ہے زیہان نے مرے لفظوں میں اپنا تعارف کروایا

ارے تم وہی تو زیہان خان نہیں جسنے کافی مرڈر کیے ہے لڑکیوں کے ریپ کرنے والوں کے ہے نہ حورم جوش سے بولی

اور زیہان بے چارے کا پاوں بے ساختہ بریک پر پڑا

ہاں میں وہی ہوں وہ مری سی اواز میں بولا کیا چیز ہے یہ جو مسلسل اسے جھٹکے پہ جھٹکے دیے جا رہی تھی اور گاڑی پھر سے سٹارٹ کی

سچ میں تمھیں پتہ ہے میں تمھاری کتنی بڑی فین ہو بلکہ میں ہی نہیں میری پوری فیملی تمھاری بہت بڑی فین ہے وہ جوش سے اسے بتاے جا رہی تھی

اور زیہان کہ لگ رہا تھا وہ اج پاگل ہو جاے گا

لیکن شکر تھا کہ یونیورسٹی اگی تھی اس سے پہلے کہ حورم اترتی زیہان جلدی سے بولا

سنو اپنا نام تو بتاتے جاوں

حورم صدیق نام ہے میرا نام بتا کر جلدی سے باہر نکل گی

وہ کافی دیر تک مسکراتے ہوے اسکے پشت کو دیکھتا رہا اور اگے بڑھ گیا

وہ شاید زندگی میں پہلی مرتبہ دل سے مسکرایا ہوگا

اسنے اپنا فون نکالا اور ایک کال ملای

ہاں جاوید ایک لڑکی ہے حورم صدیق اس یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اسنے یونیورسٹی کا نام بتایا ایک گھنٹے کے اندر اندر مجھے اسکی ساری انفارمیشن مجھے چاہیے اور تم اچھے سے جانتے ہو میں تمھیں کیوں دے رہا ہوں

جی بھای جانتا ہوں کیونکہ اپ مجھ پر سب سے زیادہ بھروسہ کرتے ہے اگے سے جاوید خوشی سے بولا اور شاید زیہان خان کی زندگی میں وہ واحد بندہ تھا جس پر وہ انکھیں بند کر کے بھروسہ کرتا تھا جسے وہ ملازم نہیں چھوٹا بھای مانتا تھا جس سے وہ اپنے مزاج کے خلاف نرمی سے بات کرتا تھا جو اسکی زندگی کی تلخ ترین حقیقت س واقف تھا

اور زیہان جو کہ ایک اہم کام سے نکلا تھا وہ سرے سے ہی بھول گیا لیکن وقت اب نکل چکا تھا لیکن فکر کسے تھی

اسنے گاڑی اسٹارٹ کی اور گھر کی طرف واپس مڑ گیا.

Power of love

Epi 3

Wrriter afzonia

dont copy paste with out my pemission

عبیر تم اتنے ڈرپوک کیوں ہو بھی لڑکے تو اتنے بہادر ہوتے ہے جنسے سب ڈرتے ہے انک اتنی دہشت ہوتی ہے بھلا تم سے بھی کوی ڈرتا ہے کیا

ان چار پانچ دنوں میں وہ دونوں اچھے خاصے دوست بن چکے تھے جن میں منیزے کو اچھا خاصہ اندازہ ہوگیا تھا کہ عبیر ایک انتہای ڈرپوک اور حد سے زیادہ شریف بندہ ھے وہ دونوں اس وقت کینٹین میں بیٹھے ہوے تھے

کیوں نہیں ہے دہشت جب میں پاوں رکھتا ہو نا تو ساری مکھیاں اڑ جاتی ہے اتنی دہشت ہے میری عبیر فخر سے بولا

اسکی بات سن کر منیزے کا ہنس ہنس کر برا حال ہوگیا کینٹین میں بیٹھے سبھی لوگ اسے مڑ کر دیکھ رہے تھے جو اس وقت ہنستے ہوے بے تحاشہ خوبصورت لگ رہی تھی

اتنے میں منیزے کے موبایل پر کال ای جسے اسنے ہنستے ہوے اٹھایا

لیکن اگے نجانے کیا بات ہوی اسکی ہنسی پل بھر میں غایب وہ جلدی سے اپنا بیگ لے کر اٹھی

عبیر ابھی مجھے جانا میں کل ملتے ہے وہ عجلت میں باہر کی جانب بھاگی

ارے پر ہوا کیا ہے مجھے بھی تو بتاو عبیر بھی اسکے پیچھے باہر کی جانب بڑھا لیکن وہ اسکی اواز کو ان سنی کر کے یونیورسٹی کے باہر بھاگی جہاں مرسڈیز گاڑی کھڑی تھی وہ جلدی سے اس میں بیٹھی

کچھ سٹوڈنٹ باہر کھڑے تھے جو منیزے کو اس اتنی مہنگی گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر منہ کھولے دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ پچھلے چھ مہینوں سے ایک سایکل پر اتی تھی

اور یونی میں غریب دہشت گرد مشہور تھی

لیکن اج سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گے جب ڈرایور اور کے پیچھے حفاظتی گاڑی سے سارے فوجی باہر کو نکلے اور ادب سے سلام کیا لیکن اسنے کسی بات پر دھیان نہیں دیا کیونکہ وہ بس جلد از جلد اپنے نانا کے پاس پہنچنا چاہتی تھی

اسکے بیٹھتے ہی ڈرایور زن سے گاڑی اگے بھگا لے گیا

اور ایک ہوسپٹل کے اگے رکی وہ جلدی سے نکل کر اندر کی طرف بھاگی

سارے فوجی گارڈز اور پولیس والوں نے اسے دیکھتے ہی سلام کیا لیکن وہ سب کو نظر انداز کرتی اگے کی جانب بڑھی

..............................

عبیر جو اسکے ایکدم جانے کی وجہ سے پریشان ہوا تھا وہ اسکے پیچھے جانے لگا ہی تھا اس سے پہلے اسکے موبایل پر کال اسنے کال اٹینڈ کی لیکن جو اگے سے بات بتای گی اسکے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھرے لیکن اسنے جلد ہی اپنے تاثرات پر قابو پا لیا اور باہر کی جانب بڑھا

.................................

زیہان کو اج دو دن ہو گے تھے لیکن وہ اسکی یاد سے پیچھا نہیں چھڑا سکا تھا

چھم سے وہ گلابی چہرہ اسکی انکھوں کے سامنے اجاتا وہ نرم سہ لمس وہ دو دن سے کھانا پینا افس سب کچھ بھول کر بس اسے سوچنے میں مصروف وہ اس وقت کہاں ہے کیا کر رہی ھے

اسے

اس کے بارے میں پل پل کی خبر مل رہی تھی اسکے گھر میں موجود ملازمہ تک کو اسنے خرید لیا تھا کیا وہ اسکی پل پل کی خبر اسے دے

اتنے میں اسکے فون پر وایبریشن ہوی اسنے کوفت سے موبایل کی طرف لیکن سکرین پر موجود نمبر پر نظر پر پری تو کوفت کی بجاے مسکراہٹ نے جگہ لے لی

ہاں بولوں میری جان کیا ہوا اسکے فون اٹھاتے تھے اسکے لہجے میں دنیا جہان کی نرمی خود بخود اگی

کیونکہ اس وقت جو فون پر تھی وہ اسے جان سے بھی زیادہ عزیز تھی جواب تک اسکے جینے کو کی وجہ تھی

لیکن جو اسنے اگے سے بتایا وہ اسکے لیے کسی شوک سے کم نہیں تھا

دیکھوں تم فکر مت کروں میں صرف دس

منٹ میں اتا ہوں تم ہوسپٹل کا نام بتاو ہوسپٹل کا نام سن کر اسنے کال بند کی اور جلدی سے کپڑے چینج کیے اور جلدی سے باہر کی جانب بھاگا

___________________________

For more visit (exponovels.com)

منیزے کب سے زیہان کا انتظار کر رہی تھی جب وہ سامنے سے اتا ہوا نظر ایا وہ بھاگ کر اسکے گلے لگی

بھای دیہ . ھے نانو اس فوج کو نہیں چھوڑ رہے ہے

اج پھر کسی نے ان کے اوپر حملہ کیا ہے

زیہان جانتا تھا کہ وہ جتنی اوپر سے مضبوط نظراتی ہے وہ اتنی ہے نہیں وہ اندر سی اپنوں کو کھونے سے ڈرتی ہے

اسنے اسکے سر پر بوسہ دیا کچھ نہیں ہوتا انہیں تم اتنا کیوں ڈرتی ہوں وہ ایک بریو پرسن ہے چلو ہم ڈاکٹر سے پوچھتے ہے

وہ اسے اپنے ساتھ لگاے ڈاکٹر کی طرف بڑھا

ڈاکٹر اب میرے نانو کی طبعیت کیسی ہے

وہ اب بالکل ٹھیک ہے تھوڑی دیر بعد اپ لوگ ان سے مل سکتے ہے زیہان کے پوچھنے پر ڈاکٹر نے بتایا

دیکھا جان میں نے کہا تھا نہ انھیں کچھ نہیں ہوگ تم بیکار میں پریشان ہو رہی تھی

..............................

تھوڑی دیر بعد انھیں انسے ملنے کی اجازت گی

وہ دونوں جب اندر گے تو بیڈ پر بیٹھے ہوے تھے لیکن نقاہت انکے چہرے سے صاف نظرا رہی تھی

لیکن وہ اپنے اپ کو ان دونوں کے لیے ہشاش بشاش نظرانے کی کوشش کر رہے تھے

فوج میں ہونے کی وجہ سے وہ اپنی عمر سے کافی ینگ نظراتے تھے

انھیں پتہ تھا کہ اب ان کی خیر نہیں تھی

لیکن یہ کیا وہ دونوں اے اور جا کر روم میں رکھے ہوے صوفے پر خاموشی سے بیٹھ گے

منیزے نے اپنا فون نکالا اس میں لگ گی اور زیہان نے اخبار اٹھالیا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا

کرنل صاحب کافی دیر انھیں دیکھتے رہے کہ کب وہ دونوں انھیں ڈانٹنا شروع کے لیکن وہ دونوں مسلسل خاموش بیٹھے اپنے کام میں بزی تھے

تنگ اکر انھوں نے خود نے ہی بات کرنا شروع کر دی

یار چھوٹا سسس

ہمیں کچھ نہیں سننا

اس سے پہلے کرنل صاحب اپنی بات پوری کر تے وہ دونوں ایک ساتھ ان کی بات کاٹتے ہوے بولے

معافی نہیں مل سکتی وہ بیچارگی سے بولے

نہیں وہ دونوں پھر سے اک ساتھ بولے ان دونوں کی ہر چیز ایک جیسی ہوتی تھی پسند نہ پسند سب ایک جیسا لیکن

زیہان کو بلیک کے علاوہ کچھ پسند نہیں تھا جبکے منیزے ہر کلر پہن لیتی تھی

دونوں ہی بہت کم ہنستے تھے لیکن جب ہنستے تو دیکھنے والا اپنی نظر نہیں ہٹا سکتا تھا

سر شاہ انڈسٹریز ک اونر اپ سے ملنے اے ہے کیا میں میں انھیں اندر بھیجوں

اتنے میں ایک گارڈ اندر ا یا اور کرنل صاب سے بولے

ہاں ہاں جلدی بھیجوں کرنل صاحب نے کہا

تھوڑی دیر بعد حیدر شاہ اپنی باوقار چال چلتے ہوے اندر اے

عبیر اور منیزے کے منہ سے بے ساختہ نکلا

........................

Power of love

epi 4

writer afzonia

dont copy paste with out my permiison

ماما اپ کے لیے میں نے خود نے کیک بیک کیا ہے بلکہ صرف اپکے لیے ہی نہی روحان اور پا پا کے لیے بھی

اسپیشلی اپ کے لیے کیونکہ اپ مجھ سے اس دن والی بات پر ناراض ہو نا دیکھیے صبح سے اپ سب کے لیے میں نے اتنی محنت سے کیک بیک کیا ہے اپ سب ادھر بیٹھوں میں کیک اور نایف لے کراتی ہوں

حورم سب کو معصومیت سے کہہ کر لاونج میں بٹھا کر کچن کے طرف چلے گی

سارہ بیگم کو اس وقت اپنی بیٹی پر حد سے زیادہ پیارا یا

دیکھا وہ شرارت کے ساتھ ہمارا کتنا پیار کرتی اپ ناجا . زا سے اتنا ڈانٹتی ھے صدیق صاحب سارہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوے بولے

ہاں لیکن اپکو پتہ بھی میں اس دنیا میں سب سے زیادہ اپنے دونوں بچوں سے ہی پیار کرتی وہ روحان کی طرف دیکھتے ہوے بولی

بیگم صدیق صاحب ناراضگی سے بولے

ہاہاہاہا اپ سے بھی کرتی ہوں

جبکے روحان خاموشی سے بیٹھا حورم کی سازش کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

ایسا ہو ہی نہیں سکتا حورم بغیر کسی شرارت کے ایسا کو اچھا کام کرے اور وہ بھی اتنے پیار سے

اتنے میں حورم نے کیک لاکر ٹیبل پر رکھا اپ لوگوں نے اسی چھیڑنا نہیں ہے میں پلیٹ لے کراتی ہوں وہ کچن کی طرف چلے گی

روحان جلدی سے اٹھا اور کیک کو اچھی طرح سے لیکن کیک میں کوی خرابی بھی نہیں تھا بلکے کیک کو بہت اچھے سے ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا

اسنے جلدی سے کیک کے اوپر لگی کریم کو چیک کیا لیکن وہ بھی میٹھی تھی اور بالکل نارم تھی

روحان صدیق صاحب نے تنبیہ انداز میں پکارا

پا پاپتہ نہیں یہ سب کچھ ہضم نہیں ہو رہا ہے

روحان فوراً پیچھے ہٹ کر معصومیت سے بولا

اسکے معصوم انداز پر صدیق صاحب نے بمشکل ہنسی ضبط کی

اتنے میں حورم بھی اگی

اسنے کیک کاٹا اور اسکے چار پیس کر کے اپنی اور سب کو پلیٹس میں ڈال کر اور صوفے پر اکے بیٹھ گی

اور ایک چھوٹا سہ بایٹ لیا

روحان ابھی تک اسے دیکھ کر اور سارہ بیگم بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

اس سے پہلے وہ لوگ بھی کھانا شروع کرتے حورم بول پڑی ایک منٹ ایک منٹ میں سیلفی لیتی ہو ہم سب ایک

ساتھ منہ میں ڈالے گے سب نے ہاں میں سر ہلا یا

اب تو روحان کا بھی شک ختم ہو چکا تھا اسے کیک کھاتے دیکھ کر

ہمم اوکے اسنے موبا ل اون کیا اور کیمرہ اون کیا اور فوٹو موڈ کی بجاے اسنے ریکوڈنگ شروع کر دی جس پر کسی

نے دھیان نہں دیا

اوک ون ٹو تھری...............گو

حورم نے جیسے ہی کہہ حورم سمیت سب نے اپنے منہ میں کیک ڈالا

آآآآآآآآ اور یہ نکلی روحان اور سارہ بیگم کی چیخ

پانی پانی دونوں پانی مانگ رہے تھے

حورم ہنستی ہوی اٹھی اور شرافت سے دونوں کو جلدی سے پانی دیا

صدیق صاحب اور حورم کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

ہوا یہ تھا جب حورم کیک بیک کر رہی تھی تو اسکے دماغ میں شیطانی ایڈیا ایا

For more visit (exponovels.com)

اسنے ہاف کیک میں دس چمچ مرچ ایڈ کی اسے پتہ روحان اتنی اسانی سے اس پر یقین نہیں کرے گا اس لیے پہلے ان کے سامنے کھا یا اور صدیق صاحب کو اسنے پہلے ہی بتا دیا تھا

جس پر انہوں نے دل کھول کر ساتھ دیا تھا

حورم اور صدیق صاحب کی ٹیم تھی جبکے روحان اور سارہ بیگم کی ٹیم تھی

لیکن وہ بیچارے اسکے شیطانی دماغ کے اگے ہمیشہ پیچھے رہ جاتے تھے

اب حورم اگے اگے تھی جبکہ روحان اور سارہ بیگم اسکے پیچھے سوں سوں کرتے بھاگ رہے تھے

لیکن حورم کی سپیڈ دیکھنے کے لایق تھی

جبکے صدیق صاحب ہنستے ہوے ساتھ اپنا کیک بھی کھا رہے تھے ساتھ انکی وڈیو بھی بنا رہے تھے

..................................

عبیر منیزے کے منہ سے بے ساختہ نکلا

لیکن حیدر اسے ایک نظر دیے . بغیر اگے کرنل صاحب کی طرف بڑھ گیا جسے اسنے سنا ہی نہ ہو

بلیک افس سوٹ پہنے جس میں چوڑا سینہ اور کسرتی بازو نمایا ہو رہے تھے بالوں کو اوپر جیل سے نفاست سے کیا ہوا تھا دایں بازو میں بے انتہا قیمتی گھڑی پہنی ہوی جسکی قیمت کوی بھی بتا سکتا تھا باوقار چال چلتا ہوا ان کی طرف بڑھ گیا

وہ ہوبہو تو نہیں لیکن کافی حد تک عبیر کی طرح لگ رہا تھا لیکن عبیر کی انکھیں کالی تھی جبکے حیدر کی انکھیں گرے کلر کی تھی

گرڈیا یہ کوی عبیر نہیں بلکہ حیدر شاہ ہے شاہ انڈسٹریز کمپنی کا اونر جو اس وقت نہ صرف پاکستان میں بلکے دوسری کنٹریز میں نمبر ون کمپنی میں سے ایک ہے

جو سال کے دس میں تو باہر گزارتا ہے

For more visit (exponovels.com)

اور ساتھ میں میرا اکلوتا دوست لیکن اس نے ابھی مجھے دیکھا نہیں تھے اسکا مجھے دیکھنے پر ریکشن دیکھنا

وہ ارام سے بیٹھ کر حیدر کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا اور انتظار کرنے لگا جو کرنل صاحب سے انکی طبعیت ایسے پوچھ رہا تھا جیسا انھیں کتنے اچھے سے جانتا تھا اسکے لہجے میں انکے لیے بے تحاشہ فکر تھی

جب کرنل صاحب نے اسے پیچھے کی طرف اشارہ کیا

اسکی پہلی نظر زیہان پر پڑی وہ بے یقینی سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا

جبکے زیہان اسے ارام سے بیٹھا دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اگے کیا ہونے والا ہے

وہ اسکی طرف خوشی سے بڑھا اور اسے ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر کے زور گلے لگا یا

منیزے نے نوٹ کیا کہ اسکے اواز کافی حد تک عبیر سے ملتی ہے لیکن عبیر کی اواز میں میں ہر وقت نرم اور وہ بہت دھیمے انداز سے بولتا تھا

جبکے حیدر ک اواز میں رعب اور تھوڑا سا اسکی اواز میں بھاری پن تھا وہ بہت باریک بینی سے اسکا جا . زہ لے رہی تھی

جگر تو یہاں تو نے مجھے بتا یا کیوں نہیں میں بتا نہیں سکتا مجھے کتنی خوشی ہو رہی ہے اسکے چکر میں۔۔۔۔۔۔۔

آآآاس سے پہلے وہ کچھ بولتا زیہان نے اسے زور سے چٹکی کاٹی اور پیچھے ہٹ کر منیزے کی طرف اشارہ کرتے ہوے بولا

یہ اس سے ملوں یہ میری بہن منیزے حیدر نے منیزے کی طرف دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا روی رو . سی انکھیں

جن میں اسے اپنا اپ ڈوبتہ ہوا محسوس ہوا گلابی ہونٹ جن پر اسکی نظر ٹھہر سی گی

اور منیزے اسکے بارے میں تو میں تمھیں بتا چکا ہوں

حیدر نے جلدی سے خود پر قابو پا یا

او منیزے کی طرف ہاتھ بڑھا کر ہاے کہہ جسے منیزے نے سرہلا کر تھام لیا

اور الجھن بھری نظروں سے منیزے کے کپڑوں کی جانب دیکھا

جسے دیکھ کر کہی سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اتنی ہای فاے فیملی سے بلونگ کرتی ھے

زیہان سمجھ گیا تھا کے وہ کیا پوچھنا اور رھا تھا سمجھ تو منیزے بھی گی تھی لیکن وہ خاموش نظروں سے اسے دیکھتی رہی

وہ کیا ہے نہ جگر میری بہن کو دولت کا شو آف کرنے کا نہ تو پسند ہے نہ ہی وہ ایسا کرتی ہے زیہان نے اسے وجہ بتای

جس پر حیدر نے سرہلایا

بھای ایک منٹ میں ابھی اتی ہوں وہ فون کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر باہر نکل گی

اسنے جلدی سے عبیر کو فون کیا جسے اسنے پہلی ہی بیل پر اٹھالیا

منیزے تم ٹھیک تو ہو اتنی جلدی میں وہاں سے کیوں اگی تھی

وہ اپنے مخصوص نرم اور ٹھہرے لہجے میں پریشانی سے بولا

ہمم اچھا تم کہاں ہو اسنے تھوڑا سہ دروازے کے اندر جھانکتے ہوے بولی اور حیدر کی طرف دیکھتے ہوے بولی

جو ہاتھ کے اشارے سے زیہان کو ہنس ہنس کر کچھ بتا رہا تھا اسے بس اسکا ادھا چہرہ نظر ارہا تھا نہ تو اسکے ہاتھ میں

موبایل تھا نہ ہی وہ ایک منٹ کے لیے بھی چپ ہوا تھا

وہ سیدھی کھڑی ہوی اور باہر کی جانب دیکھنا شروع کر دیا

ہاں میں بس اسٹینڈ پر کھڑا ہو بس کا انتظار کر رھا ہوں

منیزے نے غور کیا تو پیچھے سے بایک کے ہارن کی اور دوسرے شور کی بھی اواز ارہی تھی جبکہ ہوسپٹل میں اس وقت مکمل طور پر خاموش تھی

اچھا میں تمھیں کل بتاتی ھوں اچھا باے

منیزے نے فون بند کر دیا اور اندر چلے گی

جبکے حیدر اسے اندر اتے دیکھ کر مبہم سہ مسکرایا

.........................

Power of love

epi 5

wrriter afzonia

dont copy paste with out my permission

کرنل صاحب کو ایک دن بعد ڈسچارج کر دیا تھا

اور اس دوران منیزے اور زیہان انکا پورا خیال رکھ رہے تھے لیکن وہ دونوں ہی ان سے بات نہیں کر رہے تھے

حیدر واپس چلا گیا تھا

وہ لوگ اس وقت راستے میں تھے جب زیہان کے موبا ل پر کال ای زیہان نے کال لی اور فون کان پر لگا یا

لیکن جو بات اسے اگے سے بتای گی

اسکی انکھوں میں خون اترا یا چونکہ زیہان علیحدہ گاڑی میں تھا اور کرنل صاحب اور منیزے علیحدہ گاڑی میں تھے

گڑیا تم نانو کو گھر لے جاو مجھے ایک امپورٹنٹ کام ہے میں تھوڑی دیر میں گھر اجاوں گا

زیہان نے منیزے کو کال کر کے بتا یا اور فون بند کر کے گاڑی دوسرے راستے پر موڑ لی

اس وقت اسکی انکھوں میں خون اترا ہوا تھا اور گاڑی ہواوں سے بات کر رہی تھی ادھے گھنٹے کے راستے کو اس نے پندرہ منٹ میں میں کاٹ لیا تھا

حورم اگر کسی نے تمہیں ہاتھ بھی لگا یا نہ تو میں اسکے ہاتھ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا

ساتھ میں وہ ڈر بھی رہا تھا کہ حورم کو وہ لوگ کچھ کر نہ دے

..........................

روحان تم سیدھا گھر جاوں اج میں اپنی فرینڈ کے گھر جاوں گی

ارے واہ یہ دس منٹ کے اندر اندر تمھاری کونسی فرینڈ اگی کیونکہ حورم اور روحان کا کوی بھی دوست نہیں تھا

حورڈھیٹ پن سے مسکرائی اچھا تم جاوں نہ کیونکہ اج پھر اسکا شیطانی دماغ کچھ کرنے پر اکسا رہا تھا

روحان بھی سمجھ گیا تھا ہاں ٹھیک ہے جاوں لیکن پلیز دھیان سے جانا ٹھیک ہے روحان جاتے ہوے اسے تاکید کرنا نہ بھولا

حورم اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گی ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھی اور گاڑی کو اسٹارٹ کر کے اگے بڑھا دی ابھی وہ راستے میں ہی تھی جب کچھ لوگ اچانک سے اسکے سامنے اگے اسکی گاڑی کا دروازہ کھولا اور اسکے منہ پر رومال رکھ کر اسے گود میں اٹھایا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گے یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ اسے کچھ سمجھ میں ہی نہیں ایا

پیچھے سے زیہان کے لوگوں نے جو حورم کی سیفٹی ک لیے تھے انہوں نے زیہان کو فون کر دیا اور اس گاڑی کا پیچھا کرنے لگے اور ساتھ اسے میسج کر کے جگہ کا بھی بتا رہے تھے

تھوڑی دیر بعد انکی گاڑی ایک گودام کے باہر روکی اور نہ صرف حورم بلکہ کچھ لڑکیاں اور بھی تھی

زیہان کے لوگوں نے گاڑی کو گودام سے تھوڑا پیچھے کر کے روکا تاکہ انھیں شک نہ ہوں

ان سب کو لے کر اندر کی جانب بڑھ گے

اور اس سے ٹھیک پانچ منٹ بعد زیہان کی گاڑی اکر روکی اسے دیکھتے ہی وہ لوگ بھی گاڑی سے باہر نکل گے

زیہان بلکل بھی دیر نہیں کرنا چاہتا تھا اسلیے اپنی دونوں کو اٹھا کر ان لوگوں کو اپنے پیچھے انے کا اشارہ کر کے اگے کی طرف بڑھ گیا

..............................

حورم کو جہاں لے کر گے تھے وہ بہت سی لڑکیا برہنہ حالت میں تھی اور کچھ لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کی جا رہی تھی جنکی چیخیں پورے گودام میں گونج رہی تھی

کامی جو انکی ٹیم کا سردار تھا اسکی نظرے بے ساختہ حورم کے چہرے پر پڑی بلیک حجاب میں وہ سب سے منفرد دیکھ رہی تھی

ابے ادھرا

کامی نے اس شخص کو اشارہ کر کے اپنی طرف جس نے منیزے کو گود میں اٹھایا ہوا تھا

ہاں اس لڑکی کو اس کرسی پر باندھوں اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کروں اس لڑکی کے ساتھ مزے میں لوں گا

وہ شیطانیت سے ہنسا اور اسکی نظریں مسلسل حورم کے بے تحاشہ خوبصورت چہرے پر تھی

اسکے ادمیوں نے منہ بنا کر حورم کو کرسی پر باندھا اور اسکے چہرے پر پانی پھینکا جس سے حورم نے اپنی مندھی مندھی انکھیں کھولنی شروع کی

کامی کو لگا تھا کہ اب یہ لڑکی روے گے چلاے گی رحم کی بھیک مانگے گی اور کامی کے دل کو ٹھنڈک ملے گی

لیکن حورم نے اپنی انکھیں کھول کر ارام و سکون سے ارد گرد کا جایزہ لیا

اور سب کچھ پتہ چلنے پر پر سکون سی ہو کر بیٹھ گی وہ حورم ہی کیا جو کسی سے ڈر جاے

ابے لڑکی تجھے ڈر نہیں لگ رہا کامی کے سوال پر اندر اتا ہواز یہان بھی رک گیا

-------------------------------

زیہان کو ہی پتہ تھا وہ اپنے غصے کو کس طرح کنٹرول کر رہا تھا وہ اگے بڑھا جب اسکی نظر چار ادمیوں پر پڑی جو اس گودام کی رکھوالی کر رہے تھے

ہمم تو ہم نے ایک ساتھ چاروں کے سر پر نشانہ بندھ کر مارنا ہے اور سب کی پسٹل پر سایلینسر موجود ہونا چاھیے تاکہ گولی چلنے کی اواز نہ انے انھوں میرے گو کہنے پر سب نے ایک ساتھ فایر کرنا ھے

زیہان کے گو کہنے پر ان چاروں نے ایک ساتھ ان کے دماغ پر فایر اور وہ لوگ ایک ہی فایر پر ڈھیر ہو گے

اب انکا رخ گودام کی جانب تھا سب سے اگے زیہان تھا ابھی وہ دروازے میں ہی تھی جب اسکی نظر ارام و سکون سے بیٹھی حورم پر تھا

اسکا حجاب صحیح سلامت اسکے سر پر دیکھ کر زیہان کی جان میں جان ای

لکن کامی کے سوال پر وہی رک گیا وہ بھی اسکا جواب سننا چاہتا تھا

لیکن حورم اگے سے کچھ نہیں بولی

اے لڑکی تجھے مجھ سے ڈر نہیں لگ رہا میں تمھارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں کامی اس دفعہ غصے اور جھنجھلاہٹ سے بولا

نہیں میرے ساتھ میرا اللہ ہے میرے بابا نے کسی ک بیٹی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا نہ ہی میں نے کسی معصوم کے ساتھ کچھ غلط کیا ہے تو مجھے ڈر کیوں لگے گا ڈر نا تو تمھیں چاہیے کیا پتہ تمہاری بیٹی کے ساتھ ایسا ہو لیکن بس اللہ سے دعا کروں گی تم جیسے شیطان کے گناہوں کی سزا کسی معصوم کو نہ ملے حورم اس دفعہ بھی پر سکون ہو کر بولی

حورم کی بات سن کر کامی پر سن سہ ہو کر کھڑا ہو گیا

اسنے یہ تو سوچا ہی نہیں تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اپنی بیٹی سے بے انتہا محبت کرتا تھا

لیکن وہ حوس کا پجاری تھا جو دوسروں کی بیٹی کے جسم کے ساتھ کھیلتا تھا

وہاں موجود سبھی لوگ سن ہو گے تھے کیونکہ ان میں سے چند ایک کے علاوہ سب کی بیٹیاں تھی

زیہان کو بے ساختہ اپنی محبت پر رشک ایا

تبھی ان میں سے ایک اگے بڑھا اور حورم کے چہرے پر پوری جان سے تھپڑ مارا نہ صرف حورم بلکہ کوی بھی اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا اسکے ایک تھپڑ سے حورم کرسی سمیت نیچے گری اور اپنے ہوش و حواس کھو گی

اور اگلے پل ایک گلی اس ادمی کا بازو چیرتے ہوے گزری لکین زیہان اسے ایک دم سے موت نہیں دینا چاہتا تھا

For more visit (exponovels.com)

زیہان اور اسکی ٹیم اندر داخل ہوے اور ایک کر کے سب میں گولی مارنا شروع ہو گے لیکن اندر کا منظر دیکھ کر انکی انکھیں شرمندگی کی وجہ سے اٹھنے سے انکاری تھی اسی بات کا فایدہ اٹھاتے ایک ادمی حورم کی طرف بڑھا اور اسے سیدھا کر کے اسکے سر پر گن رکھی شب اپنی اپنی گن نیچے رکھ دوں ورنہ اس لڑکی کو میں اوپر پہنچا دوں گا وہ چلا کر بولا

زیہان کو لگا جیسے کسی نے اسکی جان نکال دی ہوں

روکوں اس لڑکی کو کچھ مت کرنا ہم گن نیچے رکھ رہے ہے زیہان ضبط کی انتہا سے بولا

تبھی اس لڑے نے حورم کے دونوں کندھوں سے قمیض پھاڑی اور یہاں زیہان کی ضبط کی اتنہا ختم ہو گی اسنے ہوشیاری سے اسکی بازو کا نشانہ لیا

اور وہ ادمی نیچے گر کر تڑپنے لگا

سب لڑکیوں کو بہ حفاظت انکے گھر پہنچاوں اور جو لڑکی اپنے گھر نہ جانا چاھے اسے ہمارے دارالامان میں چھوڑ ان ان دو ادمیوں کو چھوڑ کر ساروں کی لاشوں کو انکے گھر بھیج دینا

ان سب کو پتہ تھا اب انکا کیا حشر ہونا ہے

سر میم کو بھی لے کر جانا ھے جاوید نظر جھکا کر بولا

نہیں تم ان سب کو لے جاو

میں اسے خود لی کراوں گا زیہان سخ انکھوں سے بولا

.....................

حیدر جب سے ہوسپٹل سے ایا تھا وہ تب سے منیزے کو بھول نہیں رہا تھا

وہ کتنی بڑی ہو گی ہے لیکن اس نے مجھے پہچانا ہی نہں ں

شاید تمھیں تو میں یاد بھی نہیں ہوں لیکن اب بہت ہو گیا ہے اب مجھ سے اور صبر نہیں ہوتا ہے اب بہت جلد تم میری دسترس میں ہو گی

حیدر منیزے کی تصویر سے دیکھتے ہوے بولا

-------------------------

اوے کھوتے تو مجھ سے ملنے کیوں نہیں ایا

کرنل صاحب اپنے پوتے سے بولے جو سالوں سے پاکستان میں موجود اپنا ہر رشتہ بھولے لنڈن میں سیٹلڈ تھا

دادوں اپ جانتے ہے نہ میرا یہاں انے کو دل نہیں کرتا ہے خاص طور اس اپکی سو کالڈ نواسی کی وجہ سے

کرنل صاحب وڈیو کال پر بات کرر ہے تھے اسلیے اسکے لہجے میں موجود نفرت کو دروازے کے باہر کھڑی منیزے بہ

اسانی سے سن سکتی تھی اسکی انکھوں پانی کا جھرنہ شروع ہو گیا تھا

میری نواسی تمھاری بھی کچھ لگتی ہے کرنل صاحب دکھی اواز میں بولے

دادو میں اس بچپن کے نکاح کو نہیں مانتا ہوں اور ویسے بھی مجھے یہاں کوی اور پسند اگی ہے میں بہت جلد پاکستان

اوں اپکو اس سے ملاوں گا مجھے امید ہے وہ اپکو پسند اے گی اور ساتھ میں اپکی نواسی کو بھی ڈایورس دے کر اپنی جان

چھڑاو گا

نانو اپکی میڈیسن کا وقت ہو گیا ہے

اس سے پہلے کرنل صاحب اسکے جواب میں کچھ کہتے منیزے جلدی سے اپنے انسو صاف کر کے اندر ای اور ایسے شو کیا

جیسے اسنے کچھ بھی نہ سنا ہوں

کیونکہ وہ کرنل صاحب کو دکھ نہیں دینا چاہتی تھی

کرنل صاحب نے اسے دیکھ کر جلدی سے کال کٹ کر دی

منیزے نے کرنل صاحب کو میڈیسن دی اور جلدی سے اپنے روم میں اکر بند ہو گی اور پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع

کر دیا

اسنے اسے بچپن میں ہی دیکھا یہ رشتہ کرنل صاحب کی مرضی سے ہوا تھا منیزے اس وقت چھوٹی تھی اس لیے تب اسے کوی سمجھ نھں تھی
پھر انکے نکاح کے کچھ دن بعد وہ چلا گیا کبھی واپس نہ انے کے لیے

-------------------------------

power of love
Epi 6
Writter afzonia
Dont copy peaste with out ma permission

منیزے رو رو کر تھک گی اور ایسا تب تب ہوتا تھا جب جب اسکی کال اتی تھی اور ہمیشہ وڈیو کال کر کے وہ بار جتا دیتا تھا کہ وہ اسکے لیے نفرت کے علاوہ کچھ اور جزبات نہیں رکھتا تھا
وہ لڑکی جس کے پیچھے ہزاروں لڑکے پاگل تھے لیکن جس کے پیچھے وہ پاگل تھی وہ کسی اور کے پیچھے پاگل تھا

-----------------------------

ماضی

کرنل صاحب کے ایک بیٹے اور ایک بیٹی تھی باپ کی بے تحاشہ دولت میں سے ادھی نایلہ کے حصے میں ای اور ادھی صفدر کے حصے میں ای
کرنل صاحب ک محبوب بیوی کا چند سال پہلے انتقال ھو گیا تھا لکن انھوں نے اپنے بچوں کے لیے اپنے اپ کو سمنبھال کر رکھا ہوا تھا ورنہ وہ اندر سے بالکل ٹوٹے ہوے تھے
دونوں بہن بھایوں میں بے تحاشہ پیار تھا دونوں نے باپ کے خواہش کو مد نظر رکھتے ہوے ارمی جواین کی جواب کا بھی جنون بن چکا تھا

For more visit (exponovels.com)

پھر تین سال بعد نایلہ نے اسفند شاہ اور صفدر نے حسینہ شاہ سے پسند کی شادی کی

اور اتفاق سے وہ دونوں بھی بہن بھائی تھے اور ارم میں تھے

اسفند شاہ اور حسینہ شاہ کا ایک اور بڑا بھائی بھی تھا زوار شاہ جسکا تین سال کا بیٹا تھا زیہان شاہ لیکن وہ اور اسکی بیوی رقیہ ارمی میں نہیں تھے

رقیہ نے اسفند اور حسینہ کو اپنی اولاد سمجھ کر پالا تھا حالانکہ وہ خود بھی چھوٹی عمر کی تھی جب انکی شادی ہوی تھی کیونکہ انکے ماں باپ کا ایک ایکسیڈنٹ میں انتقال ہوگیا تھا کریم کے اسکے ماں باپ کی اتنی دولت تھی کہ اگر وہ اور اکی سات پشتیں ارام سے بیٹھ کر کھا سکتی ہے

اسلیے انہوں نے اپنی کزن رقیہ سے شادی کر لی اور شادی کے بعد انہوں نے اپنا اپ بھول کر اسفند اور حسینہ کی پرورش میں لگادی

پھر شادی کے اٹھ سال بعد انکے زیہان پیدا ہوا جو گھر بھر کا لاڈلا تھا رقیہ کے ماں باپ نہیں تھے

ادھر صفدر اور حسینہ کی شادی کے ایک سال بعد ایک بیٹا ہوا جس میں کرنل صاحب کی جان بستی تھی لیکن وہ خود میں مگن رہنے والا بچہ تھا

اسفند اور نایلہ کی شادی ک چار سال بعد منیزے ای اور ادھر کریم کے ہاں بھی ایک بیٹی ہوی دونوں میں صرف ایک دن کا فرق تھا

ماما یہ دونوں ڈول کتنی پیاری ہے نہ اب سے یہ میرے پاس رھے گی زیہان ان دونوں کو دیکھ کر خوشی سے بولا اسکی بات نایلہ اور رقیہ دونوں ہنس دی

پھر کافی عرصے بعد نایلہ نے ارمی دوبارہ سے جواین کرلی اس وجہ سے وہ زیادہ تر رقیہ بیگم کے پاس رہتی تھی اور ان ہی کا دودھ پیتی تھی

اس طرح منیزے زیہان کی دودھ شریک بہن تھی

تین سال یونہی ہنس خوشی میں گزر گے جب نایلہ پھر سے ماں بننے ولی سارے گھر میں خوشی کی جیسے لہر دوڑ گی اور بمشکل انتظار کرنے سے اخر کار وہ گھڑی اہی گی جب انکے گھر میں بیٹا ہوا منیزے سب سے زیادہ زیہان کے قریب تھی اور زیہان بھی پری اور منیزے کے بغیر اےک پل بھی نہیں رہتا تھا

اسنے ان دونوں کو اپنے سکول میں ہی ایڈمیشن دلایا تھا

چار سال بعد

انکے گھر میں ہر دن جیسے عید ہوتی تھی خوشیوں نے جیسے انکے گھر میں بسیرا کر لیا تھا

پھر انکی خوشی دوگنی جب ہوی جب ان چاروں کو دوبارہ سے ایک مشن پر کام مل گیا

نایلہ اسفند حسینہ صفدر خوشی خوشی مشن پر روانہ ہونے کی تیاری کر رہے تھے جب منیزے اندر داخل ہوی

ڈیڈ اپ پھر جا رہے اپ دونوں کو پتہ بھی ہمارا اپ کے بنا دل نہیں لگتا اٹھ سالہ منیزے تھوڑی ناراضگی سے بولی

اسکی بات پر اسفند جو کہ اپنا سامان پیک کر رہا تھا زور سے ہنس پڑا

اچھا جی چلو اگر میری گڑیا کہتی ھے تو میں نہیں جاتا اور یہ کہہ کر وہ اسکو گود میں اٹھا یا اور بیڈ پر بیٹھ گے

کیونکہ سب جانتے تھے کہ منیزے ارمی والوں کے لیے کتنی پوزیسو ہے

نہیں ڈیڈ میں نے ایسا تھوڑی کہا وطن کی حفاظت اپکا فرض اور سب سے پہلے فرض کو ادا کرنا چاہیے

میری پیاری بیٹی انہوں نے انکے سر پر بوسہ دیا

میری بیٹی بڑی ہو کر ڈاکٹر بنے گی نا اسفند نے اس سے پیار سے پوچھا

جس پر منیزے نے زور و شور سے سر ہلایا

اچھا اب اپ سب کو بلاوں ہم نکلتے ٹھیک ہے حسینہ اور صفدر اور کرنل صاحب بھی ادھر ہی اگے تھے کیونکہ یہ انکا چھے ماہ کا مشن تھا اور دوسری کنٹری جانا

وہ سب اس وقت سب یونیفارم میں تھے کونکہ پہلے انہیں میس پر جانا تھا وہاں سے اپنے ڈاکومینٹس لے کر اور بھیس بدل کر ایرپورٹ جانا تھا

سب لوگ انھیں چھوڑنے گے تھے گھر میں صرف زیہان منیزے اور کرنل صاحب کا پوتا تھے

جبکے کرنل صاحب خود میس میں پہلے سے موجود تھے

بھای

منیزے نے زیہان کو مخاطب کیا

ہاں بولو میری جان زیہان منیزے کو ہمیشہ ایسے ہی جواب دیتا جسکی وجہ سے کرنل صاحب کب پوتا ہمیشہ چڑ جاتا تھا

بھای یہ کرنل صاحب کا پوتا گھر بھی کریلے کھاتا ہے یہ جب ہمارے گھر اتا ہے تب کھالیتا ہے منیزے اتنی معصومیت سے بولی کے زیہان سے اپنا قہقہہ کنٹرول کرنا مشکل ہوگیا

منیزے ہمیشہ سے اسے کرنل صاحب کا پوتا کہتی تھی

تھوڑی دور بیٹھے کرنل صاحب کے پوتے تک اسکی اواز باسانی جارہی تھی جسے سن کر اسنے غصے سے اپنے دانت پیسے

وہ اور زیہان میں بس ایک سال کا فرق تھا جبکے منیزے اور پری ان دونوں سے کافی چھوٹی تھی

منیزے اسکا نام ہادی ہے زیہان نے ہنسی کنٹرول کرتے ہوے بتایا

ہاں جیسے مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے منیزے منہ بنا کر بولی

جس پر نہ چاہتے ہوے بھی ہادی کی ہنسی نکل گی

اسی طرح کافی وقت بیت گیا

جب کرنل صاحب اندر اے زیہان اور منیزے بھاگ کر انکے گلے ملے انہیں اس طرح بھاگ کر اتے دیکھ کر کرنل جو غصے سے اندر اے تھے مسکرا پڑے

یہ تم لوگوں کے نالایق ماں باپ کدھر ھے نہ ابھی تک میس پہنچے ہے نہ فون اٹھار ہے انکی فلا . ٹ بھی نکل چکی ھے کرنل صاحب اس دفعہ تھوڑا پریشانی سے بولے کیونکہ ان تینوں کے علاوہ کوی نہ بچے اور نہ ہی بڑے نظرار ہے تھے اتنی دیر میں ایمبولنس کا سا . رن سنای دیا

الہی خیر کرنل صاحب بے ساختہ بولے اور باہر کی جانب بھاگے جبکے بچے ابھی اندر ہی تھے

تھوڑی دیر میں لاشوں کے ڈھیر اندر کو ایک ایک کر کے صحن میں لایا گیا

بھای منیزے کی نظر خون سے لت پت پڑے اپنے بھای پر پڑی تو کانپتی اواز میں زیہان کو پکارا

اسکی پکار پر وہ اسکی طرف بڑھا اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا ہوا کیا ہے اسے لگا جیسے یہ سب خواب ہے انکھ کھلتے ہی یہ سب غایب ہو جاے گا

اس سے پہلے ہی منیزے بھاگ کر اپنے بابا کی طرف بڑھی جن کا ایک طرف سے چہرہ جھلسا ہوا تھا

ڈیڈی اپ ایسے کیوں لیٹے ہوے ھیں اٹھے نہ اپ مزاق کر رہے ہے منیزے منہ بنا کر بولی

کرنل صاحب وہی گر گے جب ایک پولیس افیسر نے انھیں سہارہ دیا کرنل صاحب ایک بچی کی لاش کو ہم نہیں ڈھونڈ سکے انکی گاڑی سے صرف سات لاشیں نکلی ہے

ماما بابا اٹھیں نہ اپ نے ہادی سے وعدہ کیا تھا اپ جلدی واپس

ای گیں ہادی کی اور زیہان کی چیخیں پورے گھر میں گونج رہی تھی

جبکے منیزے کی انکھیں مسلسل اپنے چار سال کے بھای کے چہرے پر تھی جو اسے چراتا ہوا گاڑی میں بیٹھا تھا کیونکہ وہ ان تینوں ک گھر چھوڑ گے تھے

ماما چچی اٹھیے نہ دیر . ھے اپ کا زیہان رو رہا ہے اگر اپ لوگ نہیں اٹھے نہ تو میں اپ سے بات نہیں کروں گا بابا اج اپ کیوں چپ ہے کوی تو کچھ بولوں ورنہ میں مرجاوں گا اپ لوگ میری پری کو کدھر چھوڑاے اٹھ کیوں نہیں رہے اپ لوگ زیہان روتے ہوے چیخ کر بولا

جب دھڑام سے گرنے کی اواز ہادی جلدی سے منیزے کی طرف بھاگا جس کے سر اور ناک سے فرش پر گرنے کی وجہ سے پانی کی طرح خون نکل رہا تھا

ہادی نے اسے گود میں اٹھایا اور زیہان کو اواز لگا کر باہر کی جانب بھاگا

زیہان بھی تیزی سے اسکے پیچھے بھاگا

جبکہ کرنل صاحب ایکدم سے بوڑھے ہو گے تھے انھیں اپنے بچوں کی بچپن سے اب تک کی ساری باتیں سنای دے رہی تھی

ایمبولنس ابھی تک باہر ہی کھڑی تھی اس میں وہ دونوں منیزے کو لے کر جلدی سے بیٹھے اور ہوسپٹل کی طرف روانہ ہو گے

کرنل صاحب کہ کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کرے تو کیا کرے ایک طرف جان سے پیاری نواسی تھے اور دوسری گھر لاشوں سے بھرا پڑا تھا وہ جاے تو کدھر جاے

تھوڑی دیر میں انکا پورا گھر محلے کے لوگوں اور فوج سے بھر گیا تھا

منیزے کی حالت بہت خراب تھی بسے ای سی یو میں شفٹ کر دیا گیا تھا

--------------------------------

زیہان اور ہادی رو رو کر نڈھال ہو گے تھے وہ دونوں ابھی خود تیرہ چودہ سال کے بچے تھے اور انھیں اتنا بڑا غم مل گیا انہیں سمجھ نہیں ارہی تھی وہ زندہ کیوں ہے

زیہان اور ہادی اس وقت جنازے میں تھے انکے گھر سے ایک ساتھ سات سات جنازے اٹھے تھے

ماں میں اپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اپکے قاتلوں کو ایسی موت دوں گا کہ موت بھی کانپ جاے گی

چچی

میں اپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اپکے قاتلوں کو ایسی موت دوں گا کہ موت بھی کانپ جاے گی

پا پا میں اپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اپکے قاتلوں کو ایسی موت دوں گا کہ موت بھی کانپ جاے گی اسنے سب کی بوڈی کو قبر میں اتارتے ہوے وعدہ کیا

میں اپنی جان بھی دے دوں گا لیکن منیزے کو ایک خراش نہیں انے دونگا

جبکے ہادی کو کوی ہوش ہی نہیں تھا اسکے ساتھ ہو کیا رہا ہے وہ بے جان سہ ہو کر اپنے جان سے پیارے لوگوں کو قبر میں اتار رہا تھا

_______________________________

اج انکو گزرے چوتھا روز تھا منیزے کی حالت خطرے سے تو خالی تھی لیکن وہ رو رہی تھی نہ کچھ کھا رہی تھی نہ ہی کسی سے بول رہی

ڈاکٹر نے کہہ تھا کہ جب تک اسکا ٹرامہ ٹوٹ نہیں جاتا تب تک اسے کچھ بھی ہو سکتا ھے وہ پاگل بھی ہو سکتی تھی اس لیے وہ تینوں ابھی تک ہوسپٹل میں ہی تھے

جب زیہان اور ہادی روم میں اینٹر ہوے زیہان کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی اور ہادی کے ہاتھ میں جوس تھا

زیہان منیزے کے بغیر کھانا نہیں کھاتا تھا اس لیے وہ بھی تین دن سے بھوکا تھا اور نہ ہی ہادی نے کچھ کھایا تھا

منیزے میری جان ادھر دیکھوں میری طرف

زیہان نے کھانا سایڈ پر رکھا

جب منیزے نے اسے خالی نظروں سے دیکھا اور پھر دوبارہ سے چھت کی طرف دیکھنا شروع کر دیا

کیا تم چاہتی کہ میں بھی مرجاوں زیہان اس دفعہ تھوڑی تیز اواز میں بولا

بھای منیزے اور ہادی نے تڑپ کر زیہان کی طرف دیکھا

منیزے کی انکھ سے ایک قطرہ انسوں کا نکلا

ہاں تو تمھیں پتہ بھی ہے میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا

روز مر رہا ہوں میں تمھیں نہیں کھو سکتا میں اپنے ہاتھوں سے انہوں ں قبر میں اتارا ہے میں نے

پھر جس طرح وہ تینوں روے باہر کھڑے سارے ڈاکٹرز اور فوجیوں کی انکھیں نم ہو گی

پھر ان تینوں نے ایک دوسرے کو کھانا کھلایا

-------------------------------

چار ماہ بعد

کہتے ہے نہ وقت سب سے بڑا مرہم ہوتا ہے

اس طرح وقت نے چاروں کے درد پر مرہم رکھ ہی دیا کرنل صاحب ان دونوں کو اپنے گھر لے اے تھے جو کسی محل سے کم نہیں تھا

تبھی کرنل صاحب کو پتہ چلا کہ منیزے کی جان کو خطرہ ہے کیونکہ منیزے کرڑوں نہیں اربوں کی جایداد کی مالک تھی اور ابھی تک ان قاتلوں کا پتہ نہیں چلا تھا

اسلیے کرنل صاحب نے زیہان اور ہادی سے فیصلہ لے کر منیزے اور ہادی کا نکاح کر دیا

کیونکہ منیزے فوجیوں کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہ۔تی تھی اسکا ماننا یہ تھا اگر وہ اس دن مشن پر نہیں جاتے تو کوی انکی گاڑی کو بلاسٹ نہیں کرتا

اسلیے انہیں پتہ تھا زیہان اور ہادی بڑے ہو کر اپنی حفاظت کر سکتے ہے لکن منیزے ایک لڑکی ھی پری کھای میں گر کر مر گی تھی اس وجہ سے انہیں انکی لاش نہیں ملی

انکی دولت جب وہ اٹھارہ اٹھارہ سال کے ہو جاتے تب انھیں ملں نی تھی

پھر اچانک ہادی کو کیا ہوا کہ وہ سب سے اجازت لے کر لنڈن چلا گیا کبھی نہ واپس الے کے لیے

لیکن جاتے ہوے وہ منیزے سے ملا اور کہہ میرا انتظار کرنا ایک دن ایک مضبوط انسان بن کر تم سے لوں گا جو تمھاری ہر بڑی نظر سے حفاظت کر سکے گا

لیکن اسے واپس نہیں انا تھا وہ نہ ایا

اس لیے کرنل صاحب اے ایس اچ ایجنٹ کو اسکی حفاظت کے لیے منطخب کیا

کیونکہ منیزے کے اٹھارہ سال کے ہوے میں چار ماہ باقی تھے

---------------------------

#Power of love

epi 7

wrriter afzonia

Dont copy peaste with out my permission

زیہان نے ایک نظر کرسی پر بیہوش پڑی حورم پر نظر ڈالی اسکی نظر اسکے پھٹے ہوے بازوں پر پڑی جہاں زخم کے نشان اسکی صاف وشفاف بازوں پر صاف نظر ارہے تھے

اور ایک نیچے تڑپتے ہوے ان دونوں پر ڈالی جنھوں نے اسکی محبت اسکے جنون کو ہاتھ لگانے کی دنیا کی سب سے بری نظر ڈالی

اسنے اپنے شوز کی ایڑھی کو تھوڑا سہ باہر نکالا اور شوز کی ایڑھی باہر نکل گی

اسکے اندر دو بلیڈ اور چند چھوٹے چھوٹے کیل تھے جنھیں وہ ایمر جنسی کے وقت استمعال کرتا تھا

اگر میں نے تم دونوں کو گولی سے اڑا یا تو مجھے سکون نہیں ملے گا وہ میری محبت ہے جسے چھونے کی غلطی تم لوگ غلطی سے کر چکے ہوں

وہ تڑپتے ہوئے اس سے معافی مانگ رہے تھے لیکن اس وقت وہ مکمل طور پر بے حس بن چکا تھا

وہ نیچے ایا اور اس ادمی کے کے ہاتھ کو پکڑا جس نے حورم کو تھپڑ مارا تھا اپنی ایڑھی سے چند کیل نکالے ادھر ادھر نظر دوڑائی دور اسے اینٹ کا ٹکڑا نظر ایا اس ٹائم اسنے اسی سے ہی کام چلانے کا ارادہ کیا زیہان اٹھا اور اس اینٹ کے ٹکڑے کو پکڑ کے لایا اور پھر سے اس ادمی کے ہاتھ کو پکڑا

اس ادمی کا پہلے ہی اتنا خون نکل چکا تھا کہ اسکے اندر مزاحمت کرنے کی ہمت باقی نہیں رہی

زیہان اسکی طرف دیکھ کر سرخ انکھوں سے طنزیہ مسکرایا اور کیل اسکے ہاتھ پر رکھ کر زور سے ماری اور اسکی چیخیں پوری گودام میں گونجی پھر زیہان نے ایک پر ہی بس نہیں کیا اسکے پاس جتنی بھی کیلیں تھی اسکے دونوں ہاتھوں میں گھسا دی جسکی وجہ سے وہ درد کی وجہ سے بیہوش ہو گیا

لیکن زیہان کو پھر بھی صبر نہیں ملا وہ دوسرے کی طرف بڑھا جس نے حورم کی بازوں کو پھاڑنے کی غلطی کی تھی

وہ خوف کی وجہ سے پہلے سے ہی ہاتھ جوڑنا شروع کر دیے اور پیچھے کی طرف کھسکنا شروع کر دیا صاحب جی صاحب جی معاف کر دوں غلطی ہو گی معاف کر دوں

نہیں یار اگر تجھے معاف کر دیا نہ تو سکون نہیں ملے گا اور اسکے ہاتھ کو پکڑ کے بلیڈ سے انگلیاں کاٹنی شروع کر دی خون کے سارے چھینٹے زیہان کے کپڑوں پر گر رہے تھے لیکن جب تک اسکے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں نہ کاٹ دی زیہان کو سکون نہیں ملا

لیکن شاید اس بندے میں برداشت کی حد زیادہ تھی اسلیے وہ ابھی تک بیہوش نہیں ہوا تھا

زیہان نے اپنی دونوں گن اٹھای اور ساری گولی ان دونوں کے سینے میں اتار دی اسکے سینے میں شاید تھوڑا سہ سکون ملا تھا

زیہان نے حورم کو گود میں اٹھایا اور باہر کی طرف اپنی گاڑی کی بیک سیٹ پر اسے احتیاط سے لٹایا

اور اپنا بلیک کوٹ اتار کر اسکے بازوں پر ڈالا اور اپنے فلیٹ کی طرف گاڑی موڑ لی ابھی دن کے چار بج رہے تھے جبکے حورم یونی سے تین بجے نکلی تھی

زیہان کے کالے کپڑوں کا یہ فایدہ ہوا تھا کہ اس پر خون نظر نہیں ارہا تھا زیہان نے گاڑی اپنے فلیٹ کے سامنے روکی وہ اسے گھر نہیں لے کر گیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا حورم کو اس حالت میں کوی بھی دیکھ کر بات بنائے

گارڈ نے گیٹ وا کیا تو زیہان گاڑی اندر لے گیا
اندر جا کر پہلے خود گاڑی سے باہر نکلا پھر حورم کو نکالا اور گود میں اٹھا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

اسے اچھے سے بیڈ پر لٹایا اس پر کمبل ڈالا اور اپنا فون نکال کر کرنل صاحب کو فون کیا اسے پتہ تھا کہ انکی طبعیت ٹھیک نہیں تھے پھر بھی انھیں انے کے لیے کہا اور فون بند کر کے انکے انے کا ویٹ کرنے لگا

کرنل صاحب جانتے تھے کہ بات بڑی ہے ورنہ زیہان کبھی بھی اس طرح ضد نہیں کرتا اسلیے منیزے کو بتاے بغیر ڈرایور کے ساتھ زیہان کے فلیٹ پہنچے

وہاں زیہان پہلے سے انکا انتظار کر رہے تھے اس طرح اسے انتظار کرتا دیکھ کر کرنل صاحب اور پریشان ہو گے

زیہان ے احتیاط سے کرنل صاحب کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا اور انھیں اپنے کمرے کی طرف خاموشی سے لے گیا

بیڈ پر موجود لیٹی ہستی کو دیکھ کر کرنل صاحب کے ہوش اڑ گے حورم بیٹی اس حالت میں تمھارے پاس کیسے کرنل ڈرتے ہوے بولے

نانواپ حورم کو کیسے جانتے ہے زیہان الجھن سے بولا

یہ تمھارے مرحوم باپ کے دوست کی بیٹی ہے یہ روحان اور منیزے ایک ہی دن ایک ہی ہوسپٹل میں پیدا ہوے تھے

لیکن یہ اس حالت میں تمھارے پاس کیسے کہی اسکے ساتھ کچھ غلط۔۔۔۔۔۔

نہیں اسکے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوا ہے نہ میں کبھی ہونے دوں گا زیہان سرخ انکھوں سے بولا

کرنل صاحب سب سمجھ گے تھے اس لیے انھوں نے اس سے کچھ نہیں پوچھا زیہان اسے ہوش میں لوں تھوڑی دیر بعد میں تم لوگوں کا نکاح ہے میں مولوی کا انتظام کرتا ہوں

نکاح کا سن کر زیہان کا دل خوشی سے جھومنا شروع ہو گیا لیکن پھر سوچا میری بھی کوی عزت ہے ایسے کیسے منہ اٹھا کر بے شرموں کی طرح ہاں کر دوں

لیکن نانو میں ایسے کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اوہ بس کر ڈرامے باز تیری خوشی تیرے چہرے سے صاف نظر ا رہی ھے ایا بڑا لیکن نانو ایسے کیسے کا بچہ کرنل صاحب نے اسکی بات بیچ میں سے اچک کر اسکی نقل اتار کا ڈانٹا اور باہر کی طرف چلے گے

زیہان منیزے کے روم میں گیا وہاں سے ایک منیزے کا اچھا سہ سوٹ نکالا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

جہاں حورم اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی حورم وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا حورم نے ایک نظر اسے دیکھا اور روتے ہوے اسکے سینے سے لگ گی

حورم جانتی تھی کہ زیہان نہ صرف اسکا بلکہ ہزاروں لڑکیوں کا محافظ تھا حورم نے اسے گودام میں ہوش اتے ہوے ہی دیکھ لیا تھا اس لیے اتنی دلیری سے انکا سامنا کر رہی تھی

اسکے سینے سے لگتے ہی زیہان کو لگا جیسے کوی ٹھنڈک مل گی ہوں اسنے اہستہ سے علیحدہ کیا حورم یہ کپڑے پکڑوں اور انھیں واشروم میں جا کر چینج کر کے اوا ٹھوں شاباش زیہان نے اسے کپڑے پکڑاے اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا

حورم نے سرہلا یا اور کپڑے پکڑ کر واش روم چلے گی واش روم کے شیشے میں حورم اپنا عکس دیکھ کر رو دی میں گھر میں کیا کہوں گی

پھر اپنے اپکو سمنبھالا اچھے سے منہ ہاتھ کو دھو یا کپڑے چینج کیے اور حجاب باندھ کر باہر اگی

باہر ای تو کرنل صاحب کمرے میں تھے جبکے زیہان باہر گیا ہوا تھا

---

زیہان کو کرنل صاحب نے باہر بھیج دیا تھا

زیہان نے باہر اکر فون نکالا اور منیزے کو کال کی

بھای نانو گم ہو گے ہے وہ کہی بھی نہیں مل رہے ھے

کال اٹھاتے ہی منیزے پریشانی سے بولی جس پر زیہان کا بے ساختہ قہقہہ نکلا

منیزے نے بے ساختہ دل میں ماشاءاللہ بولا بھای خیریت ہے اج بڑے خوش نظر ارہے ہے کیونکہ زیہان بڑی سے بڑی بات پر بھی زیادہ تر مسکراتا تھا

پھر زیہان نے اسے اپنی پہلی ملاقات کے علاوہ اسے سب کچھ بتا دیا گڑیا میں بہت جلد تمھیں تمھاری بھابی سے ملواوں گا ابھی تم ارام کروں نانو کو میڈیسن میں کھلا دوں گا

...............................

کرنل صاحب نے پتہ نہیں کیا کہہ تھا حورم نکاح کے لیے تیار ہو گی تھی زیہان کی تو خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں تھا

زیہان کی طرف سے حیدر گواہ کے طور پر شامل ہوا تھا اس وقت حیدر کی خوشی کا کوی ٹھکانہ نہیں تھا فاینلی اسکا دوست اسکا جگر شادی کے لیے تیار ہو گیا تھا ورنہ اسے شادی کے لیے منانے کے لیے سب کیا کیا نہیں کیا تھا

اور اب دیکھوں کیسے دانت ہی اندر ہی نہیں جا رہے تھے حیدر اسے بس گھور کر رہ گیا اور دل میں اسکی خوشیوں کی دعا کی

...................................

نکاح کے بعد سب سے مل کر اور حیدر اور کرنل صاحب کو رخصت کرے اپنے روم کی طرف بڑھا

اج وہ بے تحاشہ خوش تھا وہ اندر گیا تو حورم بیڈ پر بیٹھ کر رو رہی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ رو رہی ہو گی لیکن حورم نے بہت ہمت سے کام لیا تھا

اسنے دروازے کو تھوڑا زور سے لاک کیا تاکہ حورم کو اسکی موجودگی کا پتہ چل جاے

اور وہی ہوا یہہ یہ در دروازہ کیوں بند کر رہے تھے حورم دروازے کی اواز سن کر ہکلا کر بولی

زیہان کا ایسا ویسا کوی ارادہ نہیں تھا کچھ کرنے لیکن اسے ڈرتے دیکھ کر اسکے اور قریب ایا

حورم جلدی سے بیڈ سے کھڑی ہو گی اور پیچھے کی طرف قدم بڑھاے لیکن اسکا رخ ابھی تک زیہان کی جانب تھا

زیہان ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور حورم نے پیچھے ہونا چاہا لیکن پیچھے کمینی دیوار اگی تھی

زیہان نے اپنے دونوں بازو حورم کے ارد گرد رکھ کر اسکا راستہ بند کیا اور اسکے بے حد نزدیک ہو کر کھڑا ہو گیا

کک کیا کر رہے ہو تم پیچھے ہٹوں حورم نے اسکی قربت سے گھبرا کر کہا
وہ میں کہہ رہا تھا اپنے گھر کال کر کے کہوں کے اج تم گھر نہیں اوں گی کیونکہ تمھارے چہرے پر نشان صاف نظر ارہے ہے زیہان نے بول کر اسکا حجاب کی پن ہٹای اور اسکا حجاب کھولا

حورم تم کیوں اس سے اتنا گھبرا رہی ہوں یہ تمھیں کھا تھوڑی جاے گا اور زور سے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا زیہان اسکے لیے تیار نہیں تھا پیچھے بیڈ پر جا کر گرا اور داد دیتی نظروں سے حورم کو دیکھا

اب میرے پاس مت انا اور میں نے فون کر کے کہہ دیا ہے اور ہمارے نکاح کا ابھی میرے بابا کو پتہ ہے

زیہان کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا اسے پہلی جیسی حالت میں واپس دیکھ کر

حورم جیسے ہی کہہ کر پیچھے کی طرف مڑی حجاب نیچے گر گیا کیونکہ حجاب کی پن ک زیہان نے ہٹا دیا تھا
وہ نیچے جھک کر جیسے ہی حجاب کو اٹھانے لگی زیہان پھرتی سے اگے بڑھا اور ایک ہاتھ اسکی کمر پر رکھ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں کا جوڑا کھولا

حورم کو کچھ سمجھ ہی نہیں ایا اسکے ساتھ ہوا کیا ھے

اسنے کچھ بولنے کے لیے جیسے ہی لب کھولے زیہان نے اس سے پہلے ہی اسکے لبوں کو نرمی سے اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا

حورم کی انکھیں پھٹی کے پھٹی رہ گی

لیکن زیہان کے ہونٹوں کے نرمی صرف ایک پل کی تھی اسکے عمل میں اہستہ اہستہ شدت ارہی تھی اور اسکی کمر پر پکڑ میں بے حد مضبوطی اگی تھی

حورم کی سانسیں پوری طرح سے زیہان کی سانسوں سے الجھ گی تھی حورم کو لگا وہ گی اوپر تب اسلے زیہان کے کندھوں پر مکے برسائے تب جا کے وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹا

حورم کا تنفس بری طرح سے پھول چکا تھا لیکن شاید زیہان نے اسے مارنے کی قسم کھای ہوی تھی لیکن اس دفعہ اس کا نشانہ اسکے گلے میں موجود تل تھا

وہ پوری شدت سے اسکے گلے میں جھکا اور اسکے گلے میں جا بجا اپنے لمس کو چھوڑنے لگا

---

power of love
epi 8
wrriter afznoia

For more visit (exponovels.com)

#Dont copy peaste with out my permission

منیزے اپنے روم میں اینٹر ہوی تو اسکے موبایل بج رہا تھا اسنے موبایل اٹھا کر دیکھا تو وہ کسی پرایوٹ نمبر سے کال ارہی تھی اسی تھوڑی حیرانی بھی ہوی

منیزے سوچا شاید کوی رونگ نمبر ہوں اسلیے موبایل واپس بیڈ پر رکھ دیا ابھی اس نے موبایل رکھا ہی تھا پھر سے کال انا شروع ہو گی اسنے کوفت سے کال اٹینڈ کی اور موبایل کان سے لگایا لیکن وہ بولی کچھ نہیں

اسلام و علیکم دوسری طرف سے بھاری گھمبیر اواز گونجی

و علیکم اسلام کون منیزے نے الجھن سے پوچھا

اپکا محافظ دوسری طرف سے بہت ہی محبت سے جواب دیا گیا

سوری راں گ نمبر منیزے نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی موبایل پھر سے رنگ ہوا لیکن منیزے اگنور کر کے سایڈ سے ناول نکالا اور پڑھنا شروع ہو گی

اس دفعہ میسیج کی ٹون بجی اسنے موبایل اٹھا کر میسج ریڈ اگر اب اپ نے میری کال اٹینڈ نہیں کی تو میں اپکے کمرے میں اجاوں گا

لیکن منیزے ڈرنے والوں میں سے تھوڑی تھی میسج پڑھا اور بڑی شان کے ساتھ اگنور کیا اور اپنے ناول میں مگن ہو گی

For more visit (exponovels.com)

تھوڑی دیر ہوی جب کچھ نہ ہوا تو منیزے مسکرای کیونکہ اتنی ٹایٹ سیکیورٹی میں پرندے تک کی خبر ہوتی تھی تو پھر وہ تو کی چوروں چکا تھا

اور سب کچھ بھول بھال کر پڑھنے میں مگن ہو گی تھوڑی دیر بعد اسکے کمرے کی لایٹ چلے گی منیزے بغیر پریشان ہوے موبایل کے لایٹ اون کر کے پھر سے پڑھنا شروع ہو گی

کیونکہ اسے پتہ تھا ایسا کبھی کبھی ہو جاتا تھا ویسے بھی تھوڑی دیر بعد یوپی ایس اون ہو جاتا تھا

کھڑکی میں کھڑے ساے نے منیزے کی ہمت کو داد دی اور منہ پر رومال بندھا اور ٹک کی اواز سے کھڑکی کا لاک کھولا اور اندر اگیا

منیزے ناول پڑھنے میں اتنی مگن تھی کہ کھڑکی تک کھلنے کی اواز تک محسوس نہ کی وہ سایہ کافی دیر تک کھڑا اسے اپنی نظروں کی پیاس کو بجھاتا رہا اور گہری نظروں سے اسکا جایزہ لیتا رہا کیونکہ وہ اج اسے کافی دن بعد دیکھ رہا تھا اسکی نظریں مسلسل اسکے ہونٹوں کے کونے میں موجود تل پر تھی

منیزے کو اپنے اوپر کسی کی گہری نظروں کی تپش کا احساس ہوا منیزے نے اہستہ سے سر اٹھا یا سامنے کھڑے ساے کو دیکھ کر بیچاری کو ہارٹ اٹیک اتے اتے بچا منیزے نے اسکے چہرے پر ایکدم سے لایٹ ماری لیکن اسکا پورا چہرہ کور تھا

وہ جو بھی تھا ایکدم سے اگے بڑھا ایک جھٹکے سے موبایل کو کھینچا اور اسکی ٹارچ اف کر کے موبایل کو بیڈ پر پھینکا اور منیزے کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سامنے کھڑا کیا

بیچاری منیزے کے تو حواس ہی گم ہو گے اسکے ساتھ ہو کیا رہا اسنے اندھیرے میں انکھیں پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کی لیکن اسے کچھ نظر نہیں ایا

اسنے اپنے چہرے سے رومال کو اور انکھوں سے گلاسس کو ہٹا یا اور جھک کر منیزے کے کان کے پاس بولا

تم لڑکیوں کی ہایٹ اتنی چھوٹی کیوں ہوتی ہے کم از کم کندھے تک تو انا چاھیے چلوں کوی بات نہیں میں تمھاری چھوٹی ہایٹ سے ہی کام چلا لوں گا اور تم نے میری دھمکی کو مزاق میں لے لیا بے بی یہ تو غلط بات ہے نہ

اسے منیزے کا چہرہ کھڑکی سے اتی ہوی روشنی میں صاف نظر ارہا تھا جبکے اسکی پشت کھڑکی کی جانب تھی اس لیے منیزے کو اسکا چہرہ نظر نہیں ارہا تھا

کون ہو تم اور اندر کیسے اے اور کیا چاہیے تمھیں منیزے نے غصے سے کہہ اور اپنے اپ کو چھوڑانے کی کوشش کی لیکن اگے والے کی گرفت بجاے کمزور ہونے کے اور سخت ہو گی

پہلا سوال میں کون ہو یہ اپکے لیے جاننا ضروری نہیں ہے اور دوسرا سوال میں اندر کیسے ایا تو اپ تک انے کے لیے مجھے دنیا کی کوی بھی طاقت نہیں روک سکتی اور تیسرا سوال مجھے کیا چاھیے تو مجھے اپ چاھیے

اور بہت جلد اپ میرے پاس ہو گی یہ میں اندر صرف اپکو دیکھانے کے لیےاندر ایا تاکہ ایندہ جب بھی میں اپکو کال کروں اپ فوری طور پر میری کال اٹینڈ کریں گی چاھے اپ کدھر بھی ہوں اسے اپ میری دھمکی ضرور سمجھیں گا

اچھا اب اپ اپنا خیال رکھنا میں چلتا ہوں اور ہاں یہ اپکا تل بہت خوبصورت ہے اور کہتے ساتھ ہی اسکے تل پر شدت بھری خستاخی کی اور جس طرح ایا تھا اسی طرح چلے گیا اور اسکے جاتے ہی لایٹ پھر سے اگی اور منیزے یہ سوچتی رہ گی کہ یہ ہو کن سکتا ہے

---

حورم کو لگ رہا تھا اج تو یہ بندہ اسکی جان لے کر چھوڑے گا

جبکے زیہان کا بس نہیں چل رہا تھا اسے اپنے اندر بسا لے لیکن اسکی حالت کا احساس کرتے ہوے اسکے گلے سے اپنا منہ نکالا اور اپنے منہ زور جزبات کو کنٹرول کیا اور پیچھے ہو گیا

اور کبرڈ میں سے اپنی ایک بلیک ٹی شرٹ نکال کری حورم کی طرف بڑھای جاو اسے چینج کر لوں تمھارے زخموں پر دوای لگانی ہے

اور ہاں اسے لینے کی ضرورت نہیں ہے شوہر ہو تمھارا حورم جو سرخ چہرے کے ساتھ نیچے حجاب کو پکڑنے کے لیے جھکی تھی زیہان کے کہنے پر شرٹ پکڑ کر واش روم کی طرف بھاگی

پیچھے سے زیہان اسکے تیزی دیکھ کر مسکرانے لگا

For more visit (exponovels.com)

حورم کافی دیر بعد نکلی تھی واش روم سے اسکا شرم سے برا حال تھا اسکے بے باکی پر اور دوسرا اسکے پاس دوپٹہ نہیں تھا

زیہان نے اسکے باہر اتے ہی اسکا بازو پکڑ کر اپنے پاس بیٹھا یا کیونکہ وہ ایک جگہ ہی ٹک کر کھڑی ہو گی تھی

زیہان نے نرمی سے اسکے بازو پر ٹیوب لگای پھر ایک ہاتھ سے اسکے چہرے اوپر اگیا اور دوسرے ہاتھ سے دوای اسکے گالوں پر لگای اسکے بھینچے ہونٹوں کو دیکھ کر وہ پھر سے بے قابو ہو رہا تھا لیکن اسنے بڑی مشکل سے اپنے اپ کو اس ننھی سی جان پر ظلم کرنے سے روکا

جو اس سے عمر میں دس گیارہ سال چھوٹی تھی

بمشکل اپنے جزباتوں کو قابو کر کے اسنے حورم کی طرف دیکھا جسکی نظریں ابھی بھی جھکی ہوی تھی

حورم تم بیڈ پر سو جاو میں ادھر صوفے پر ہی ہوں ٹھیک ہے اسنے حورم کی طرف دیکھتے ہوے نرمی سے کہہ

جس پر حورم سر ہلا کر بیڈ پر لیٹ گی اور کمبل اپنے اوپر تک لے لیا

زیہان اسکی حرکت پر مسکرا یا اور اے سی کا ٹمپریچر کافی کم کر دیا تھا تاکہ اسے گرمی نہ لگے

اور صوفے پر لیٹ گیا اج شاید اسے ارام کی نیند انی تھی

رات کا نا جانے کونسا پہر تھا جب زیہان حورم کی چیخ پر اٹھا

حورم نے شاید ڈراونہ خواب دیکھا تھا جسکی وجہ سے وہ تیز تیز رونا شروع ہو گی تھی

زیہان بھاگ کر بیڈ کی طرف بھاگا حورم میری جان کیا ہوا دیکھو میں ادھر ہی ہوں ششش رونا بند کروں

زیہان نے حورم کو اپنے گلے لگا کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا

ووہ وہ وا سنے مجھے یہاں ہاتھ للل لگایا تھا حورم نے روتے ہوئے اپنی بازوں کی طرف اشارہ کیا

زیہان کی انکھیں اس وقت بے حد سرخ ہو گی تھی اسنے سختی سے حورم کو اپنے اندر بھینچا

ششش تمھیں میرے ہوتے ہوئے کوی ہاتھ نہیں لگا سکتا اور جو بھی یہ جرت کرے گا وہ اس دنیا سے ہی اٹھ جاے گا

زیہان نے ضبط سے کہتے ہوئے اسکے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلانے لگا تھوڑی دیر بعد حورم روتے ہوئے سو گی تھی

زیہان نے نرمی سے اسے سیدھا کر کے لٹا یا اور خود اسکے سینے پر سر رکھ کر سو گیا لیکن اپنی بازوں کا سخت حصار اسکے گرد بند ھنا نہ بھولا

------------------------

Tu gays aj epi kaisi lagi long long comment karo or like karna na bholy#power of love
#epi 9
# wrriter afzonia
# dont copy peaste with out my permission

حورم کی انکھ صبح اپنے اوپر وزن محسوس کر کے کھلی اس نے اپنے سینے پر دیکھا تو زیہان چہرے پر معصومیت لے کر بڑی شان سے سو رہا تھا اور وہ مکمل طور پر اسکے بازوں کے حصار میں تھی

حورم نے سچویشن کو سمجھتے ہی اتنی زور سے چیخ ماری کہ بیچارہ زیہان ہڑبڑا کے اٹھا
کیا ہوا حورم تم ٹھیک ہو نہ زیہان نے پریشانی سے اسکی طرف دیکھا

اسکے اس طرح پریشان ہونے سے پہلے تو حورم تھوڑا شرمندہ ہوی لیکن پھر بید میں غصے سے بولی میں تو ٹھیک ہو تم یہاں میرے اوپر کیا کر رہے تھے

سو رہا تھا اور کیا کر تا زیہان نے اتنے معصومیت سے جواب دیا کہ بیچاری حورم کو لگا دنیا کی ساری معصومیت اس پر ہی ختم ہو رہی ہے

اچھاااا حورم نے بھنویں اچکا کر اچھا کو کافی لمبا کھینچا

ہاں زیہان معصومیت سے بولا

ہٹو پیچھے بے شرم انسان مجھے شاور لینا ہے حد ہے مطلب ایک ہی دن میں اپنا بے شرم پن دیکھا دیا اور ان چھچھوری حرکتوں پر اترائے کہتے ساتھ ہی بیڈ سے اتری اور واش روم میں گھس گی

پیچھے سے زیہان ڈھیٹ پن سے مسکرا یا اور واپس بیڈ پر لیٹ کر اپنی اس خوبصورت زندگی کو محسوس کرنے لگا

کاش منیزے کی لائف میں بھی ایسا ہی کوی اجائے جو اسکا ہر درد سمیٹ لے اور اسے دنیا کی ہر سرد گرم سے محفوظ رکھے

زیہان نے دل سے دعا کی اور شاید یہ قبولیت کا وقت تھا

.....................................

ای اچ ایس ایجنٹ تمھارا مشن کہاں تک پہنچا ہے کرنل صاحب اپنے سامنے بیٹھے شخص کو مخاطب کیا جو مسلسل مسکرائے جا رہا تھا

سر مشن کا تو پتہ نہیں لیکن اس دل تک میم منیزے پہنچ چکی ہے وہ کھوے کھوے انداز میں بولا

شرم کروں یہ کیا بکواس کر رہے ہو وہ شادی شدہ ہے اور اس وقت تم اسکے نانا کے سامنے بیٹھے ہو کرنل صاحب نے حقیقت اسکے سامنے رکھی

پہلی بات تو سر وہ شادی شدہ نہیں ہے وہ صرف اپکے پوتے کی منکوحہ ہے اور اپکا پوتا اس رشتے کو نہیں مانتا ہے دوسری بات وہ اب میری ہے اسکے لیے مجھے اگر پوری دنیا سے بھی لڑنا پڑا تو میں لڑوں گا اتنی میرے بازوں میں طاقت ہے اور دنیا کی کوی طاقت اب مجھے نہیں روک سکتی ہے

اوے کھوتے دے پتر شرم تو ڈب مر میں اسکا نانا ہوں جسکے سامنے تم بڑی بے شرمی سے کہہ رہے ہوں وہ میری ہے وہ اب میری ہے کرنل صاحب نے منہ بگاڑ کر اسکی نقل اتاری جس پر اسکا دلکش قہقہہ اتنی زور سے نکلا

کہ باہر کھڑی منیزے ٹھٹک کر رک گی وہ یونی جانے کے لیے تیار ہو کر کرنل صاحب سے نیچے انکے روم میں ملنے ای تھی جب جانی پہچانی اواز پر چونک کر رکی اور اندر کی باتوں کو سننے لگی

ہاہاہاہا بندے کو اتنا ہمت والا تو ہونا چاہیے نہ کہ اپنی محبت کے نانا کے سامنے اظہارِ پیار کر سکے

اور باہر کھڑی منیزے پر ساتوں اسمان ایک ساتھ گرے کیونکہ وہ اس بندے کی اواز کو پہچان چکی تھی یہ تو وہ تھا جو رات کو اسکے روم میں ایا تھا

اسکی سمجھ نہیں ارہا تھا اسکے ساتھ ہو کیا رہا ہے وہ جس طرح ای تھی اسی طرح باہر نکل گی

منیزے اسی سوچوں میں تھی جب اسکی گاڑی یونی اکر رکی
لیکن شاید اج کسی نے اسکا گاڑی میں نوٹ نہیں کیا تھا کیونکہ اس وقت یونی کے گیٹ میں اکا دکا لوگ کھڑے تھے وہاں عبیر بھی اکر رکا اسے اس طرح سوچوں میں گم اتے دیکھا تو پریشانی سے اگے بڑھا لیکن اسنے اسکی گاڑی کو نہیں دیکھا وہ تو منیزے کی شکل کو دیکھ کر ہی پریشان ہو گیا تھا اگے پیچھے کا کوی خیال نہیں رہا تھا

منیزے کیا ہوا اریو او کے عبیر ایکدم سے اگے ایا اور منیزے بمشکل اس سے ٹکراتے ہوے بچی عبیر پر نظر پڑتے ہی اسے بے ساختہ حیدر شاہ یاد ایا

منیزے کو ایسا لگ رہا تھا وہ پاگل ہو جاۓ گی کچھ دنوں سے اسکی زندگی میں ہو کیا رہا تھا

آآآ کچھ نہیں وہ بس ایسے ہی تھوڑی طبعیت ٹھیک نہیں ہ وہ رات کو اچھے سے نیند نہیں ای اس لیے شاید

کیا ہوا جب طبعیت ٹھیک نہیں تھی تو یونی کیوں ای کچھ کھا یا چلوں میرے ساتھ کینٹین میں وہاں کچھ کھاتے ہے عبیر اسکی طبعیت کا سنتے ہی بے حد پریشان ہو گیا تھا اور منیزے کو اندر اے کا اشارہ کیا

منیزے ک لگا جیسے اس نے عبیر کی انکھوں میں اسنے کچھ الگ دیکھا جو دوستی کے رشتے سے بڑھ کر تھا اللہ پاک نے عورت کے اندر ایسی حس پیدا کی ہے جو مرد کے پڑتی ہر نظر کو پہچانتی ھے

منیزے کو اسکی نظروں میں ہمیشہ دوستی عزت اور احترام ہی نظر ایا تھا جسکی وجہ سے وہ بے فکر تھی لیکن اج اسے اسکی نظروں میں بہت کچھ الگ محسوس ہوا

یا اللہ پاک یہ سب میرا وہم ہو میں ایک اچھا دوست نہیں کھونا چاہ‌تی ہوا سنے انکھیں بند کر دل سے دعا کی لیکن شاید قسمت کو کچھ اور منظور تھا اسے بے ساختہ رونا ایا

اسے اس طرح انکھیں بند کرے کھڑے دیکھ کر عبیر اور پریشان ہو گیا منیزے مجھے اپکی طبعیت سچ میں ٹھیک نہیں لگ رہی ہے عبیر نے اس دفعہ اسکا کندھا ہلا کر اسے پریشانی سے مخاطب کیا

نہیں میں ٹھیک ہو چلوں اندر چلوں منیزے زبردستی مسکراتی ہوی اگے بڑھ گی عبیر سر ہلاتا ہوا منیزے کے پیچھے گیا

عبیر تم سے ایک بات پوچھوں وہ لوگ کلاس میں اکر بیٹھے تھے جب منیزے اس سے مخاطب ہوی

ہاں ہاں ضرور پوچھوں عبیر نے اپنے مخصوص نرم لہجے میں اسے اجازت دی

تمھارا کوی بڑا بھای ہے منیزے نے الجھے لہجے میں پوچھا

نہیں تو میں اکلوتا تھا اپنی ممی بابا کا عبیر نے نرمی سے جواب دیا

تھا مطلب منیزے نے الجھ کر پوچھا مطلب میری ماں اور بابا کی بچپن میں ڈیتھ ہو گی تھی

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ٹیچر کلاس میں داخل ہوی اور لیکچر دینا سٹارٹ کر دیا

..............................

حورم شاور لے کر باہر نکلی وہ انہی رات والے کپڑوں میں تھی زیہان نے اسے دیکھا اور کمرے سے باہر نکل گیا تھوڑی دیر بعد وہ کھانے کی ٹرے لے کر اندر ایا

دیکھا تو حورم اپنے لمبے بالوں میں برے طریقے سے الجھی ہوی تھی اور بس رونے کی تیاری تھی

زیہان اسے دیکھ کر مسکرایا اور کھانے کی ٹرے کو سایڈ پر رکھ کر اسکے ہاتھوں سے برش لے کر کرنے لگا اور حورم بس شیشے میں عکس کو دیکھتی رہ گی جو نرمی سے چہرے پر مسکراہٹ لیے اسکے بالوں میں کنگھی کر رہا تھا

زیہان کو بے ساختہ منیزے یاد اگی وہ بھی اپنے لمبے بالوں اسی طرح الجھ جاتی تھی اور روتے ہوے زیہان کے پاس اتی تھی اسکے بالوں کی گروتھ بہت جلدی ہو جاتی تھی لیکن پچھلے کچھ سالوں سے وہ اپنے بالوں کو کٹوا دیتی تھی

جس پر زیہان ہمیشہ اس سے ناراض ہو جاتا تھا لیکن وہ اپنی معصوم شکل سے اسے منا لیتی تھی

اسکے بالوں کو اچھے سے کنگھی کر کے اس اسے کھانا دیا پھر اسکے گال پر اور دوسرے زخموں میں دوای لگای اور اسے کپڑے دے کر باہر نکل گیا

...........................

منیزے نے بس پہلے دو لیکچر لیے لیکن پھر عبیر کو طبعیت خرابی کا کہہ کر گھر کے لیے نکل گی وہ اپنی سوچوں میں اسقدر مگن تھی کہ سایکل ک جھٹکا لگنے سے اپنی سوچوں سے باہر نکلی

اسنے کوفت سے نیچے اتر کر دیکھا تو اسکی سایکل پنکچر ہو گی تھی

منیزے نے برا سا منہ بنایا اور پیدل ہی سایلکل کے ہینڈل پکڑ کر چلنے لگی

جب ایکدم سے پیچھے سے کسی نے اسکے منہ پر رومال رکھا اور وہ اپنے ہوش وحواس سے بیگانہ ہو کر گرنے لگی تھی

------

-------------------------

#Power of love
#epi 10

#wrriter afzonia
#dont copy peaste with out my permission

اس سے پہلے وہ نیچے گرتی دو مضبوط بازوں نے اسے اپنے حصار میں لیا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

منیزے کو جب ہوش ایا تو سب سے پہلی نظر اسکی پھولوں سے سجی ٹیبل پر پڑی سنے دماغ پر زور دے کر اپنی انکھوں کو پوری طرح سے کھول کر دیکھا

تو شاید ہو کوی ہوٹل تھا جس میں ہلکی ہلکی لایٹ جل رہی تھی اور اس وقت پورا ہوٹل خالی تھا

شکر ہے اپکو ہوش ایا ورنہ میں تو پریشان ہو گیا تھا کیونکہ وہ دوای اتنی تیز تو نہیں تھی حیدر شاہ اسکی طرف پر سکون ہو تا بولا

تمھاری ہمت کیسے ہوی اتنی گی ہوی حرکت کرنے کی اگر میں نے اپنے بھای کو بتا دیا نہ تو تمھاری حالت خراب کر دے گے استین کا سانپ نکلے

منیزے غصے سے کہتی ہوی اٹھی اور باہر جانے لگی جب حیدر شاہ نے اسکے ہاتھ پکڑے کی غلطی کی تھی

منیزے غصے سے مڑی اور ایک زوردار مکا حیدر شاہ کے منہ پر مارا اور اسکے منہ پر نشان چھوڑ گیا حیدر شاہ ہکا بکا اس بھپری شیرنی کو دیکھتا رہ گیا

اسنے بالکل بھی منیزے سے امید نہیں کی تھی کہ وہ ایسا کچھ کر سکتی ہے

روکو جب تک تم میری بات نہیں سن لیتی ہو تب تک میں تمھیں جانے نہیں دوں گا حیدر شاہ نے نرمی سے اسکا ہاتھ چھوڑ کر اس سے کہا اور ہوٹل کے دروازے کی جانب اشارہ کیا

جس پر لگا تالا منیزے کو منہ چڑا رہا تھا منیزے نے غصے سے حیدر شاہ کی طرف دیکھا جو بولنا ہے جلدی بولوں میرے پاس اتنا فلتو ٹایم نہیں ہے اور نخوت سے بولی

وہ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ وہ مناسب الفاظ ڈھونڈنے لگا

دیکھوں مجھے لگتا ہے کہ اپکے پاس الفاظ نہیں دروازہ کھلوایے اور مجھے جانے دے پلیز منیزے اس مرتبہ اپنے غصے کو کنڑول کرتے ہوے بولی

میں اپکو پسند کرتا ہو اور اور میں اپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں حیدر نے اپنی داڑھی کھجاتے ہوے کہا مطلب حد ہے وہ حیدر شاہ جسکے اگے لوگ اپنے الفاظ بھول جاتے تھے وہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے اگے اپنے الفاظ بھول گیا اور کیا کیا کرنے پڑے گا اس عشق میں

اپکو اس سے زیادہ بیہودہ مزاق نھیں ملا کرنے کو ویسے شرم تو اپکو انہیں رہی ہوگی اس طرح کسی لڑکی کو پہلے کڈنیپ کیا اور پھر اپنی شادی کا پرپوزل رکھ دیا ویسے اج تک کتنی لڑکیوں کے ساتھ ایسا کر چکے ہے اج مجھے اپنے بھای کی پسند پر افسوس ہو رھا ہے ایک میرا بھای جو لڑکیوں کو نظر اٹھا کے نہیں دیکھتا اور جو دیکھتا ہے اسکی بھی انکھیں نکال دیتا

For more visit (exponovels.com)

ہے اگر اپ میں تھوڑی سی بھی غیرت باقی ہے نہ مجھے یہاں سے جانے دے گے اور ایک اخری بات میرا نکاح ہو چکا ہے اور میں اپنے اپ کو اسکی امانت سمجھتی اور میں اس سے بے حد پیار کرتی ہو اور دوبارہ میرے سامنے انے کی غلطی مت کرنا ورنہ اپ مجھے اچھے سے جانتے نہیں ہے میں کیا کر سکتی ہو اگر دوبارہ اتنی گری ہوی حرکت کرنے کو دل کرنے اتنے چہرے پر پڑے ہوے نشان کو دیکھ لینا جو اس بات کا ثوت ہے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں

منیزے نے غصے سے کہتے ساتھ اپنا ہاتھ اگے بڑھایا جس کا حیدر نے مطلب سمجھتے ہوے چابی اسکے ہاتھ میں دے دی

اور منیزے نے غصے سے اگے قدم بڑھاے اور لوک کھول کر باہر نکل گی جہاں اسکی سایکل کا ٹایر صیح سامت تھا اسے سمجھے میں دیر نہیں لگی کہ یہ حیدر نے صحیح کروایا ہوگا

حیدر نے اسے باہر نکلتے ہوے دیکھا اور غصے سے ادھر ٹیبل پر رکھی بوتلوں میں ہاتھ مار کر نیچے گرایا لیکن اسکا غصہ کسی صورت میں کم نہیں ہو رہا تھا

وہ چھوٹی سی لڑکی اسکی محبت کا مزاق بنا کر چلے گی اسے کیسے بتاتا اسنے تو اسکی جان بچای تھی اگر وہ وہاں سے گزر نہیں ہو رہا ہوتا تو اج پتہ نہیں وہ کس حالت میں ہوتی بے شک وہ تین چار دن سے اس سے بات کرنے کا موقع ڈھونڈ رہا تھا لیکن اسے اس وقت سایکل پر اتے دیکھ کر وہ تھوڑا خوش ہوا جسے اسنے اپنے ڈرایور کو کال کر کے منگوای تھی

وہ اس سے کافی پیچھے تھا جب اسنے ایک ادمی کو دیکھا جسنے اسکی سایکل پر گن میں سا . لینسر لگا کر فایر کیا تھا جو صرف اسکی سایکل کے ٹایر کو چھو کر نکل گیا

لیکن منیزے شاید گہری سوچوں میں تھی اس وجہ سے اسنے غور نہیں کیا تھا اخ ہوا کیا حیدر جدی لیکن اہستگی سے اپنی گاڑی سے نکلا

جبھی وہ ادمی اگے بڑھا اور منیزے کے چہرے پر رومال رکھا حیدر کے ماتھے کی رگیں تن گی اسنے ایک مکا اسکے چہرے پر پوری طاقت سے مارا اور اس بندے ک گردن سایڈ پر ڈھلک گی

اس سے پہلے منیزے نیچے گرتی حیدر نے اسے انی مضبوط بازوں میں تھام لیا اور اسے گود میں اٹھا کر اپنی گاڈی کی طرف بڑھ گیا اور اسے اپنے دوست کے ہوٹل میں لے ایا جسکی اج اینیور سری تھی اس ے اس سے کہہ کر پورا ہوٹل خالی کروایا

حیدر کا اس وقت پورا ہاتھ زخمی ہو چکا تھا لیکن اسکے کانوں میں اس وقت منیزے کے الفاظ گونج رہے تھے

..............................

اپکو کیا ہوا کل سے اپ انتہای پریشان نظر ارہے ھے نہ ہی کچھ کہار ہے اور حورم بھی کرنل صاحب کے گھر چھوڑاے ہے ہوا کیا ہے کوی پریشانی کی بات ہے کیا ہے سارہ بیگم کل سے صدیق صاحب کو پریشان پریشان سہ دیکھ رہی تھی اب ان سے انکی پریشانی دیکھی نہیں جارہی تھی اسلیے اخر کار اسنے پوچھ ہی لیا

نہیں ایسی کوی بات نہیں ہے بس ایک میٹنگ کینسل ہو گی تھی جس سی کمپنی کو کافی لوس ہوا ہے اب وہ انہیں کیا بتاتے کرنل صاحب جو کچھ اپنے گھر کر کل اسے بتا یا تھا بس پتہ نہیں وہ زندہ کیسے تھے

کرنل صاحب نہیں چاہتے تھے کہ منیزے اس حالت میں گھراے اسلیے انہوں نے جھولی پھیلا کر حورم کو زیہان کے لیے مانگا تھا
وہ خود بھی جانتے تھے بیٹی کے دامن پر اکر چھوٹا سہ بھی داغ لگ جاے تو یہ دنیا والے اسکا جینا حرام کر دیتے ھے

اسلیے انہوں نے حورم کو منایا اس رشتے کے لیے ہاں کر دے اور اپنا فون حورم کو دیا کے اپنی ماں سے کہہ دے کے وہ اج کرنل صاحب ک گھر رکے گی کیونکہ ان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا

کیونکہ کے چہرے پر موجود تھپڑ کے نشان اپنی کہانی خود بول دیتے

اتنی سی بات پر اپ اتنا پریشان ہو گے تھے اور روحان کو دیکھوں
کل سے اپنے روم سے باہر ہی نہیں ایا ہے اور بار بار حورم سے بات کرنے کی ضد کر رہا ہے لیکن اسکا فون مسلسل بند جا رہا ہے

اور کہہ رہا مجھے حورم کے حوالے سے برے برے خیال ارہے ھے اسی چکر میں اسے بخار ہو گیا ہے اپ حورم کو بلا لے سارہ بیگم پریشانی سے بولی

ہاں میں کرتا ہو کرنل صاحب کو کال کے حورم کو بھیج دے
..................
زیہان اسے کھانا وغیرہ کھلا کر باہر چلا گیا تھا دوپہر ہونے والی تھی لیکن وہ اندر نہیں ایا تھا جس پر حورم بار بار شکر کا کلمہ پڑھ رہی تھی

For more visit (exponovels.com)

جب وہ اندر ا ایا لیکن اسکے بیگ میں شاپنگ بیگ تھا یہ تمھارے کپڑے ہے جلدی سے چینج کر لوں پھر میں تمھیں گھر چھوڑا تا ہوں

گھر جانے پر حورم خوشی سے کپڑے چینج کر لیے لیکن اسے بے انتہا حیرت ہوی کیونکہ وہ بالکل ان کپڑوں کی طرح تھے جو اسکے پھٹ چکے تھے

حورم حجاب سیٹ کر کے باہر نکلی تو زیہان وہی بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا

حورم یہ منیزے کا میک اپ ہے تھوڑا سہ میک اپ کر لوں کیونکہ تمھارے نشان ابھی تھوڑے تھوڑے سے نظر ا رہے تھے

حورم نے میک اپ کیا پھر زیہان کے ساتھ گاڑی میں اک بیٹھ گی سارے راستے دونوں میں خاموشی رہی تھی

زیہان نے اسے اسکے گھر کے اگے گاڑی روکی حورم خوشی سے جلدی سے باہر نکلی اور اندر بھاگ

زیہان نے حیرت سے اسکی جلد بازی دیکھی پھر دکھ سے سوچا مطلب اتنی بھی جلدی کیا نہ باے بولا اور نہ ہی اندر بلایا اور گاڑی اگے بڑھالی

حورم خوشی سے اندر بڑھی کیوکہ ایسا زندگی میں پہلی دفعہ ہوا تھا جب وہ ایک رات اتنے گھر والوں سے دور رہی ہوں

For more visit (exponovels.com)

ابھی وہ اندر لاونج میں داخل ہوی تھی جب روحان بھاگتا ہوا ایا اور زور سے اسے اپنے سینے سے لگا یا اور رونا شروع ہوگیا تھا

حورم ایسا کیوں کیا اپنا فون بھی بند کر لیا تمھیں پتہ ہے نہ میں تمھارے بغیر ایک منٹ بھی نہیں رہ سکتا ہو پھر کیوں گی تھی ایندہ ایسا کیا نہ پھر میں کبھی تم سے باٹ نہیں کروں گا

روحان نے ابھی تک اسے گلے لگا یا ہوا تھا

اور حورم بھیگی انکھوں سے اسکی پیار بھری ڈانٹ سن رہی تھی

............................

سر سر مجھے نہیں پتہ وہ کون تھا اور اچانک کیسے ایا اور اس لڑکی کو کہاں لی گیا وہ اس وقت ہوسپٹل میں اپنی ٹوٹی ہوی گردن کے ساتھ اپنے بوس کو صفدریں ماں دے رہا تھا

مجھے پتہ تھا تم حرام خور اس سونے کی چڑیا کو نہیں لاسکوں گے اس لیے میں نے کچھ اور سوچا ہے

جس سے وہ کرنل کچھ نہیں کر سکے گا میں نے اسی لیے اپنا ایک شاطر لڑکا اسکی یونیورسٹی میں پہلے ہی بھیج دیا ہے اور اس سے پیار کا ناٹک کرے گا اور اس لڑکی کو میرے پاس لے اے گا

ویسے وہ لڑکی بڑی ہو کر پٹاخہ کیا بومب بن گی ہے پہلے میرا ارادہ صرف اسکی دولت کو حاصل کرنا تھا

لیکن اب مجھے ایک رات کے لیے وہ بھی چاھیے اسکے لہجے میں اس وقت حوس ہی حوس ٹپک رہی تھی

…………………#Power of love #

#Epi 11#

#wrriter afzonia#

#dont copy peaste with out my permission#

روحان پیچھے ہٹا اور غور سے اسکے چہرے کو دیکھنے لگا حورم گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گی روحان نے اسکے چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

روحان کہنے کے تو حورم کا جڑواں بھای ہے لیکن وہ اس سے قد میں بھی کافی بڑا تھا وہ اسکے کندھوں سے تھوڑا سہ نیچے اتی تھی روحان ہر چیز میں کمپرو ما . ئز کر سکتا تھا لیکن حورم کے معاملے میں نہیں

اس سے پہلے روحان حورم سے کچھ پوچھتا سارہ بیگم اور صدیق صاحب بھی اگئے

حورم اگے بڑھ کر دونوں کے گلے لگی صدیق صاحب کافی دیر حورمکو گلے لگاے کھڑے رہے

پھر وہ لوگ لونج میں چلے گے اور سارہ بیگم اس سے کرنل صاحب کے بارے میں چھوٹے موٹے سوالات پوچھنے لگی

رات کو دس بجے صدیق صاحب حورم کے کمرے میں حورم بیڈ پر بیٹھی ہوی تھی

پا پا اپ اس وقت میرے کمرے میں خیریت حورم اٹھ کر پوچھنے لگی صدیق صاحب کے چہرے سے لگ رہا تھا وہ اس وقت کتنی ٹینشن میں ہے

حورم میں تم سے مانگنے ایا مجھے معاف کردوں میں تمھاری اچھے سے حفاظت نہیں کر پا یا میں ایک اچھا باپ نہیں بن پا یا حورم کے پوچھتے ہی صدیق صاحب ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنا شروع ہو گے

حورم تڑپ کے اگے بڑھی پا پا اپ کیا کر رہے اس میں اپکی کوی غلطی نہیں ہے اور دیہ . ھے مجھے کچھ نہیں ہوا ہے حورم صدیق صاحب کے سینے سے لگ کر کہہ

اسے نارملی بات کرتے دیکھ کر صدیق صاحب پر سکون ہو گے اچھا تھوڑے دن زیہان کو دیکھو مجھے تو بہت زیادہ پسند ہے لیکن اگر تمھیں نہیں پسند تو میں طلاق کی بات کروں گا لیکن میں دل سے یہی چاہوں گا کہ تم نہ لوں لیکن تمھاری مرضی کے مطابق ہوگا جو بھی ہو گا

جی پا پا حورم نے ساری بات سمجھ کر سر ہلا یا اور صدیق صاحب اسے ارام کرنے کا کہہ کر روم سے چلے گے حورم دروازے کو لاک لگا کر مڑی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکے گلے سے چیخ نکلی

لیکن زیہان نے سرخ انکھوں سے پھرتی سے اسکے چہرے پر سختی سے ہاتھ رکھا اور ایک ہاتھ اسکی کمر پر رکھ کر اسے اپنی طرف کھینچا وہ جو حورم سے ملنے کے لیے اسکے روم میں کھڑکی کے ذریعے ارہا تھا اندر سے اتی اوازوں پر رک گیا

کیا کہا تم نے طلاق کے لیے ہاں کیوں کہی زیہان نے اس سے جواب مانگا لیکن حورم نے اسکے ہاتھ کی جانب اشارہ کیا زیہان نے اشارہ کو سمجھتے ہوے اسکے منہ سے ہاتھ ہٹا یا اب چھوڑوں بھی مجھے

حورم نے اپنے اپ کو چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوے منہ پھلا کر کہا

نہیں مجھے جواب چاھیے ابھی مطلب ابھی زیہان اتنے غصے سے بولا ایک پل کے لیے تو حورم سچ میں ڈر گی

میں نے طلاق کے لیے ہاں نہیں کہا تھا بلکہ پا پا نے یہ کہا تھا کہ میں یہی چاہوں گا کہ تم یہ رشتہ نبھاوں اسکے لیے میں نے ہاں کہا تھا حورم نے دھیمی اواز میں نظریں جھکا کر بولی

اوہ زیہان کو خوشگوار حیرت ہوی تنے ہوے اعصاب ایک دم ڈھیلے ہو گے اچھا تو مطلب تم میرے ساتھ رہنا چاہ رہی ہو کہی ایک ہی دن میں مجھ سے محبت تو نہیں ہو گی

زیہان کی اسکی کمر پر گرفت کم ہوی تو حورم نے موقع پاتے ہی اپنے اپ کو چھڑوا یا

اوے ادھر واپس اوں زیہان نے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا لیکن حورم بھی ڈھیٹوں کی سردار تھی

نہیں اور اگر اپ میرے قریب اے تو میں شور مچا دوں گی

اسکے اپ کہنے پر زیہان دل سے خوش ہوا

جاناں ابھی سے بیویوں کی طرح بیہیو مت کرو میں اپنے اپ کو کنٹرول نہیں کر سکو گا حورم کو اسکی الٹی بات پر تپ چرڑھ گی

اچھا میرے سوال کا جواب نہیں دیا زیہان صوفے پر بیٹھتے ہوے بولا

نہیں مجھے تم سے کوی محبت وحبت نہیں ہوی ہے تم تو کہی کے پرنس چارم جسے دیکھتے ہی میں اپنا دل کھ دوں گی اور زور زور سے کہوں گی نہیں میرے پرنس چارمنگ کو بلاوں اس کے بغیر میں مرجاوں میں پاگل ہو جاوں گی

حورم کی ایکٹنگ اس وقت عروج پر تھی زیہان کا ہنس ہنس کر برا حال ہوگیا تھا کون جانتا تھا جو بات حورم نے مزاق میں کہی تھی وہ سچ ہو جاے

سیریسلی حورم تم مجھ سے اتنی محبت کرتی ہوں زیہان ایک دم سے صوفے سے کھڑا ہوا اور ایک ہی جست میں پکڑ لیا

جبکے حورم اس طرح بار بار اسکے اپنے پاس اتنے قریب انے پر عجیب سی فیلنگ ای جسے اسلے غصے میں تبدیل کیا

چھچھوڑے انسان چھوڑوں مجھے یہ کونسی نس پھڑکتی ہے اور تمھارا دورہ شروع ہو جاتا ایک تھپڑ

باقی کے الفاظ زیہان نے اپنے لبوں میں قید کر لیے اور اہستہ اسکی سانسوں کو پینے لگا اور ارام سے بیڈ پر بٹھا یا کتنا غصہ بھرا ہے توبہ تمھارے اندر لیکن اس غصے کا ذایقہ دنیا کے تمام ذایقوں سے اچھا ہے

جبکے حورم کی نظریں شرم سے پلکیں ہی بھاری ہوگی زیہان نے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور مڑ کر کھڑکی سے باہر کود گیا

منیزے نے اپنی سانسوں کو بحال کیا اور بیڈ پر جا کر لیٹ گی

.......................

منیزے ہوٹل سے واپسی پر سیدھا اپنے روم میں گی اور اپنے اپ کو روم میں لاک کر لیا

شام کو ملازمہ نے اسے زیہان کا بتا یا لیکن اسنے ملازمہ کو اپنے اسایمنٹ کا بہانہ بتا یا کہ وہ بیزی ہے کوی اسے ڈسٹرب نہ کرے اسکے بعد کوی اسکے روم میں نہی کیونکہ سب جانتے تھے منیزے اپنے بابا کا خواب پورا کرنے کے لیے دن رات ایک کر دیتی تھی پڑھای میں

ساری رات وہ سوچتی رہی اسکے تا تھ کیا ہو رہا ہے ایک دم سے اسکی زندگی نے کیسا موڑ لیا پھر فجر کے ٹایم وہ نماز پڑھ کر پر سکون سی ہو کر سو گی

صبح جب اسکی انکھ کھلی تو وہ یونورسٹی کے لیے لیٹ ہو گی تھی وہ جلدی سے تیار ہو کر نیچے کی کرنل صاحب کے روم کی طرف بھاگی اور جلدی سے انکے ماتھے پر بوسہ دیا

کرنل بیڈ پر بیٹھ کر قران کی تلاوت کر رہے تھے پھر قران پاک کو بند کر کے حورم کی جلد بازی کو دیکھ رہے تھے جو اب میڈیسن نکال کر انکے ہاتھ میں دے رہی تھی

سوری نانو میں اپکو کل وقت نہیں دے پای اج بے میں سارا دن اپکے ساتھ گزاروں گی بابے
منیزے جلدی سے گیٹ باہر نکلی جہاں اسکی سایکل پہلی ہی کسی ملازم نے نکال دی تھی

وہ بمشکل ہی پہلا لیکچر اٹینڈ کر پای تھی وہاں پتہ چلا کہ اج عبیر کالج نہیں ایا تھا دوسرا لیکچر فری تھا اسلیے اس نے سوچا کہ وہ کینٹین چلی جاتی ہے وہ اپنے ہی دھیان میں ہی اگے بڑھ رہی تھی جب وہ کسی سے ٹکرای اس سے پہلے کے سامنے والا زمین پر گرتا منیزے نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر گرنے سے بچایا

حورم جو اپنے موبایل میں لگی ہوی تھی جبکے اس کے ساتھ ہی روحان اپنے موبایل میں گھس کر چل رہا جب حورم کسی سے ٹکرای

حورم کے تو چودہ طبق روشن ہو گے لیکن اس سے پہلے ہی سامنے والی لڑکی نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے کھڑا کیا

حورم نے سیدھا ہو کے دیکھا تو اسکے سامنے اسکی ہی عمر کی بے حد خوبصورت لڑکی کھڑی تھی

منیزے نے جب حورم کو سیدھا کر کے کھڑا کیا تو حجاب میں موجود اسکے خوبصورت چہرے پر پڑی

جو سوچ منیزے کے زہن میں سب سے پہلے حورم کو دیکھ کر ای تھی کہ اسکے بھای نے ایک دن جلدی کر دی ہے شادی کرنے میں منیزے کو اس وقت اس لڑکی کو دیکھ کر بے پناہ افسوس ہو رہا تھا

چڑیل کیا نظر لگانے کا ارادہ ہے بیچاری کو حورم جو یک ٹک منیزے کے چہرے میں گم تھی روحان کے ٹوکنے پر ہڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھا

سوری منیزے اور حورم ایک ساتھ بولی اور پھر دونوں ہی ہنس دی

فرینڈز حورم نے ہاتھ بڑھایا جس پر میزے نے واے نوٹ کہہ کر تھام لیا جبکے روحان حیرت سے حورم کو دیکھ رہا تھا جو ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھتے ہی پہلی مرتبہ اپنے بھای کو بھول گی تھی اور ایک دوسری کو اپنا نام بتا رہی تھی

یہ کیوٹ بوا ے کون ہے منیزے نے رواحان کی طرف اشارہ کیا جو ابھی بھی حورم کو گھور رہا تھا جسکی حورم نے کوی نوٹس ہی نہیں لیا

ارے یہ میرا بڑا بھای ہے حورم روحان کی طرف دیکھ کر معصومیت سے بولی

ارے نہیں بیوٹی فل گرل یہ میری بڑی بہن ہے اسے نہ چھوٹے ہونے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے اس لیے کچھ زیادہ ہی چھوٹی بنتی ہے ویسے ہی پورے پچیس سال کی بس میک اپ کا کمال جسکی وجہ سے چھوٹی نظر اتی ہے

منیزے نے الجھ کر حورم کے میک اپ سے پاک چہرے کو دیکھا جو دس وقت روحان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی

روحان اسکی نظروں سے گڑبڑایا جو سچ میں کچھ برا ہونے کا زور شور سے اعلان کر رہی تھی

ارے نہیں بیوٹی فل گرل وہ نہ ہم جڑواں ہے اور یہ صرف سترہ سال کی ہے روحان بیچارہ روحان حورم سے ڈر کر جلدی سے بولا

جبکہ منیزے اسکے بیوٹی فل گرل کہنے پر دل سل مسکرای یہ سچ ہی تھا وہ اج ان دونوں سے مل کر سب کچھ بھول گی تھی

منیزے تم اسکو چھوڑوں اوں ہم کینٹین میں چلتے ہے اور کینٹین کی طرف چل دی

کینٹین میں بیٹھ کر جوان تینوں کی باتیں شروع ہوی کے اگلی کلاس بھی مس کر دی منیزے اتنا زیادہ بولتی نہیں تھی لیکن وہ دونوں بہن بھای اسے چپ ہی نہیں ہوے دے رہے تھے

منیزے سچ میں بہت زیادہ انجواے کر رہی تھی عبیر کے بعد وہ دونوں تھے جوا سنے زندگی میں بناے تھے ورنہ وہ زیادہ تر تنہای اور اپنی پڑھای کو وقت دیتی تھی

#Power of love #

epi 12#

#Writer afznonia#

#dont copy peaste with out my permission#

منیزے نے حورم اور روحان کے ساتھ بہت اچھا دن گزار کر یونی سے باہر نکلی اپنی سایکل کی طرف بڑھی جبکہ حورم اور روحان اپنی اپنی کار میں گھر کی جانب روانہ ہو گے تھے

ابھی اسنے سایکل کی طرف بڑھی جب زیہان نے اسے دیکھ کر ہاتھ ہلایا

بھای اپ ادھر کیا بات ہے اج اپ مجھے لینے اے ہے منیزے اپنی سایکل کو وہی پارکنگ میں چھوڑ کر زیہان کے پاس جاکر بولی

زیہان نے اسکے لیے کار کا دروازہ کھولااوں بیٹھوں کار میں بتا تا ہوزیہان اسکی بات سن کر مسکرا یا جبکے منیزے کار میں بیٹھ چکی تھی زیہان گھوم کر اپنی جانب کار کا دروازہ کھولااور گاڑی اسٹارٹ کی

اج میں اپنی جان کے ساتھ لیچ کروں گا کیونکہ میں دو تین دنوں کے اوٹ اف کنٹری جارہا ہو سوچا اپنی جان کے ساتھ کچھ ٹایم گزار لوں

بھای اپ پھر جارہے منیزے منہ بناتے ہوے بولی

ہاں میری جان بس دو یہ تین دن کے لیے اسکے بعد تو اہی جاوں گا
زیہان اسکے منہ پھلانے پر مسکرا یا

اتنے میں ریسٹورنٹ بھی اگیا یہ وہی ریسٹورنٹ تھا جس میں کل حیدر شاہ اسے لا یا تھا وہ لوگ اندر گیے تو سجاوٹ ایسی ہی تھی لیکن فرق یہ تھا کل پورا ہوٹل خالی تھا لیکن اج لوگوں سے بھرا ہوا تھا

بھای یہ ریسٹورنٹ کیوں سجا ہوا ہے منیزے نے اپنے لہجے کو نارمل بناتے ہوے کہا

وہ یہ حیدر کے ایک دوست کا ریٹورنٹ ہے تو اس سے ہی کل مجھے پتہ چلا کہ اس ریسٹورنٹ کی کل اینیورسری تھی جسکی خوشی میں اس پورے ہوٹل کو سجا یا گیا تھا

زیہان اسے اور بھی کچھ بتارہا اس ہوٹل کے فیورٹ فوڈ وغیرہ کے بارے میں جسے منیزے غور سے سن رہی تھی لیکن وہ اندر سے پوری طرح الجھ چکی تھی

وہ لوگ اندر جا کر ایک ٹیبل پر بیٹھ گے جب منیزے زیہان سے مخاطب ہوی بھای اپکو پتہ اج میرے دو اور دوست بنے وہ دونوں بہن بھای تھے

بھای وہ لڑکی میری ہی عمر کی تھی اور اتنی خوبصورت تھی ایک پل کے لیے تو مجھے لگا کہ اپ نے شادی کرنے میں بہت جلدی کر لی ہے خیر وہ بھی اچھی ہی ہو گی

منیزے اتنی معصومیت سے بولی زیہان اسکے منہ کو دیکھ کر ہنس پڑا

ویسے بھای مجھے نہ ابھی بھابی سے جلن ہو رہی ہے کہی اپ اسے مجھ سے زیادہ نہ پیار کرنے لگ جاو تب زیہان نے منیزے کا ہاتھ پکڑ کر کہا

منیزے تم میری جان ہو میں اس دنیا میں اگر سب سے زیادہ کسی سے پیار کرتا ہو نہ تو وہ تم ہو تمھای جگہ میری زندگی میں کوی نہیں لے سکتا ہے زیہان نے اسے محبت سے سمجھایا جس پر منیزے کو تسلی ہوی کیونکہ زیہان کبھی جھوٹ نہیں بولتا تھا

وہ لوگ ایک بھرپور ٹایم گزار کر گھر واپس اے اتنے میں فلایٹ کا ٹایم ہو چکا تھا وہ کرنل صاحب سے مل کر اور منیزے کو گھر چھوڑ کر اس سے اپنا بہت زیادہ خیال رکھنے کا کہہ کر ایرپورٹ چلا گیا

اسکاارادہ حورم سے بھی ملنے کا تھاوہ اسکے روم میں گیاتو تھا لیکن شاید وہ اس وقت یونی میں تھی پھر وہ منیزے کو لینے چلاگیا لیکن پھر منیزے کے ساتھ ٹایم گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا

---------------------

دو دن ایسے ہی گزر گے لیکن عبیر کا نہ ہی کوی فون ایا اور جب منیزے نے اسے کال کی تو اسکا فون بھی بند جا رہا

منیزے کو اسکے گھر کا بھی نہیں پتہ تھا اس لیے وہ پریشان ہوے کے سوا اور کر بھی کیا سکتی تھی

لیکن اس دوران اسکی روحان اور حورم سے اچھی خاصی دوستی ہو گی تھی

وہ اس وقت اپنے کمرے میں لیٹ کر عبیر کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اسکے فون پر کسی کی کال ای جسے منیزے نے بغیر دی . ھے ہی اٹینڈ کر لیا

اسنے جیسے ہی کال اٹینڈ کی روکی کی بے حد گھبرای ہوی اواز ای منیزے میری مدد کروں میرے پاپا کو ہارٹ اٹیک ایا ہے اس وقت میرے پاس نہ تو کوی گاڑی ہے اور نہ ہی پیسے

پلیز میری مدد کروں روکی روتے ہوے بول رہا تھا روکی تم ایسا کروں کہ اپنے گھر کا ایڈریس بھیجوں میں دس منٹ میں کار لے کراتی ہو

منیزے اسکی بات سن کر اتنی پریشان ہو گی تھی اسنے نہ یہ سوچا کہ روکی کے پاس اس کا نمبر کیسے اور اس کیسے پتہ چلا کہ منیزے کے پاس پیسے ہونگے جبکہ روکی خود ایک اچھی خاصی فیملی سے بلونگ کرتا تھا

منیزے کو بس اتنا پتہ تھا کہ روکی نے اسے مصیبت میں یاد کیا ہے اور ابھی اس وقت عصر کا وقت تھا

منیزے جلدی سے کرنل صاحب کے روم میں گی نانو میرے دوست کے بابا کو ہارٹ اٹیک ایا ہے میں بس شام کو اجاوں گی اور میں ڈرایور کو ساتھ لے کر جا رہی اپ پریشان مت ہونا

ٹھیک ہے جلدی انا کرنل صاحب شاید کسی فایل پر کام کر رہے تھے اسلیے منیزے کی بات غور سے نہیں سنی انہیں بس یہ سنای دیا کہ وہ ڈرایور کے ساتھ جا رہی تھی اور شام تک اجاے گی

اور ویسے بھی وہ ڈرایور کے ساتھ جا رہی تھی اس لیے وہ بے فکر ہو گے تھے

منیزے پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر ڈرایور کو رستہ سمجھا رہی تھی لیکن وہ راستہ تو شہر کے باہر جا رہا تھا

بی بی جی مجھے کچھ غلط لگ رہا ہے شہر کے باہر کون رہتا ہے ویسے بھی شام ہو رہی ھے ہم گھر واپس چلتے ہے

چاچو ایسا ہی کچھ مجھے لگ رہا ہے لیکن اسکا باپ زندگی اور موت کے بیچ ہے باپ کے بغیر زندگی کیسی ہوتی ہے مجھے پتہ ہے اگر ہماری وجہ سے کسی کی زندگی بچ جاتی ہے تو ہمیں اس سے ثواب ہی ملے گا

منیزے نے ڈرایور چچا کو بتا یا جس پر وہ بھی سمجھ کر اسکے بتاے ہوے راستے پر چلنے لگا

جب اچانک ہی انکی گاڑی الٹی شاید ٹایروں میں گولی لگی تھی

بی بی جی اپ ٹھیک تو ہے ڈرایور الٹی ہوی گاڑی سے جلدی سے باہر نکل کر ایا جہاں منیزے کے سر سے بے تحاشہ خون نکل رہا تھا جبکے ڈرایور چچا کے سر سے خود بھی خون نکل رہا تھا

لیکن انھیں منیزے کی زیادہ فکر تھی جو اسکے بھروسے اسکے ساتھ ای تھی

چچا نے مشکل سے دراوزہ کھول کر منیزے کو کھیچ کر باہر نکالا منیزے ابھی تھوڑے ہوش میں ہی تھی لیکن اسکے دونوں ہاتھوں میں کانچ گھسنے کی وجہ سے خون بہہ رہا تھا

بی بی جی اپ ایک منٹ روکے میں صاحب کو فون کرتا ہو اس سے پہلے ڈرایور چچا جیب سے فون نکال کر کرتے ایک گولی جو نجانے کہاں سے ای تھی انکے دماغ میں لگی اور وہ وہی ڈھیر ہو گے تھے

منیزے نے خوف سے ادھر ادھر دیکھا جب دور سے کچھ ادمی ہاتھوں میں گن لیے اگے بڑھے

#power of love #
#epi 13#
#Wrriter afzonia#
#dont copy without my permision#

شام ہو گی تھی لیکن منیزے کی کوی خبر نہیں ای تھی کرنل صاحب نے پریشانی سے منیزے کو کال کی لیکن فون مسلسل بند جا رہا تھا

انہوں نے تھوڑی دیر انتظار کرنے کا سوچا لیکن منیزے نے کبھی اس طرح کی لاپرواہی نہیں برتی تھی انہوں نے زیہان کو کال کرے کا سوچ لیکن انہیں اسکے غصے کا پتہ وہ اس دنیا کو اگ لگانے تک جاتا اگر اسے پتہ چل جاتا کہ منیزے کسی پریشانی میں ہے

تبھی ان کے موبایل پر میسج ایا انہوں نے جلدی سے میسج اون کیا وہ اے ایس اپچ زیرو نا ین کہ میسج تھا

فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے منیزے بہت جلد اپکے پاس ہو گی اس بات کا حیدر کو پتہ نہیں چلنا چاھیئے

میسج پڑھ کر کرنل صاحب اندازہ نہیں لگا سکے کہ منیزے کسی مصیبت میں ہے یہ نہیں لیکن انھیں اتنا تو پتہ تھا کہ وہ اپنی جان دے دے گا لیکن منیزے کو کچھ نہیں ہونے دے گا

اسلیے کرنل صاحب ارام سے بیٹھ گے کیونکہ انھیں اس ایجنٹ پر پورا یقین تھا

.............................

سراپ نے جس گاڑی کی لوکیشن کا بتایا تھا وہ ہمیں مل گی ہے لیکن سر یہ وہ لوکیشن ہے جس پر ریڈ ڈالنے کے لیے ہم مہینوں سے محنت کر رہے ہے

اسکے ایک ٹیم کے بندے نے اسے انفارمیشن دی جسے سن کے اسکے ماتھے کی رگیں تن گی

وہ اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا تھا صرف ایک دن وہ اس سے لاپرواہ ہوا اور اج یہ نوبت اگی تھی اسکا غم اتنا بڑا تو نہیں تھا جتنا اسنے اپنے سر پہ چڑھا لیا

لیکن وہاں ان لوگوں کے پاس اسکی جان قید تھی اسے اس وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا تھا

اس وقت اسکے دل سے دعا نکلی تھی کہ بس کوی اسے ہاتھ نہ لگاے ورنہ وہ زندگی بھر نہ اس سے نہ ہی خود سے نظریں ملانے کے قابل رہے گا

اسکے انکھ سے ایک انسو نکلا جسے اس نے اپنی ٹیم سے رخ موڑ کر چھپا لیا

---

منیزے نے جب ڈرایور چچا کے سر سے پانی کی طرح بہتے خون کو دیکھا تو وہ اتنی خوفزدہ ہو گی اور اسکی جان تو تب نکلی جب سامنے اتے ہوے لوگوں کو دیکھا جنکے چہرے اسے صاف نظر نہیں ارہے تھے

منیزے اتنی جلدی ڈرنے والوں میں سے نہیں تھی لیکن خون اسکی کمزوری تھی خون دیکھنے کے بعد اسکا دماغ کام کرنا بند کر دیتا تھا

اوبر سے اسکے جسم میں بھی بہت زیادہ چوٹ ای تھی وہ بھاگ بھی نہیں سکتی تھی منیزے کو چکر پہلے ہی ارہے تھے اور ڈر کی وجہ سے وہ وہی گر کر بیہوش ہو گی

سر اپکا کام اسان ہو گیا یہ لڑکی تو خود ہی بیہوش ہو گی ان میں سے ایک خباثت سے بولا

جبکے اسکی بات پر انکے سر جسکا نام جمعیل تھا دل سے ہنسا کیونکہ اج اسکے سامنے اسکی سالوں کی محنت اسکے سامنے تھی

میں نے تو بہت سنا تھا کہ اس لڑکی میں بہت دم ہے لیکن یہ تو میرے ایک ہی جھٹکے سے ہی گر گی اور اگے جو میں کروں گا ابھی وہ تو اس سے بہت اگے ہے

وہ خباثت سے مسکراتا ہوا روکی سے بولا روکی اج تو نے مجھے بہت خوش کر دیا ہے چل بتا کیا مانگتا ہے وہ دونگا تجھے اور تم لوگ اس لڑکی کو لے کر چلوں اسکے کہتے ہی اسکے چند ادمیوں نے مینزے کو اٹھا یا اور اس گھر کی طرف چل دیے

جو صرف اوپر دیکھنے سے تو چھوٹا سا گھر نظر اتا تھا لیکن نیچے انڈر گراونڈ پورا محل تھا اور اتنا ٹا یٹ سیکیورٹی تھا کہ پرندہ بھی پر نہ مار سکے اس وجہ سے اج تک نہ کوی پولیس اور نہ ہی کوی ارمی اس جگہ پر ریڈ مار سکا تھا

سر بس دو تین لڑکیاں دار و اور میرے حصے کے پیسے اور مجھے کچھ نہیں چاھیے

وہ لوگ اس گھر کی جانب چل پڑے تھے جب روکی نے بتا یا اسے کیا چاھیے

اور کوی وقت ہو تا تو وہ کبھی لڑکیاں اور پیسے ایک ساتھ نہیں دیتا لیکن روکی نے اج جتنا بڑا کام اسکا کیا ہے نہ وہ تو اسے سونے میں تو لنے کے لیے بھی تیار تھا

اچھا مل جاے گا باتیں کرتے کرتے وہ لوگ اس گھر تک پہنچ چکے تھے

______________________________

سر لیکن یہ ممکن نہیں ہم بنا پلین کے اج ہی اس جگہ پر اٹیک نہیں کر سکتے ہے اس گھر کہ ارد گرد منی بومز لگے ہے جو کہ ان لوگوں نے جا پان سے چرائے ہے

انہیں ڈیفیوز کرنے کا طریقہ صرف انہیں پتہ ہے ہم تو یہ بھی نہیں جانتے وہ بومز لگے کس کس جگہ پر ہے فرض کرے اگر ہم خوش قسمتی سے ان بومز سے بچ بھی جاتے ہے تو انکے رومز میں ایسی ریڈی ایشنز بیم نکلتی ہے جو کسی انجان بندے کو وہی ختم کریتی ہے ایک سیکنڈ سے پہلے

دنیا کی کوی ایسی چیز نہیں ہے جو اج مجھے وہاں جانے سے روک سکتی ہے اور ویسے بھی شہادت ہماری اولین خواہش ہے

جی سر اسکی ٹیم ایک ساتھ جوش سے بولی

تو ٹھیک ہے اپنی تیاری کروں اور سارا سامان پکڑوں ہمیں دس مٹ کے اندر اندر نکلنا ہے زیادہ دیر بھاری نقصان کا باعث بن سکتی ہے اسنے سب کو کم خود کو زیادہ اگاہ کیا

جی سر ہم اپ کے ساتھ نکلتے ہے وہ سب بولے جس پر اسنے سر ہلایا جیسے جیسے میں کہوں گا تم لوگوں نے اس طرح فولو کرنا ہے اور یاد رہے ہماری وردیوں کے اوپر عام کپڑے ہونے چاھیے

وردی سب پہنے گے کیونکہ ہم میں سے اگر کسی کو شہادت نصیب ہوتی ہے تو وہ ہمیں ہماری وردی میں ہی ہو

For more visit (exponovels.com)

جی سر سب کے لہجے میں اس وقت شہادت حاصل کرنی کی چاہ تھی

-----------------------------------

وہ سب اس وقت اس گھر سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھے کیونکہ اس سے اگے پتہ نہیں کونسی جگہ پر وہ بومز لگے ہوے تھے اس وقت پورا اندھیرا چھا چکا تھا جسکا ان لوگوں کو فایدہ بھی تھا اور نقصان بھی

فایدہ یہ تھا کہ وہ لوگ اندھیرے میں نظر نہیں اے گے اور نقصان یہ تھا کہ وہ بومز اور وہ تار وغیرہ انہیں نظر نہیں ا رہے تھے

اے ایس ایچ ایجنٹ نے جو بات نوٹ کی تھی وہ یہ تھی کہ ایک سڑک تھی جو سیدھی انکے گھر کے سامنے سے گزر رہی تھی جبکے دونوں طرف گھنے درخت تھے

تم میں ان درختوں کے زریعے اس گھر تک جاوں گا کیونکہ بہت کم چانس ہے کہ ان درختوں کے اوپر کو بوم یہ الارم تار ہو لیکن ہمیں ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہے

اگر مجھے کچھ ہو جاتا ہے تو زبیر تم ان لوگوں کو گایڈ کروں گے لیکں تم لوگ اس مشن کو کملیٹ ضرور کروں گے چاھیے ہم میں سے صرف ایک ہی فوجی کیوں نہ بچے

جی سر ایسا ہی ہوگا زبیر نے جواب دیا جبکے باقی سب نے صرف ہاں میں سر ہلا یا

تو تم لوگ میرے پیچھے پیچھے اون وہ درجت پر احتیاط سے چڑھا اور انکھون میں ان گلاسس کو پہن لیا جن سے اندھیرے میں بھی صاف نظر اتا تھا

اس درخت پر کچھ نہیں تھا وہ اسانی سے اسکے اوپر سے دوسرے پر چڑھ گیا اور باقی سب بھی اسکے پیچھے پیچھے تھے جب اسکی نظر سامنے چھوٹی سی لایٹ پر پڑی اسنے جلدی سے چشمہ ہٹا یا لیکن بغیر چشمے سے وہ لایٹ اتنے اندھیرے میں بھی نظر نہیں ارہی تھی

اسنے پیچھے سے سب کو رکنے کا اشارہ کیا اور خود اسکی طرف بڑھا

........................

منیزے کو ہوش ایا تو اسنے دیکھا کہ وہ ایک بے پناہ خوبصورت کمرے میں ایک کرسی پر بندھی ہوی تھی

پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہیں ایا لیکن دماغ پر زور دینے سے سب کچھ یاد اتا گیا

اتنے میں ایک ادھیڑ عمر کا ادمی ہاتھ کی انگلیوں میں سگریٹ دبا ے اندر داخل ہوا

اوہ تم میری سونے کی چڑیا کو ہوش اہی گیا ورنہ میں تمھاری بے ہوشی کا ہی فایدہ اٹھانے کا سوچ رہا تھا اور اسکے پاس پڑی ہوی کرسی پر بیٹھ کر شیطانیت سے ہنستے ہوے بولا

کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لاے ہو چاہتے کیا ہوں منیزے اسکی طرف غصے سے دیکھ کر بولی

جس پر اسنے اپنا مکروہی قہقہ لگا یا ماننا پڑے گا شیرنی اگر زخمی بھی ہو تو رہ ہتی تو وہ پھر بھی شیرنی ہی ہے نہ تبھی اسنے پیچھے کی طرف ہاتھ کو جھٹکا دیا تو اسے ہاتھ سے گھڑی باہر کی جانب اگی

جس میں سے اسنے ایک بلیڈ باہر نکالا اور منیزے کا ہاتھ جو کہ بندا ہوا تھا اسکی کلای پر پھیرنا شروع کر دیا

منیزے کی دل دہلا دینے ولی چینخیں پورے گھر میں گونجی

تیری چینخیں تو مجھے بہت سکون دے رہی ہے لیکن وہ کیا ہے نہ وہ میرے کان بھی پھاڑ رہی ھے

اسنے پاس پڑی ٹیپ اٹھای اور اسکے منہ پر لگا دی منیزے کہ پہلے ہی اتناز یادہ خون بہہ چکا تھا اور اب وہ بار بار اسکی کلای میں بلیڈ مار رہا تھا جس سے خون کے چھینٹے سامنے بیٹھے جمعیل پر پڑ رہے تھے

جمعیل نے اس پر ہی بس نہیں کیا اسکی دوسری کلای بھی پکڑی اور ر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

surprise

#Power of love#

#Epi 14 #

#Wrriter afzonia#

#dont copy peaste with out my permission #

چلوں میں تمھیں بتاتا ہو میں تمھیں یہاں کیوں لے کر ایا میری سونے کو چڑیا میری تجھ سے کوی دشمنی نہیں ہے لیکن میں تمھیں اب اپنی رکھیل بناوں گا اسنے اسکے منہ پر ٹیپ لگا دی تھی جسکی وجہ سے وہ اب کوی بھی مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی

تیرے نانا.....گالی نے سالے نے بیس سال پہلے میرے چھوٹے بھائی کو رنگیں ہاتھ پکڑ کر اسے پھانسی پر چھڑوا یا

جسکے غم میں میری ماں مرگی اور میری بہن نے خود کشی کر لی اور ہماری ساری دولت کو گورنمنٹ ایلیگل کہہ کر قبضہ کر لیا وہ ابھی بھی اسکے ہاتھ پر بلیڈ چلا رہا تھا

سالے تین سال کی محنت کے بعد تیری پوری فیملی کو مروانے کے قابل ہوا اب وہ ارام سے کرسی پر ٹیک لگا کے بیٹھ گیا تھا

جبکے منیزے کی انکھیں بار بار بند ہو رہی تھی جمعیل نے پانی اسکے منہ پر پھینکا پہلے میری کہانی سن پھر میری بانہوں میں رات گزار پھر یہ بیہوش ہونے کا ناٹک کرنا

جمعیل نے ایک بار پھر اسکے چہرے پر پانی پھینکا اور پھر سے اپنی کہانی کو بتانا شروی کیا

تو کہاں تھا میں ارے ہاں پھر میں نے تیری پوری فیملی کو مروا یا پھر بعد میں پتہ چلا کہ سالے ابھی تو تین بچے زندہ رہتے ہے ایک کیا نام تھا ہاں زیہان خان جو باہر کی دنیا کے لیے زیہان خان تھا اور گھر والوں کے لیے زیہان شاہ تھا

وہ توسالا اتنا طاقت ور بن گیا تھا کہ اسکا بال بھی کوی بانکا نہیں کر سکتا ہے وہ کوی عام ادمی نہیں ہے لیکن اس کرنل اوران دونوں لڑکوں کی جان جس میں بستی ہے وہ تو ہے بس پھر کیا تیرے پیچھے.بہت لڑکے چھوڑے لیکن تو کسی کے ہاتھ نہیں اور پھر روکی دیکھا مجھے اور دیکھ اس نے میرا کام کر دیا

چل ابھی تو ارام کر میں بس پانچ منٹ میں دارو کا انتظام کر کے اتا ہو یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا منیزے کے دل نے شدت سے اپنے بھای کو پکارا

---------------------------

رکو وہ ابھی لایٹ کو ڈفیوز کرنے کا طریقہ نکال رہا تھا جب پیچھے سے اوازای اسے ایک سیکنڈ نہیں لگا تھا اس اواز کو پہچاننے میں

زیہان اے ایس ایچ ایچ ایجنٹ بے یقینی سے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں اسکی باقی کی ٹیم تھی لیکن وہ عین اسکے پیچھے فل یونیفارم میں بیٹھا سرخ انگارہ انکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

وہ سہی معنی میں اسے وہاں دیکھ کر ڈر گیا تھا تم نے میرا یقین توڑا ہے تم اس قابل ہی نہیں ہوں کہ تمھارے اوپر بھروسہ کیا جاے اندر نا جانے میری بہن کس حالت میں ہو گی

میں صرف تمھارے بھروسے اسے چھوڑ کر گیا تھا لیکن تم نے اچھا نہیں کیا اسکے لیے میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گا اس سوچ نے ہی اسے پاگل کر دیا تھا ڈرایور چچا جسے وہ لوگ مرا ہوا سمجھ کر چلے گے تھے جب اس ہوش ایا

شاید اللہ نے اسے زندہ رکھا تھا اسنے جلدی سے زیہان کو کال کی اور اسے سب کچھ بتا یا اور اسکے بعد اسکی سانسوں نے اسے اور مہلت نہیں دی

شاید اس دفعہ اللہ کو رحم آگیا تھا زیہان پہ جو اسے اپنی بہن کو بچانے کا چانس دے دیا

زیہان میں جانتا ہو مجھ سے غلطی ہوی ہے لیکن تمھیں مجھے جو سزا دینی ہے دے دینا میں نہ نہیں کروں گا لیکن ہمارے پاس وقت کم ہے ہمیں اندر جلدی جانا ہو گا اسنے زیہان کو سمجھا یا وہ دونوں فوج میں ایک ہی پوسٹ پر تھے لیکن زیہان ساتھ ساتھ بزنس بھی کر رہا تھا تاکہ کسی کو اس پر شک نہ ہوں

اوپر سے منیزے کو اگر پتہ چل جاتا کہ وہ فوج میں ہے تو وہ پتہ نہیں کیساری ایکشن دیتی

زیہان اور اسنے مل کر اس بومب کو ڈفیوز کیا اور آگے بڑھے ایسے صرف تین بومز ملے تھیں وہ لوگ اس وقت اس گھر کے پیچھے موجود تھے

سب سے پہلے کھڑکی اسے زیہان اندر گیا لیکن اسنے ایک دم ہی اس کمرے میں رکھا تھا جب اسے اتنی زور سے کرنٹ لگا وہ فوری طور پر پیچھے ہو گیا یہ تو شکر تھا کہ یہاں الارم کا سیٹ اپ نہیں تھا

زیہان فورا سمجھ گیا تھا کہ یہاں الیکٹرک تاریں بیچھایں ہوی تھی زیہان نے پیچھے اشارہ کر کے کچھ مانگا جسے اسنے فوری طور پر سمجھ کر اسے سپرے پکڑا یا اس سپرے نے پانچ منٹ بعد ان ویزیبل ہو جانا تھا

For more visit (exponovels.com)

جس کا مطلب تھا کہ اسے اور اسکی ساری ٹیم کو پانچ منٹ میں اندر جانا تھا انھیں اس چیز کی ٹریننگ دی گی تھی انکے لیے کوی مشکل نہیں تھا

زیہان نے سپرے کی اور سیکھاے گے طریقے کی مدد سے اندر گے اسے تقریبا بیس سیکنڈ لگے تھے اور اسکے پیچھے ہی وہ اسی طریقے سے اندر داخل ہوے

جب منیزے کی چینخیں سنای دی ان دونوں نے تڑپ کر ایک دوسرے کو دیکھا زیہان اتنا بے بس محسوس کر رہا تھا اسکی حالت کو سمجھتے ہوے اسنے زیہان کے کندھے پر ہاتھ رکھا جسے زیہان نے غصے اور دکھ سے جھٹک گیا

وہ اس وقت زیہان کی کیفیت کو سمجھ رہا تھا لیکن شاید زیہان اس وقت سمجھنے کے موڈ میں نہیں دیکھا

وہ لوگ بے حد احتیطاط کے ساتھ اندر بڑھ رہے تھے لیکن سارے کمرے خالی تھے چونکہ اج تک کوی اندر نہیں اسکا اس لیے ان میں سے کسی کو بھی تہہ خانے کا نہیں پتہ تھا

منیزے کی چینخیں بھی بند ہو گی تھی لیکن میوزک کی اواز اور دوسری اوازیں بھی ارہی تھی لیکن ایسا کوی راستہ سمجھ نہیں ارہا تھا جس سے وہ لوگ نیچے جا سکے

اوازوں سے وہ لوگ اتنا تو سمجھ چکے تھے کہ نیچے تہہ خانا ہے

For more visit (exponovels.com)

اے ایس اچ ایجنٹ پریشانی سے ادھی ٹیم کے ساتھ دوسرے کمرے میں داخل ہوا جبکہ ادھی ٹیم زیہان کے ساتھ تھی

وہ لوگ کمرے کو چیک کر کے واپس جا رہے تھے جب اسکے نظر قالین کے اینڈ پر پڑی جو صرف تھوڑی سی ابھری ہوی تھی اگر کوی اور دیکھتا تو کبھی بھی اس چھوٹے سے ابھار پر شک نہیں کرتا لیکن وہ اگے بڑھا کونکہ ہو نہ ہو راستے اسی جگہ سے جاتا ہوگا

اس نے قالین کو اٹھایا تو اسکا شک بلکل ٹھیک تھا وہ بس تھوڑی سے جگہ تھی جس سے اندر جایا جاتا تھا اسنے اشارے سے زیہان کو بلانے لگا زیہان جلدی سے اندر ایا

لیکن وہاں چھ نمبر کا کوڈ تھا جسے اسنے ہیک کر کے کھول لیا زیہان نے اسے گوڈ کا اشارہ کیا

سر اس سے پہلے اپ دونوں نیچے اترے میں ایک بات بتانا چاہتا ہو

وہ دونوں نیچے اترنے کی تیاری میں تھے جب انکا ٹیم میٹ بولا

جو بولنا ہے جلدی بولوں کیونکہ ہمارے پاس اتنا ٹایم نہیں ہے اس وقت وہ وہ والا زیہان بنا ہوا تھا جس سے دنیا ڈرتی تھی جسکے لہجے کی سختی سے سکے سینیرز بھی خوف کھاتے تھے

ج سر پہلے مجھے یہ تہہ خانے والی بات جھوٹ لگی تھی لیکن سراب مجھے یقین ہے یہ بات سچ ہو گی زیہان کے گھور نے پرا سنے جلدی بتانا شروع کیا

مم میرا مطلب ہے سر اس جگہ سے وہ لوگ ہی نیچے اتر سکتے ہے جن لوگوں کے فیس کو اس جمعیل نے کمپیوٹر میں سیو کیا ہوا اگر ہم نیچے اترے گے تو ہمیں اگلا سانس لینے کی مہلت بھی نہیں ملے گی

سر اسکو ہیک کرنے کا کنیکشن اسی روم میں ہو گا اور ہماری ٹیم میں سب سے بڑے ہیکر سر اے ایس اچ ایجنٹ ھے اسی لیے ہمیں پہلے اس کنیکشن کو ہیک کرنا پڑے گا

زیبراج تم نے ہم سب کی جان بچای ہے اس انفار میشن کو دے کر چلو اس کنیکشن کو ڈھونڈ تے ہے لیکن یہ کام صرف دیک منٹ میں ہونا چاھیے

وہ سب اسے ڈھونڈ رہے تھے جب زیہان کو وہ مل گیا تھا زیہان نے اے ایس اچ کو اشارہ کیا جس نے اسے صرف بیا لیس سیکنڈ میں ہیک کر لیا تھا اسی لیے تو اسے پوری ارمی کا سب سے بڑا ہیکر کہتے تھے

وہ سب احتیاط سے نیچے اترے اور اگے کی جانب بڑھے جب ایک گولی اڑتی ہوی ای اور زیہان کا بازہ چیرتی ہوی گزر گی

........................

#Power of love#
#epi 15 #

#wrriter afzonia #
#dont copy peaste with out my permission#

زیہان تھوڑا سا لڑکھڑایا اتنی دیر میں زبیر اس بندے کو ختم کر چکا تھا اے ایس اچ جانتا تھا ایک گولی اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی اس لیے اس سے کچھ بھی کہے بغیر اگے بڑھا کیونکہ ابھی تک صرف ایک ادمی کی نظر اس پر پڑی اور اسے وہ لوگ ختم کر چکے تھے

زبیر پریشانی سے زیہان کی طرف بڑھا سر اپ اس سے پہلے وہ کچھ بولتا زیہان نے ہاتھ اٹھا کر اسے چپ کروایا

زبیر اج تو موت بھی مجھے میری بہن تک پہنچنے سے نہیں روک سکتا ہے زیہان کے مضبوط لہجے نے سب کو اسکی طرف دیکھنے پر مجبور کر دیا

اگر اج منیزے اسکے منہ سے یہ سن لیتی تو فخر سے اسکی گردن تن جاتی اسے پتہ تھا اس کا بھائی اس سے بے حد پیار کرتا ہے لیکن اس حد تک یہ نہیں پتہ تھا

اب ادھی ٹیم زیہان کے پیچھے تھی اور ادھی ٹیم اے ایس اچ ایجنٹ کے پیچھے تھی وہ لوگ ان لوگوں کو اس طرح مار کر اگے بڑھ رہے تھے کہ ساتھ والے کو بھی پتہ نہیں چلتا اور اس پہلے ہی دوسرے کو مار دیتے

جمعیل اپنی جیت کے نشے میں شراب پی رہا تھا لیکن دو تین پیگ سے اسے نہیں چڑھ رہی تھی پھر اس سے صبر نہیں ہوا تو وہ اپنے روم کی طرف بڑھا وہ اگے بڑھ رہا تھا جب اسنے قدموں کی اواز سنی وہ مسکرایا کیونکہ اتنا تو اسے پتہ تھا یہ فوجیوں کے مضبوط قدموں کی دھمک تھی

واہ کرنل تو نے اپنے پوتے اور نواسے کو شیر بنا یا ہے جہاں پرندہ پر نہیں مار سکتے تھے وہاں یہ لوگ اندر اگے ہیں کھیل میں مزہ انے والا ہے

اسنے اپنے دو تین ادمیوں کو اپنے پیچھے انے کا اشارہ کیا اور ہاتھ میں اپنی گن پکڑی اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگا

وہاں بھاگا اور منیزے کے بالوں کو کھینچ کر اسکا چہرہ اوپر کیا اور اسکے سر پہ بندوق تانی اور اپنے ادمیوں کو دروازے کی طرف بندوق تان کر کھڑا کر دیا

اتنے میں زیہان اور اے ایس اپچ اور انکی باقی ٹیم اس سپر روم کی طرف بڑھے انھیں پکا پتہ یہی وہ روم ہے جس میں منیزے کو رکھا تھا کیونکہ یہ اخری روم تھا

ہمیں پورا ہوشیار رہنا ہے وہ کوی عام بندہ نہیں ہے جو اتنی اسانی سے ہاتھ اجاے وہ لوگ ایک ساتھ دروازے میں داخل ہوے اور انکا شک سہی تھا

منیزے کی نظر زیہان پر پڑی بھای لیکن جس دوسرے بندے پر پڑی اسکی انکھیں حیرت سے کھل گی عبیر اسکے ہونٹوں نے ہلکی سی سرگوشی کی

عبیر اور زیہان کی ایک ساتھ نظر خون میں لت پت منیزے پر پڑی زیہان سی انکھیں بے حد سرخ ہو گی اور ماتھے کی رگیں تن گی جبکہ عبیر کا دل کیا وہ ساری دنیا کو اگ لگا دے یہ پھر خود کو ختم کر لے جسکی وجہ سے اج وہ معصوم لڑکی اس حالت کو پہنچی تھی

واہ کیا بات ہے کرنل نے تو سچ میں تم لوگوں کو شیر بنا دیا ہے واہ زیہان نے نوٹ کیا کہ کہ اسکا لہجہ لڑکھڑا ہے مطلب اسنے شراب پی ہوی تھی اور یہی سب نے نوٹ کی

زیہان نے پیچھے کی جانب ہاتھ کر کے اشارہ کیا جسے سمجھ کر انہوں نے ایک ساتھ ان تینوں کو ڈھیر کر دیا اگر وہ شراب نہیں پیتا تو اج شاید پتہ نہیں کیا ہو تا

لیکن شاید اللہ کو انکی کوی نیکی پسند اگی تھی اج سب کچھ انکے حق میں تھا

دیکھ جمعیل جود کو سرینڈر کر دوں اسان موت ملے گی ورنہ تو نے میرے قصے تو سنے ہی ہونگے زیہان نے اسے اگاہ کیا حلانکہ اس کا کوی ارادہ نہیں تھا اسے اسان موت دینے کا

ارے جا اس سے پہلے وہ کچھ کہتا عبیر تیزی سے اگے بڑھا اور اسک گن والے ہاتھ میں زور سے پاوں مارا کیونکہ زیہان کی باتوں سے اسکا دھیان بٹ چکا تھا جسکا فایدہ عبیر نے اٹھا یا

عبیر جلدی سے منیزے کے اگے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا تھا زیہان نے جلدی سے اسکی ٹانش میں فایر کی وہ زمین پر گر چکا تھا

زیہان تڑپ کر منیزے کی طرف بڑھا جس کا جمعیل نے فایدہ اٹھایا اور اتنی اہستگی سے اپنی پینٹ سے گن نکالی کیونکہ سب کا دھیان منیزے کی جانب تھا

اسنے گن کا رخ منیزے کی طرف کیا اور ایک ساتھ تین چار گولی چلای

عبیر جسکی بائے چانس ہی اس پر نظر پڑی وہ جلدی سے منیزے کے اگے کھڑا ہو کر اس سے پہلے گولی چلاتا جمعیل کی چاروں گولیاں اسکے جسم میں پیوست ہوگی اور وہ زمین پر بیٹھتا چلا گیا

اتنے میں زبیر نے ایک گولی جمعیل کے پیٹ میں ماری لیکن جمعیل نے ہار نہیں ماری اسنے دوسری گولی چلای جو سیدھا منیزے کے پیٹ میں لگی پھر گولی چلای اس دفعہ گن کا رخ زیہان کی طرف تھا

زبیر نے ایک اور گولی اسکے پیٹ میں ماری جیسے ہی گولی اسکے پیٹ میں لگی ویسے ہی اسکی گن کا ٹریگر دبا اور زیہان کے سینے میں پیوست ہوگی

اور وہی جمعیل یہ تو مر گیا تھا یہ پھر بیہوش ہوا تھا منیزے نے بند ہوتی نظروں سے عبیر کو دیکھا جو اسکی طرف دیکھ رہا تھا اور شاید کلمہ پڑھ رہا تھا بس اسی وقت منیزے کی بھی انکھیں بند ہوگی

زیہان نے ہار نہیں مانی وہ اٹھا اور منیزے کو کھولنے لگا زیہان کے منہ سے بھی خون نکل رہا تھا لیکن اسے اس وقت اپنی بہن کی فکر تھی زبیر جلدی سے اگے بڑھا اور میزے کو کھولنے میں مدد کی جبکہ چند فوجیوں نے جلدی سے عبیر کو اٹھایا اور باہر کی طرف بھاگے

زبیر نے جلدی سے میس میں خبر دی وہ لوگ ایمبولنس لے کر بس پہنچ ہی رہے تھے

زیہان نے منیزے کو اپنی گود میں اٹھایا اور ہمت کر کے باہر اوپر کی طرف بھاگا اسکے پیچھے ہی انہوں نے جمعیل کو اٹھایا کیونکہ اسکی سانسیں چل رہی تھی

زیہان باہر نکل کر ایمبولنس کی طرف بڑھا جس میں عبیر کو لٹایا جا رہا تھا اسی ایمبولنس میں منیزے کو لٹایا

اور بس شاید وہ پرسکون ہو گیا تھا منیزے اب سیف ہے اور زیہان وہی گر گیا

سارے فوجیوں نے حیرت سے ان دو نوجوانوں کو سیلیوٹ کیا زبیر نے فخر سے عبیر کی طرف دیکھا کہ وہ اسکی ٹیم میں تھا جو اپنی اجری سانس بھی اس لڑکی کے نام کر دی جسے وہ بے پناہ محبت کرتا ہے زبیر اسکا ٹیم میٹ کم اسکا دوست زیادہ تھا اس وقت ان دونوں کو کھونے کے ڈر سے زبیر کے انکھ سے اشک رواں تھے

ای ایس ای میں عبیر اور زیہان کو دو جسم اور ایک جان کے نام سے جانا جاتا تھا اور دونوں لے ہ اپنی جان ایک چھوٹی سے لڑکی کے لیے داو پر لگا دی اسے اس لڑک کے نصیب پر رشک ارہا تھا اسے بے ساختہ اپنی بہن یاد ای وہ بھی تو اپنی بہن سے بے حد پیار کرتا ہے

........................

کرنل صاحب کب سے عبیر کی کال کاانتظار کررہے تھے جب انکے موبایل پر کال لیکن جواگے سے انہیں بتا یا گیاانکے لیے ناقابل یقین تھا

انھوں نے بے ساختہ اسمان کی طرف دیکھااور بولے اے اللہ اب مجھ میں کچھ بھی کھونے کی ہمت نہیں ہے میں تیرا گنہگار بندہ ہواج اپنے بچوں کی زندگی مانگتا ہو

وہ جلدی باہر کی طرف لڑکھڑاتے قدموں سے بڑھے

........................

#Power of love #

#epi 16 #

#wrriter afzonia #

#dont copy peaste with out my permission #

کرنل صاحب جب ہوسٹل پہنچے تو موسم بے حد خراب ہو چکا تھا وہ بہت مشکل سے ہں سپٹل پہنچے تھے وہ جیسے ہی ہوسپٹل کے اندر داخل ہوے انکے ساتھ ہی ایک لڑکی اندر اینٹر ہوی جو نرس سے کسی کا پوچھ رہی تھی لیکن کرنل صاحب نے اتنا دھیان نہیں دیا انہیں اس وقت اپنے بچوں کی پڑی تھی

وہ جلدی سے کاونٹر کی طرف بڑھے نرس سے روم کا پوچھا اور اسکے بتاے ہوے روم کی طرف چلے گے وہ جب روم کے سامنے پہنچے تو وہ لڑکی جو انھیں وہاں نظر ای تھی زبیر کے ساتھ بیٹھی ہوی تھی

کرنل صاحب جلدی سے زبیر کے پاس پہچے زبیر نے انھیں دیکھ کر جلدی سے کھڑے ہو کر سیلیوٹ کیا

زبیر میرے بچے کیسے ہے وہ ٹھیک ہے نہ کرنل صاحب نے نم انکھوں سے زبیر سے پوچھا سرا بھی ڈاکٹر نے کچھ جواب نہیں دیا ہے زبیر نے رندھی اواز میں جواب دیا اور کرنل صاحب کی اور ہمت ٹوٹ گی

اتنے میں صدیق صاحب سارہ بیگم حورم اور روحان بھی اگے کرنل صاحب نے راستے میں ہی ان لوگوں کو فون کر دیا تھا

وہ لوگ کرنل صاحب کی ٹوٹی ہوی حالت دیکھ کر ہی سمجھ گے تھے معاملہ زیادہ گھمبیر ہے صدیق صاحب نے اگے بڑھ کر کرنل صاحب کو سہارا دیا جو گرنے والے ہو گے تھے

حورم کو ابھی تک یقین نہیں ارہا تھا کہ وہ مضبوط ادمی بس موت سے ایک قدم کے فاصلے پر ہے اسے کچھ دن پہلے اپنی کہی ہوی بات یاد ای اور اب اسکے دور جانے کے خیال سے ہی اسکی روح کانپ گی تھی

انسوں اسکی انکھوں سے زار وقطار بہہ رہے تھے اور دل نے ان تینوں کی زندگی کی دل سے دعا مانگی دو کو تو اس نے نہیں دیکھا تھا اب اسے کیا پتہ تھا اسکی دوست منیزے بھی موت اور زندگی کی جنگ لڑ رہی ہے

حورم نے اگے بڑھ کر ای سی یو کے روم میں شیشے سے جھانکا لیکن اندر موجود بیڈ پر لیٹے مشینوں سے جکڑے ہوے وجود کو دیکھ کر اسکی انکھیں حیرت سے کھل گی اسے ایسا لگا جیسے سارے اسمان ایک ساتھ گرے ہو اسکے قدم لڑکھڑاے جب روحان نے اگے بڑھ کر اسے پکڑا اور اند شیشیے میں سے دیکھا روحان کی حالت بھی اس سے کم نہیں تھی

روحان ابھی تو ہم دوپہر میں یونیورسٹی میں ملے تھے وہ کتنی خوش تھی اج اسکا بھای اے گا لیکن ایسے اچانک اس سے اگے حورم پھوٹ پھوٹ کر رو دی روحان کی انکھوں سے بھی اشک جاری ہو گے اج وہ معصوم سے اسکی دوست اتنی بڑی جنگ لڑ رہی ہے

اتنے میں وارڈ سے ڈاکٹر باہر نکلا کرنل صاحب تیزی سے انکی طرف گے

دیکھیے کرنل صاحب اپکو ہمت رکھنی ہو گی میں اپکو کوی جھوٹی امید نہیں دلا سکتا ان تینوں کا خون بے حد بہہ چکا ہے خاص طور پر اپکی نواسی کا اسکی حالت سب سے خراب ہے ان تینوں کا بلڈ گروپ O نیگیٹو ہے جو ہمارے ہوسپٹل میں اس وقت موجود نہیں ہے اور باہر موسم اتنا خراب ہے ہم دوسرے ہوسپٹل سے بلڈ لانے تک کا ویٹ نہیں کر سکتے ہے اپکو جلد سے جلد خون کا انتظام کرنا پڑے گا

میرا خون سیم ہے حورم روحان اور زبیر کے ساتھ کھڑی لڑکی وہ تینوں کے ایک ساتھ بولے ڈاکٹر نے ان تینوں کی طرف باری باری دیکھا جو شکل سے ہی بچے نظر ارہے تھے

میں کوی مزاق نہیں کر رہا ہوا اٹھارہ سال سے کم خون نہیں دے سکتے ہے ڈاکٹر اب تھوڑے غصے سے بولا

ارے میں انیس سال کی ہوں اب شکل سے چھوٹی لگتی ہوں تو کیا ہوا زبیر نے حیرت سے اجالا کی طرف دیکھا جو کتنی صفای سے جھوٹ بول گی تھی اور وہ ابھی اٹھارہ کی بھی نہیں تھی لیکن اسے اپنی بہن پر فخر ہو رہا تھا جو دوسرے کی جان بچانے کے لیے زبردستی جھوٹ بول رہی تھی

ہاں میں تو خود اکیس سال کا ہوروحان نے بھی جلدی سے لقمہ دیا اور میں بیس کی بس ہونے والی ہوں مطلب ہم سب خون دے سکتے ہے ڈاکٹر جی جلدی کرے ہم سب خون دے سکتے ہے اس سے پہلے دیر ہو جائے حورم جلدی سے بولی اور ڈاکٹر نے بھی انکی باتوں پر یقین کر لیا اور انہیں ان تینوں کے وارڈ میں لے گیے کیونکہ انکے پاس ٹایم کم تھا اس لیے انکا ڈایریکٹ خون لگانا تھا

اجالا کو منیزے کے روم میں لے جایا گیا حورم کو زیہان جبکے روحان کو عبیر کے روم میں لے جایا گیا اجالا کو منیزے کے ساتھ والے بیڈ پہ لٹایا اور اسکے ہاتھ میں سوی لگای

اجالا غور سے منیزے کو دیکھ رہی تھی پتہ نہیں کیوں لیکن اسے منیزے اپنی اپنی لگی جیسے اس سے بہت پرانا رشتہ ہو باہر کرنل صاحب کو دیکھ کر بھی ایسا ہی محسوس ہوا تھا اس لیے تو انکی تکلیف نہیں دیکھی جا رہی تھی اسی لیے تو زبردستی بھی خون دینے کے لیے منایا

اسے لگ رہا تھا جیسے اس لڑکی سے اسکا دل کا رشتہ ہے اسکا دل کر رہا تھا وہ بھاگ کر اس لڑکی کے گلے لگ جاے وہ خود اپنی کیفیت سے پریشان ہو گی تھی تبھی نرس ای اور پوچھا کے اسکے جسم سے کتنا خون نکالے

جتنے خون سے اسکی جان بچ سکے جب اجالا نے بے خودی میں جواب دیا اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی کچھ تو اس لڑکی سے اسکا رشتہ ہے اسنے زبیر سے پوچھنے کا ارادہ کیا

حورم یک ٹک زیہان کے زرد چہرے کو دیکھ رہی تھی حورم کی انکھوں سے اشک بہہ رہے تھے اور دل جیسے پھٹنے کی قریب تھا وہ دل ہی دل میں زیہان سے مخاطب ہوی زیہان پلیز اٹھ جاو نہ اینڈ ہا یسی بات نہیں کروں گی میں تم سے بد تمیزی بھی نہیں کروں حورم کو سچ میں لگ رہا تھا اگر اسے کچھ ہوگیا تو زندہ وہ بھی نہیں بچے گی شاید نکاح کے دو بولوں نے اسکے دل میں محبت پیدا کر دی تھی جس سے وہ خود بھی واقف نہیں تھی

😢____________________😢

ان سب کی دو دو بوتلیں خون نکالا تھا روحان تو پھر بھی ٹھیک تھا لیکن اجالا اور حورم کو بے تحاشہ چکر ا رہے تھے

صبح ہو گی تھی زیہان کی ہارٹ سرجری کی گی تھی کیونکہ گولی اسکے دل کے پاس ہی پھنس گی تھی

ڈاکٹر روم سے باہر نکلا تو صدیق صاحب اگے بڑھے اور ڈاکٹر سے انکی کنڈیشن کا پوچھا اتنے میں کرنل صاحب بھی انکے پاس اگے تھے کل سے کسی نے کچھ نہیں کھا یا تھا

دیکھیے پیشنٹ زیہان کا اپریشن کامیاب رہا ہے اور پیشنٹ منیزے کی حالت بھی خطرے سے باہر ہے لیکن اگر منیزے اور زیہان کو شام تک ہوش نہیں ایا تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ہے منیزے کی رپوٹس سے پتہ چلا ہے کہ وہ کچھ دنوں سے شدید ڈپریشن میں رہی ہے اگر انہیں ہوش نہیں اتا ہے تو وہ کومے میں بھی جا سکتی ہے

اور عبیرا اسکی حالت کیسی ہے کرنل صاحب نے کپکپاتی اواز میں پوچھا انکی حالت کا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے انہیں چار گولیا لگی ہے اور چاروں بھی دل کے اس پاس لگی ہے انکی بوڈی خود بھی کوی رسپونس نہیں کر رہی ہے ہمیں جلد از جلد انکی سرجری کرنی پڑی گی اپ رقم جمع کروا ے

For more visit (exponovels.com)

حورم اور اجالا دونوں ہی نماز روم میں کل سے گھس کر بس مسلسل دعا کیے جا رہی تھی جب روحان اندر داخل ہوا اور اسکی نظر اجالا کے چہرے سے ٹکڑای اسنے کل سے اب اسے غور سے دیکھا تھا صاف شفاف رنگت جس میں زردی گھلی ہوی تھی انکھیں بند کر کے ہاتھ پھیلا کر دعا مانگ رہی تھی

روحان بس اسے دیہ . ھے جا رہا تھا جب حورم کی اواز پر اسکا سکتہ ٹوٹا جو اس سے انکی طبعیت کا پوچھ رہی تھی

روحان نے تفصیل سے اسے جواب دیا اور ایک نظر اجالا کو دیکھ جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اور باہر نکل گیا روحان کو خود اپنی حالت سمجھ نہیں ارہی تھی

......................

#Power of love#

#Epi 17#

#Wrriter afzonia #

#dont copy peaste with out my permission#

زیہان کو ہوش آگیا تھا اور کرنل صاحب کی خوشی کا کوی ٹھکانہ نہیں تھا اجالا جو عجیب سی کیفیت میں تھی اسے کل سے ہی لگ رہا تھا جیسے کوی اسکے اپنا ہوا سلیے اس نے کل سے گلے سے کچھ نہیں اتارا تھا زبیر نے اسے اتنا کہا لیکن وہ نہیں مانی

حورم اور اجالا روم سے باہر گی اور سب کے پاس جا کر کھڑی ہو گی تھی جب ڈاکٹر نے زیہان کے ہوش میں انے کی خبر دی حورم کی خوشی کی انتہا ٦ نہیں رہی

جب زور دار چکرا یا اور دھڑام سے نیچے گری اور بیہوش ہو گی روحان نے حیرت سے حورم کو دیکھا اس سے پہلے روحان جھک کر اٹھاتا پیچھے سے ایک بار پھر دھڑام سے گرنے کی اواز ای

دیکھا تو اجالا میڈم زمین کو سلامی پیش کر رہی تھی روحان نے انکھیں پھاڑ کر نظریں گھما ٦ کر دونوں کو دیکھا پریشان تو سب ہی ہو گے تھے اتنے میں زبیر نے اجالا کو گود میں اٹھا لیا

اور روحان نے حورم کو اٹھا لیا اور ڈاکٹر کے روم کی طرف بڑھے ڈاکٹر نے چیک اپ کر کے بتا یا کہ نہا یت ہی کمزوری کی وجہ سے دونوں بیہوش ہو گی ہے اور انکے ہوش میں اتے کچھ انر جی والا کھانا دیا جاے

زیہان نے ہوش میں اتے ہی سب سے پہلے عبیر اور منیزے کا نام لیا کرنل صاحب کو اس سے ملنے کی اجازت مل گی تھی نانو منیزے اور عبیر کیسے ہے

وہ دونوں ٹھیک ہے بس یار تو جلدی سے کھڑا ہو جا ٦ تم لوگوں نے مجھے مارنے کی کسر نہیں چھوڑی ہے

اپ ملے ان دونوں سے زیہان نے پھر سے پوچھا ہاں ابھی مل کر ا یا ہو وہ ٹھیک ہے دونوں تم فکر مت کروں کرنل صاحب نے زیہان کو پر سکون کرنا چاھا

لیکن وہ بھی زیہان تھا جو انسان کو اسکی انکھوں کے ذریعے اندر تک پڑھ لیتا تھا مجھے سچ سننا ہے نانو میں بچا نہیں ہو جسے اپ بیوقوف بنا لے وہ پھر سے پرانے والا زیہان بن گیا تھا لیکن لہجے میں نقاہت صاف ظاہر ہو رہی تھی

کرنل صاحب بے بس ہو گے تھے منیزے کی حالت خطرے سے باہر ہے لیکن عبیر کی حالت ٹھیک نہیں ہے اسکی ڈاکٹرز نے ہارٹ سرجری کی ہے لیکن ابھی تک اسکی حالت میں کوی سدھار نہیں ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کوی معجزہ ہی ہو سکتا ہے

ڈاکٹرز کا کہنا ہے وہ خود جینا نہیں چاہتا ہے اگر اسنے رات تک اپنی بوڈی میں کوی رسپونس نہیں دیا تو کچھ بھی ہو سکتا ہے کرنل صاحب روتے ہوے بتا رہے تھے

جہاں منیزے کی خطرے سے خالی طبعیت کا سن کر بے حد پر سکون ہوا

جبکے زیہان اس سب کا قصور وار خود کو سمجھ رہا تھا اگر وہ اسے اتنی باتیں نہیں سناتا تو وہ مرنے کی خواہش نہیں کرتا وہ ایک بہادر نوجوان تھا اپنوں کے بے یقینی انسان کو کہاں پہنچا دیتی ہے

لیکن زیہان سب سے زیادہ بھروسہ بھی تو اس پہ کرتا ہے وہ یہ بات کیوں بھول گیا تھا

جو بڑے سے بڑے خطرے کو بایں ں ہاتھ سے کھیل لیتا تھا اج زیہان کی بے اعتباری نے زندگی کی رمق چھین لی تھی اسنے تو اپنا وعدہ نبھایا تھا اسنے منیزے کی جان بچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈال دی تھی

نانو مجھے عبیر سے ملنا ہے ابھی کہ ابھی زیہان نے ضدی لہجے میں کہا زیہان پاگل ہو تم اٹھ نہیں سکتے ہو کیسے تمھاری خود کی حالت ٹھیک نہیں ڈاکٹر نے زیادہ بولنے سے بھی منع کیا ہے میں ایسا نہی کر سکتا ہو

میں لیٹے لیٹے ہی چلا جاوں گا اسٹریچر پر لیکن نانو اگر اپ نے میری بات نہیں مانی تو میں اپنے زخموں کی پرواہ نہیں کروں گا اور اپ جانتے ہے مجھے کوی روک نہیں سکتا ہے

اسنے کرنل صاحب کو دھمکی دی جو کام بھی کر گی تھی ٹھیک ہے میں بات کرتا ہو ڈاکٹر سے لیکن اگر انہوں نے منع کیا تو مجھ سے مت کہنا جبکے وہ خود بھی جانتے تھے کہ وہ ڈاکٹر کو منا لے گے

اور ایسا ہی ہوا کرنل صاحب نے منا ہی لیا جب ایک نرس اور دو بوائے اندر اراے اور اسے بیڈ سے اسٹریچر پر ڈالا اور عبیر کے روم کی طرف لے گے

زیہان کو جب روم میں لے گے تو اسکوں دھچکا لگا وہ شرارتی سہ لڑکا چپ سادھ کر مشینوں سے جکڑا ہوا تھا

اسکو اسٹریچر کو بالکل اسکے بیڈ کے ساتھ لگا کر سب باہر نکال گے

زیہان نے ہاتھ بڑھا کر عبیر کے ہاتھ کو پکڑا اسے تکلیف تو ہوی لیکن وہ تکلیف اتنی نہیں تھی جو اج اسے چپ دیکھ کر ہوی تھی عبیر چپ کر کے کہ بیٹھ جاے ایسا نہیں ہو سکتا تھا لیکن اج وہ چپ پڑا تھا بلکل چپ

عبیر دیکھ نہ اٹھ جا یار دیکھ ایسے مت تنگ کر تو میری ہر بات مانتا ہے نہ ایک اخری بات مان جا ٦ میں مرجاوں گا تیرے بغیر یار مرجاوں گا زیہان روتے ہوے بول رہا تھا

For more visit (exponovels.com)

تو کہتا تھا نہ ہم ایک ساتھ مرے گے تو یار تو ایسا کیوں کر رہا ہے دیکھ اگر تو اب بھی نہیں اٹھا نہ میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا زیہان کے زیادہ بولنے سے اسکے ٹانکوں میں درد ہونا شروع ہو گیا تھا

دیکھ نہ میں تیری ساری باتیں مانوں گا اٹھ جا میں تجھے کبھی کچھ نہیں کہوں گا تو جو کہے گا میں کروں گا میں اب منیزے سے زیادہ تیری سائڈ لوں گا اٹھ جا ورنہ اج میں مر جاوں گا تو جانتا ہے نہ میں نے وہ سب غصے میں بولا تو اخری بار معاف کر دے اج کے بعد تجھ سے کچھ نہیں کہوں گا تو جانتا ہے نہ تو جان ہے میری پھر ایسا کیوں کر رہا ہے تو

اس سے اگے زیہان سے بولا نہیں گیا اور جیسے اپنے بچپن میں رو یا تھا ویسے پھوٹ پھوٹ کے رو دیا

بس کر پگلے اب رولاے گا کیا عبیر اکسیجن ماسک کو دوسرے ہاتھ سے ہٹاتے ہوے دھیمی اواز میں بولا بولا جبکے اسکا دوسرا ہاتھ ابھی تک زیہان کی گرفت میں تھا

زیہان نے حیرت اور خوشی کی ملی جلی کیفیت سے اسکی طرف دیکھا جو اسکی طرف مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

سالے دیکھ میں تجھے گلے بھی نہیں لگا سکتا ہو زیہان خوشی کی انتہا سے بولا اسے لگ رہا تھا جیسے اللہ نے اسے اس دنیا کی سب سے بڑی خوشی دی ہو وہ اس وقت اپنے اپ کو ہواوں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا

اوہ بھای رہنے دے کیوں میری عزت لوٹنا چاھتا ہے یہ کام اپنی بیوی کے ساتھ ہی کرنا مجھے معاف ہی رکھ عبیر دھیمی اواز میں بولا

زیہان منیزے ٹھیک ہے نہ پلیز مجھے کچھ برامت بتانا عبیر نے دھیمی اواز میں درد کی وجہ سے انکھیں بند کرتے ہوے کہا

اس سے پہلے زیہان کوی جواب دیتا کرنل صاحب دروازہ کھول کر خوشی سے کپکپاتی اواز میں بولے منیزے کو ہوش ا گیا۔۔۔۔۔ عبیر کی کھلی انکھوں کو دیکھ کر کرنل صاحب کو بریک لگی

اور وہی سجدے میں گر گے اللہ پاک تیرا شکر ہے میں تیرا احسان کیسے چکاوں تو نے مجھے ایک دفعہ پھر سے زندگی دی ہے

---

سب کو پتہ چل گیا تھا کہ وہ تینوں ٹھیک ھے سب کی خوشی کی انتہا نہیں رہی حورم اور اجالا اب مزے سے جوس پی رہی تھی جبکہ روحان ان دونوں کو کب سے الجھن بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

کرنل صاحب کب سے روحان کو انکی طرف دیکھنے کو نوٹ کر رہا تھا اتنے میں حورم بولی

ندیدے بھوکے نیت لگانے کا ارادہ ہے اگر زیادہ بھوک لگ رہی ہے تو کینٹین سے لے اوں ہمارے جوس پر اپنی گندی نظر مت ڈال حورم نے اچھی خاصی طبعیت صاف کی

لیکن وہ بھی اسی کا بھای مجال ہے جو ایک سیکنڈ کے لیے بھی اپنی نظروں کا زاویہ بدلا ہو

بیٹا کوی پرابلم ہے اس دفعہ کرنل صاحب نے نرمی سے پوچھا جس پر روحان نے ہاں میں سر ہلا یا بدلے میں سب نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

نانو مجھے ایک بات سمجھ نہیں ای یہ دونوں ایک ساتھ بیہوش کیسے ہوی روحان نے اتنی معصومیت سے پوچھا کہ ایکدم سے ہنسی کا فوارہ چھوٹ گیا

اتنے میں نوکر نے مٹھای کو لے انے کی اطلاع دی

کرنل صاحب روحان اور زبیر نے پورے ہوسپٹل میں مٹھای بانٹی

جبکے ڈاکٹر صاحب کا کہنا تھا کہ عبیر کا بچنا ایک معجزہ ہوا ہے

---

#Power of love #

#epi 18 #

#wrriter afzonia#

#dont copy peaste with out my permission#

زیہان کو دوبارہ اپنے روم میں شفٹ کر دیا تھا کیونکہ ان دونوں کو زیادہ بولنے سے منع کی گیا تھا

زیہان اپنے روم میں بیٹھا مسلسل حورم کو یاد کر رہا تھا جب کرنل صاحب روم میں اندر اے

زیہان اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتا دو کرنل صاحب نے زیہان سے پوچھا جس پر زیہان نے اثبات میں سر ہلا یا

نانو پلیز حورم کو بھیج دے تھوڑی دیر کے لیے زیہان کو ابھی کچھ دیر پہلے ہی پتہ چلا تھا حورم کی موجود گی کا

اور روحان نے اسے سب بتا یا تھا کہ اس طرح ان تینوں نے جھوٹ بول کر خون دیا تھا زیہان دل سے ان تینوں کا شکر گزار تھا خاص طور پر اس تیسری لڑکی کا جس نے منیزے کو خون دیا تھا

اوے کھوتے دے پتر کچھ تو شرم کرا پنے نانا کے سامنے اتنی بے شرمی سے بکواس کر رہا ہے کے نانو پلیز حورم کو بھیج دے تھوڑی دیر کے لیے

کرنل صاحب نے اسے ڈانٹتے ہوے اسکی نقل اتاری باہر اسکے ماں باپ دونوں ہے میں کیا کھوں گا کہ حورم بیٹا جاوں زیہان تم سے ملنا چاہتا ہے دیوانہ جو ٹھہرا

اور اسکے ماں باپ بھی کہے گے ہاں ہاں حورم جاوں کہی زیہان کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے
کرنل صاحب پورے تپ گے تھے

نانو زیہان نے بچاری نظروں سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوے کہا

تم اس طرح کی شکل میرے سامنے مت بنا یا کروں ڈرامے باز کہی کا جا رہا ہو بھیج رہا ہوں کرنل صاحب غصے سے کہتے باہر نکل گے

For more visit (exponovels.com)

زیہان کو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا دراوزے کھلنے کو اواز پر زیہان نے اپنے چہرے پر درد والے تاثرات لاے اور انکھیں بند کر لی

حورم جو کرنل صاحب کے کہنے پر اسکے لیے دوای لے کر ای تھی اسکے چہرے پر درد کے تاثرات دیکھے

پریشانی سے اسکی طرف دیکھا لیکن پھر کچھ سوچ کر وہی کھڑی ہو کر زیہان کے چہرے کو دیکھنے لگی

زیہان جو انتظا میں تھا کہ کب وہ پریشانی سے اگے بڑھے اور اس سے پوچھے کہی درد تو نہیں ہو رہا

لیکن اگلی طرف سے مکمل طور پر خاموشی محسوس کر کے اسنے ایک انکھ کھول کر دیکھی تو حورم اسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی اسکے ایک انکھ کھولنے سے ہی سمجھ گی تھی وہ جان بوجھ کر کر رہا ہے

بیوی درد ہو رہا ہے بہت زیادہ اگےاوں اور دواد وزیہان اواز میں درد لاتے ہوے دھیمی اواز میں بولا

حلانکہ اسے اس وقت انجیکشن کی وجہ سے بالکل بھی درد نہیں ہو رہا تھا

ہاے کیا زیادہ درد ہو رہا ہاے مجھے لگتا ہے کہ درد تمھیں نہیں مجھے ہو رہا ہے ہاے میرا دل گیا اپریشن جو ہوا ہے حورم دل پر ہاتھ رکھ کر فل درد بھری اواز میں ایکٹنگ کرتی ہوی بولی

زیہان بیچارگی سے اپنی ایکٹنگ باز بیوی کو دیکھا جسکی ایکٹنگ اس وقت عروج پر تھی

چلوں یہ میڈیسن کھالو حورم نے احسان جتانے والے انداز میں اسکی طرف دوای بڑھای

حورم کچھ تو خیال کروں یار میں اٹھ نہیں سکتا ہو کوی انسان اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے

زیہان نے اسے احساس دلاتے ہوے کہا اور اس دفعہ حورم کو سچ میں احساس ہو گیا تھا

وہ اہستگی سے اگے بڑھی اور زیہان کے سر پر جھک کر دوسرا تکیہ لگا کر اسکا سر اونچا کیا اس سے پہلے کے وہ دوبارہ پیچھے مڑتی زیہان نے اسکا بازو پکڑ کر اپنے بالکل نزدیک کیا

کیا کر رہے ہوں زیہان چھوڑوں مجھے اور اپنی میڈیسن کھاوں حورم بوکھلاتے ہو ادھر ادھر دیکھتے ہوے کہا

جبکے زیہان مسلسل اسکی نظروں کی ہیر پھیر کو دیکھ رہا تھا کیا ہوا جاناں تمھیں پسینہ کیوں ارہا ہے

زیہان نے اسکے چہرے پر ہلکی سی پھونک ماری زیہان کا صرف دایں ہاں بازوں کام کر رہا تھا

پیچھے ہٹوں اور اپنی میڈیسن لو حورم نے نروس ہوتے ہوے اپنے بازو چھڑای لیکن اس حالت میں بھی اسکی پکڑ مضبوط تھی جسکی وجہ سے حورم اپنے اپ کو نہیں چھڑوا پا رہی تھی

ہمم میڈیسن تو میں اپنی لو گا ہی اسکے بغیر کیسے ٹھیک ہو سکتا ہو زیہان نے معنی خیز نظروں سے حورم کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوے کہا

حورم اسکی بات سمجھی نہیں تھی وہ مکمل طور پر زیہان کے اوپر جھکی ہوی تھی

ہاں تو لو مجھے تو۔۔۔اگے کے لفظوں کو زیہان نے اپنے ہونٹوں میں ہی قید کر لیا اور پوری شدت سے اسکی سانسوں کو پینے لگا یہاں تک کہ حورم کو اپنے ہونٹوں میں درد محسوس ہونے لگا

لیکن زیہان اتنی جلدی بس کرنے والا نہیں تھا زیہان کی حورم کے بازو پر تھوڑی گرفت کمزور ہوی تو حورم نے ایک جھٹکے سے اپنے اپ کو چھڑوا یا

حورم کا سانس بری طرح پھول چکا تھا حورم دوبارہ یہاں اوزیہان سختی سے حورم کو دوبارہ اپنے پاس بلانے لگا اور اسکے شرم سے سرخ چہرے کو دیکھا

اور پھر اسکے بھیگے ہونٹوں کو جو خود دعوت دے رہے تھے

نہیں یہ رہی تمھاری میڈیسن اور یہ پانی حورم نے جلدی سے دونوں چیزوں کو بیڈ پر رکھ کر جلدی سے بھاگ گی

پیچھے سے زیہان کھل کر مسکرایا کتنی بہادر بنتی ہے یہ چھوٹی سی گستاخی سے ہی برا حال ہو گیا اگے کیا ہوگا

___________________________

اگلے دن حورم زیہان کو میڈیسن دینے ای تو حورم کے ہونٹ تھوڑے سے سوجے ہوے تھے

زیہان نے دیکھ کر اپنی ہنسی چھپای جبکہ حورم سب کے سوالوں کا جواب دے کر تنگ اگی تھی

For more visit (exponovels.com)

اس دفعہ حورم نے زیہان کو اتنی دور سے میڈیسن دی تھی

زیہان کی ہنسی کا بے ساختہ فوارا چھوٹا میری بیوی مجھ سی سے اتنی سی کسسی پر ڈر گی اگے تو بہت کرنا باقی ہے جاناں تب تمھارا کیا حال ہوگا

زیہان کی بے شرمی پر حورم کا شرم سے برا حال ہوگیا تھا اسنے میڈیسن بیڈ پر رکھی اور باہر کی طرف بھاگ گی

عبیر کا بے بسی سے برا حال تھا وہ منیزے سے مل بھی نہیں سکتا تھا اسکی تڑپ اب شدت کا روپ اختیار کر چکی تھی لیکن وہ مکمل طور پر بے بس تھا

وہ عبیر حیدر شاہ اسکی ماں کو حیدر پسند تھا جبکے باپ کو عبیر اسلیے اس کا نام ملا کر عبیر حیدر شاہ رکھ دیا لیکن گھر میں اسے سارے ہادی ہی بلاتے تھے

اسکے ماں باپ کے انتقال کے بعد وہ اپنے اپ کو مضبوط بنانا چاہتا تھا اسی لیے اپنوں سے دوری اختیار کی اور لنڈن چلا گیا اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرنے کے بعد وہ پاکستان واپس ایا

اس سارے عرصے میں وہ صرف زیہان سے ملتا تھا منیزے کے لیے اسکے پیار میں دن بدن اضافہ ہو تا گیا

پھر ان دونوں نے ارمی جواین کر لی لیکن دونوں کو ہی ڈر تھا پتہ نہیں منیزے کیساری ایکٹ کرے گی

عبیر منیزے کی حفاظت کے لیے اور ارمی والوں سے اسکی نفرت کو ختم کرنے کے لیے ایا تھا

For more visit (exponovels.com)

لیکن عبیر جب بھی منیزے کو دیکھتا اسکے دل اسے مجبور کرتا کہ وہ اسے بتائے کہ اسکے بغیر اسکا ایک ایک دن کیسا گزرا ہے پھر وہ ہوا جو اسنے خود بھی نہیں سوچا تھا

اس دن اس پر اٹیک ہوا تھا وہ بے خودی میں ہی منیزے کو یہ سب بول گیا تھا لیکن منیزے نے جس طرح اسکے عشق کی دھجیا اڑای تھی

وہ سب اسکے لیے برداشت کرنا مشکل تھا لیکن اسکی اخری لاین جس میں اسنے یہ کہا تھا کہ وہ اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے اسے تھوڑا سکون تو ملا

لیکن اپنے جزبوں کی ناقدری کو وہ نہیں بھول پا یا اوپر سے اسکے چہرے پر منیزے کا دیا گیا زخم جسکی وجہ سے وہ اسکے سامنے نہیں جا سکا

لیکن وہ ابھی بھی اپنی حقیقت کو منیزے کو نہیں بتانا چاہتا تھا وہ تو شکر تھا اس دن اسنے یونیفارم کے اوپر دوسرے کپڑے پہنے ہوے تھے جسکی وجہ سے منیزے کو کچھ پتہ نہیں چلا

______________________

منیزے ہوش میں تو اگی تھی لیکن ابھی وہ نہ تو بولنے اور نہ ہی کچھ سوچنے کی حالت میں تھی اسکے اونوں ہاتھ بری طرح زخمی تھے

وکلسے مسلسل بس چھت کو ہی گھورے جا رہی تھی ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اسے کسی چیز کا گہرا صدمہ یہ پھر کسی کا خوف بری طرح سے اسکے اندر بیٹھ گیا ہے

جس نے اسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیا تھا ان لوگوں کا پیار اور بھرپور توجہ ہی اسے پھر سے ٹھیک کر سکتی تھی

________________________

دس دن بعد

اج ان لوگوں کا ڈسچارج مل گیا تھا منیزے کی حالت ویسے ہی تھی لیکن اسکے زخم کافی حد تک ٹھیک ہو چکے تھے

جبکے زیہان اور عبیر کے زخم بالکل ٹھیک تو نہیو ہوے تھے لیکن وہ چلنے پھرنے کے قابل ھو گے تھے

حورم اور اجالا ہر روز ملنے اتی تھی لیکن پھر کرنل صاحب نے صدیق صاحب سے بات کی جسکی وجہ سے اج حورم ان کے ساتھ ہی حویلی جا رہی تھی

تاکہ وہ اچھے سے منیزے کا خیال رکھ سکے اور جلد سے جلد اس خوف سے باہر نکال کر اسے نارمل کر سکے حورم خود بھی یہی چاہہ تی تھی

اسی لیے کسی کو بھی کوی اعتراض نہیں تھا

#Power of lov #________________________________

#Epi 19#

For more visit (exponovels.com)

#Wrriter afzonia#
#Dont copy peaste with out my permission#

وہ لوگ گھرا چکے تھے لیکن ابھی تک منیزے نیند کے انجیکشن سے سوی ہوی تھی جسکی وجہ سے اسے پتہ نہیں تھا کہ عبیرا نکے ساتھ ایا ہے یہ نہیں حورم ابھی تک صرف منیزے کے روم میں ہی تھی کیونکہ انھیں گھراتے اتے رات ہو چکی تھی

حورم نے منیزے کو کھانا کھلایا کھانے کے بعد اسکے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گی تھوڑی ہی دیر ہوی جب منیزے بالکل اسکے ساتھ چپک گی

حورم اسکے سر میں اہستگی سے انگلیاں چلانا شروع ہو گی تھوڑی دیر میں منیزے کی سسکی سنای دی حورم نے گھبرا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا

وہ مکمل طور پر پسینے میں بھیگی ہوی تھی منیزے منیزے کیا ہوا انکھیں کھولوں حورم نے گھبر کر اسکے چہرے کو تھپتھپایا

لیکن منیزے مسلسل انکھیں بند کر کے روے جا رہی تھی حورم کے تو ہاتھ پاوں پھول گے وہ باہر کی طرف بھاگی زیہان کا کمرہ اسکے کمرے کے ساتھ ہی تھا

زیہان کا کمرہ لوک نہیں تھا وہ بھاگ کر اسکے کمرے میں داخل ہوی زیہان بیڈ پر ٹیک لگا کر شاید کوی فایل ریڈ کر رہا تھا حورم کو اسطرح گھبراتے ہوے روم میں اتے دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا

حورم کیا ہوا زیہان نے پریشانی سے پوچھا وہ منیزے شاید خواب میں ڈر گی ہے وہ رو رہی ہے

زیہان تڑپ کر جلدی سے بیڈ سے اٹھا ایکدم اٹھنے سے اسکے زخموں میں درد ہوا لیکن اسے اس وقت منیزے کے پاس جانا تھا اس لیے اپنے درد کو بھول کر حورم کے ساتھ منیزے کے کمرے کی طرف بڑھا

وہ جب کمرے میں داخل ہوا منیزے انکھیں بند کر کے بری طرح سے رو رہی تھی زیہان تڑپ کر اگے بڑھا جلدی سے منیزے کو اٹھا کر گلے لگا یا

منیزے انکھیں کھولوں ادھر دیکھوں میں ہو زیہان کی اواز سن کر منیزے نے اپنی سرخ انکھیں کھولی

زیہان نے اسے تھوڑی ہی دیر میں ہی چپ کروالیا تھا لیکن منیزے شاید بری طرح سے ڈر گی تھی اس لیے زیہن کے ساتھ چپک کر بیٹھی ہوی تھی

حورم کی نظر بے ساختہ زیہان کے سینے پر پڑی اسنے کالی شرٹ پہنی ہوی تھی لیکن وہ اسے گیلی لگ رہی تھی حورم نے پریشانی سے زیہان کے چہرے پر دیکھا جہاں درد کے اثرات نظر ارہے تھے

لیکن وہ مسلسل حورم کو چپ کروانے میں لگا تھا

منیزے بچے اب بتاو کیا دیکھا تھا خواب میں زیہان نے نرمی سے پوچھا

بھای وہ میں نے ماما بابا امی ابو سب کو دیکھا وہ لوگ سب یونیفارم میں تھے سوائے می اب کے علاوہ انھوں نے مجھ سے کہا کہ بابا مجھ سے ناراض ہے

میں بابا کی بڑھی لیکن وہ مجھ سے نہیں بولے پھر رخ پھیر کر ناراضگی سے بولے

انہوں نے کہا کہ منیزے تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے اس ملک کے رکھوالوں سے نفرت کرتی ہو جو ہزاروں لوگوں کی جان اور عزتوں کی حفاظت کرتے ہے تم ان سے نفرت کرتی ہو

تم انسے نفرت کر کے میری روح کو زخمی کرتی ہو بھای میں انہیں اواز لگاتی رہی لیکن وہ سب مجھ سے دور چلے گے کوی مجھ سے نہیں بولا

بھای اپکو پتہ ہے نہ میں فوجیوں سے نفرت نہیں کرتی ہو میں بس اپ لوگوں کو کھونے سے ڈرتی ہو

اپ نے جب سے ارمی جواین کی مجھے تب سے پتہ تھا لیکن مجھے پتہ اپکا سب سے بڑا خواب ارمی جواین کرنا ہے بھای وہ سب مجھ سے ناراض ہے

جبکے حورم کو زوردار جھٹکا لگا کہ زیہان ارمی میں ہے ان سب کو کرنل صاحب نے بس یہ بتایا تھا کہ ان کے اوپر اٹیک ہوا تھا

جبکے زیہان نے حیرت کی انتہا سے منیزے کی طرف دیکھا اخر وہ بھی زیہان شاہ کی بہن تھی

زیہان کے سر سے بوجھ اتر گیا وہ ڈر رہا تھا کہ پتہ نہیں منیزے کا ری ایکشن کیا ہو گا

زیہان نے کافی دیر پیار سے اسے سمجھا تا رہا جب تک وہ سو نہیں گی تب تک وہ اسے پاس بیٹھا رہا پھر جب وہ سو گی تو اٹھ کر اسکے اوپر کمبل سیٹ کر کے حورم کو ارام کر نے کا کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا

وہ جب اپنی جگہ سے اٹھا تو حورم کی نظر اس جگہ پر پڑی جہاں خون پڑا ہوا تھا

حورم نے ایک نظر منیزے کو دیکھا جو سوی ہوی تھی پھر روم سے باہر نکل گی وہ زیہان کے کمرے میں داخل ہوی تو وہ اپنی شرٹ اتار چکا تھا

اب اپنی بنیان اتار رہا تھا حورم نے شرم سے اپنا چہرہ نیچے جھکا لیا اور باہر کی طرف دبے قدموں سے جانے لگی

حورم واپس اوں زیہان بغیر پلٹے بولا شاید وہ اسکی موجودگی کو محسوس کر چکا تھا

نہیں وہ تم اس طرح ننگے کھڑے ہو میں نہیں ارہی ہو بے شرم کہی کے حورم کا رخ دروازے کی طرف تھا جب وہ غصے سے بولی

آآآآآآ زیہان درد سے کرہا یا

کیا ہوا حورم ایک دم پیچھے مڑ کر زیہان کی طرف دیکھا جو سینے پر بازو باندھ کر اپنی جیت پر مسکرا رہا تھا

اس سے پہلے حورم پیچھے پلٹتی زیہان نے ایک ہی جست میں اسے کمر سے پکڑ کر بے حد نزدیک کر لیا

حورم کی نظریں زیہان کے سینے پر تھی جہاں اسکے زخموں سے ایک خون کی لکیر نکل رہی تھی

دس دنوں سے مجھ سے کیوں بھاگ رہی تھی جبکے تمھیں پتہ بھی ہے میں اپنی میڈیسن کے بغیر ٹھیک نہیں ہونگا

زیہان اپنی گرفت کو اور حورم کے گرد مضبوط کرتے ہے بولا

زیہان تمھارا خون نکل رہا ہے پیچھے ہٹوں مجھے میڈیسن لگانے دو اسکے اوپر حورم اسکی قربت سے گھبراتے ہوے بولی اور حیرت کی بات یہ تھی کہ زیہان نے اسے اسانی سے چھوڑ بھی دیا

_______________________________

عبیر بے تابی سے ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا وہ کچن سے پانی پی کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب اسنے حورم کے ساتھ زیہان کو گھبراتے ہوے منیزے کے روم کی طرف جاتے ہوے دیکھا

پھر اوپر سے منیزے کے روم سے اسکے رونے کی بھی اواز ا رہی تھی

وہ کافی دیر تک اسکے روم کے باور اضطرابی کیفیت میں کھڑا ہو کر اندر سے ہونے والی ساری باتوں کو سن رہا تھا

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ منیزے کے ہر دکھ اسکے سمیت اپنی بانہوں میں چھپا لی جہاں کسی کی بری نظر بھی اسکی بیوی کو چھو نہ سکے

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں روم سے نکل گے اور زیہان کے روم کی طرف بڑھے عبیر کو تو موقعہ مل گیا تھا وہ جلدی سے منیزے کے روم میں داخل ہوا اور اندر سے روم کو لاک کر لیا

اور اہستگی سے بیڈ کی طرف بڑھا منیزے کے چہرے پر انسوں کے نشان ابھی بھی تازہ تھے اسے پتہ تھا وہ اب نہیں اٹھے گی ایک اسکی نیند بہت پکی تھی دوسرا وہ دوای کے اثر میں تھی

عبیر بالکل منیزے کے قریب بیڈ کی دوسری سایڈ پر بیٹھ گیا تھا اور اپنے اتنے دنوں کی پیاس کو بجھانے لگا

جب اسکی نظر اسکے ہونٹوں پر پڑی عبیر ادھر ادھر دیکھ کر اپنے دھیان کو بھٹکانے لگا اور اپنے جزبات کو قابو کرنے لگا

لیکن اسکے جذبات بھی اسی کی طرح ڈھیٹ تھے اتنی جلدی تھوڑی نہ قابو میں اتے

وہ اہیستگی سے اسکے اوپر جھکا اتنا کہ منیزے کی گرم سانسیں اسے اپنے منہ پر محسوس ہو رہی تھی

عبیر نے اہستہ سے اپنا ہاتھ اسکے چہرے کی طرف بڑھایا پھر انگھوٹے کو تھوڑی پر رکھا اور ہلکا سہ دبا دیا جس سے منیزے کے تھوڑے سے ہونٹ کا ایک دوسے سے جدا ہو گے اور انکے درمیان تھوڑی سی جگہ بن گی تھی

عبیر نے اسکے نچلے ہونٹ کو ہلکا سہ اپنے لبوں میں لے کر دبا یا لیکن شاید اتنے دنوں کا غبار تھا جو اسکے جزبات شدت اختیار کر گے

عبیر نے اسکے دونوں لبوں کو اپنے ہونٹوں میں سختی سے قید کر لیا اور پوری شدت سے اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا

اسکے انداز میں اتنی شدت تھی کہ منیزے بری طرح سے نیند میں کسمسای عبیر نے نرمی سے اسکے لبوں کو ازاد کیا

اور دروازے کی طرف بڑھا لاک کھول کر جس طرح سے ایا اسی طرح س نکل گیا

\-------------------------

حورم نے زیہان کی اچھے سے ڈریسنگ کی اور الماری کی طرف بڑھی لیکن الماری کھول کر اسکی حیرت کی انتہا نہیں رہی جب اسکی الماری میں اسکے سارے کپڑے بلیک کلر کے تھے

لیکن وہ جلد از جلد اس بے شرم ادمی سے بھاگ جانا چاہ‍تی تھی جو اتنی دیر سے اسے معنی خیز نظروں سے ایسے گھور رہا تھا

جیسے ابھی کھا جاے گا حورم نے شرٹ اسکے منہ پر پھینکی اس سے پہلے زیہان اسکی چالاکی سمجھتا حورم بھاگ چکی تھی

زیہان اسکی چالاکی پر ٹھنڈی اہ بھر کر رہ گیا اور بیڈ پر مسکراتے ہوے لیٹ گیا اسے اپنی زندگی سے محبت ہونے لگی تھی

\--------------------------------

بھای اپ سے ایک بات پوچھوں اجالا نے زبیر کو کھانا دیتے ہوے کہا

زبیر کی لائف میں اجالا کے علاوہ اور کوی نہیں تھا اسکا تعلق اچھی خاصی فیملی سے تھا

زبیر کے پا پا ایک بزنس مین تھے جو اپنی بیوی اور بچے سے بے حد پیار کر تا تھا لیکن پھر انہیں پتہ چلا کہ اسکی بیوی کے کسی اور کے ساتھ نا جایز تعلقات ہے

وہ ایک غیرت مند انسان تھے انہوں نے فوراً طلاق دی لیکن وہ اپنی بیوی سے بہت پیار کر تے تھے اسلیے یہ سب برداشت نہیں کر پاے

انہوں نے اپنی ساری دولت زبیر کے نام کی اور ایک کار ایکسیڈنٹ میں کھای میں گر کر اپنی جان دے گے

اسی کھای میں زبیر کو ایک چھوٹی سی بچی ملی جو اپنی یادداشت کھو چکی تھی زبیر نے اسکا کافی علاج کروایا لیکن اسکی یادداشت واپس نہ ای

لیکن زبیر و دیک چھوٹی بہن مل گی تھی جس سے وہ بے حد پیار کر نے لگا تھا لیکن زبیر نے اسے کچھ نہیں بتا یا صرف اتنا کہا کہ بچپن میں ایک ایکسیڈنٹ ہوا جس کی وجہ سے اسکی یادداشت کھو گی تھی

زبیر کی ماں سکے باپ کی موت کے اگلے دن ہی ملک کو چھوڑ کر اپنے بواے فرینڈ کے ساتھ چلے گی تھی

ہاں پوچھوں زبیر نے نرمی سے جواب دیا

بھی وہ لڑکی جو ہوسپٹل میں تھی وہ کیا بچپن میں میری دوست تھی یہ پھر ہماری کوی جاننے والی ہے وہ لڑکی مجھے بہت اپنی اپنی لگی جیسے اس کے ساتھ میرا بہت گہرا رشتہ ہے

اجالا نے زبیر کو بتا یا جسنے زبیر کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا

نہیں گڑیا ایسی کوی بات نہیں ہے شاید تم س سے اپنے بچپن میں ملی ہو زیادہ مت سوچوں ٹھیک ہے اب جاوں اپنی میڈیسن لو اور ارام کروں

زیادہ نت سوچنا زیادو سوچنے سے تمھاری طبعیت خراب ہو جاتی ھے ٹھیک ہے

جی بھای اجالا زبیر کو گہری سوچوں میں چھوڑ کر اپنے رون کی طرف بڑھ گی

____________________________________

#Power of love#

#epi 20#

#Wrriter afzonia#

#Dont copy peaste with out my permission#

منیزے جب اٹھی تو وہ خود کو بہت اچھا فیل کر رہی تھی اسنے پاس لیٹی حورم کی طرف مسکرب کر دیکھا جو سوتے ہوے اتنی معصوم لگ رہی تھی

منیزے کو ابھی تک نہیں پتہ چلا پھا کہ حورم زیہان کی بیوی ہے

حورم اٹھوں منیزے نے حورم کو اٹھا یا حورم نے انجان نظروں سے ادھر ادھر دیکھا پھر سمجھ انے پر مسکرای

کیا ہے حورم نے دوبارہ سے منہ بنا کر منیزے کی طرف دیکھ کر کہا

مجھے بھوک لگی ہے منیزے نے معصومیت سے کہا جبکے حورم کی حیرت سے انکھیں کھل گی مطلب منیزے اپنے ڑرامے سے باہر نکل گی تھی وہ خوشی سے اٹھی اور منیزے کو گلے لگا یا

چلواوں ہم نیچے چلتے ہے دونوں تیار ہو کر نیچے کی طرف بڑھ گی جہاں کھانے پر سب بیٹھے انکا انتظار کر رہے تھے منیزے کو اتا دیکھ سب نے حیرانگی سے دیکھا

منیزے کی نظر ابھی تک عبیر پر نہیں پڑی تھی عبیر اس وقت فل گھبرا گیا تھا

جلدی سے اپنے چہرہ دوسری طرف کیا اپنے بالوں کو ماتھے پر بکھیرا لیکن اب مسلایہ تھا کہ اسکے پاس اسکا چشمہ نہیں تھا عبیر نے زور سے دوسری طرف بیٹھے زیہان کے پاوں میں اپنا پاوں مارا

زیہان نے غصے سے عبیر کی طرف دیکھا جوانکھوں کی طرف ہاتھ کو گول گول کر کے اشارہ کر رہا تھا پہلے تو زیہان کو سمجھ نہیں ایا لیکن پھر منیزے کی طرف دیکھ کر سمجھ گیا جو اہستہ سے سیڑھیاں اتر رہی تھی

اسنے کرنل صاحب کی طرف دیکھا جنھوں نے اپنا نظر کا چشمہ لگا یا ہوا تھا زیہان نے جلدی سے کرنل صاحب کا چشمہ کھینچا اور عبیر کی طرف پھینکا

یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ کسی کو کچھ پتہ نہیں چلا کرنل صاحب نے چشمے کو چھیننے پر خونخوار نظروں سے زیہان کو گھوا

اتنے میں منیزے نے سب کو سلام کیا اور زیہان کے گلے لگ کر اسکی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گی عبیر نے حسرت بھری نگاہوں سے منیزے کو زیہان کے گلے لگتے دیکھا کاش یہ میرے بھی اسی طرح روز گلے لگے

لیکن جب اسکی نظر عبیر کے چہرے پر پڑی تو خوشی اور حیرت سے اسکی انکھیں پھٹ گی

جبکے حورم عبیر کے پاس بیٹھ گی تھی عبیر تم یہاں کیسے مطلب تم میرے گھر میں کیسے منیزے حیرت سے عبیر کو دیکھ رہی تھی

منیزے بیٹا عبیر تمھاری پھپھو کا بیٹا ہادی ہے جس سے تمھارا بچپن میں نکاح ہوا ہے کرنل صاحب نے عبیر کے کہنے پر ادھا سچ بتایا

منیزے شاکڈ نظروں سے کرنل صاحب کو تو کبھی عبیر کو دیکھ رہی تھی

جبکے شاکڈ تو حورم بھی ہو گی تھی منیزے کے نکاح کا سن کر مطلب اسنے تو اسے اپنی بھابی بنانے کا سوچا تھا اور یہ کمینہ اسے لے کر اڑ گیا حورم نے ایک گھوری عبیر پر ڈالی جو بیچاری شکل بنا کر معصوم بن کر بیٹھا تھا

لیکن عبیر میری یونورسٹی میں غریب بن کر اور ہادی تو مجھے پسند نہیں کرتا ہے میں نے خود کافی دن پہلے نانو سے بات کرتے ہوئے سنا تھا

اس دفعہ کرنل صاحب اور عبیر دونوں گڑبڑا گے تھے کیونکہ یہ انکے پہلے پلین کا حصہ تھا

لیکن اب عبیر صاحب دوسرا پلین بنا لیا تھا

بیٹا یہ تو اب تمھیں عبیر ہی بتا سکتا ہے کرنل صاحب صفای سے اپنا دامن بچا کر عبیر کو پھنسا دیا ویسے بھی وہ نہیں چاھتے تھے کے عبیر اور کوی منیزے کے ساتھ ڈرامہ کرے

لیکن عبیر نجانے کیا سوچ کر بیٹھا تھا اسی لیے کرنل صاحب خود ہی پیچھے ہٹ گے

منیزے سے سوالیہ نظروں سے عبیر کو دیکھا منیزے دیکھوں میں اپکو ناپسند نہیں کرتا تھا میں ممی پاپا کے جانے کے بعد اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ میں اپکی حفاظت نہیں کر سکتا

مجھے تو خود لڑای سے اتنا ڈر لگتا ہے میں اپکے لیے کیا لڑوں گا

مجھے ڈر تھا کہ تم مجھے چھوڑ نہ دوں اور یونیورسٹی میں اپ نے کبھی پوچھا ہی نہیں میرے بارے میں اسی لیے میں ڈر گیا تھا

عبیر رونی شکل بنا کر اتنی صفای سے جھوٹ بول رہا تھا کہ کرنل صاحب اور زیہان انکھیں بھاڑ کر عبیر کو دیکھ رہے تھے جسکے چہرے سے کہی سے بھی نہیں لگ رہا تھا وہ جھوٹ بول رہا ہے

For more visit (exponovels.com)

منیزے کو اس وقت عبیر پر اتنا ترس ارہا تھا اسکا دل کیا وہ ابھی جادو سے عبیر کو بہت ساری طاقت دے دیں مطلب وہ اسکی وجہ سے اس سے دور جارہا تھا

لیکن منیزے اب اسے کیا بتاتی کہ وہ تو اس سے بغیر دیکھے بچپن سے ہی پیار کرتی تھی عبیر اب جیسا بھی ہوا سے قبول تھا

دکھ تو بیچاری حورم کو بھی اس کیوٹ سے لڑکے پر بہت ارہا تھا حورم کا جو بھی غصہ تھا عبیر پر بھک سے اڑ گیا

منیزے اگر اب بھی اپکو مجھ سے کوی شکایت ہے تو میں اپ سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہو

عبیر چالاکی سے مگر مچھ کے انسوں بہاتے ہوے بولا

عبیر میں نے تمھیں معاف کیا مجھے تم سے کوی گلا نہیں منیزے جلدی سے اسکے ہاتھ جوڑنے سے پہلے بولی

چلو بھی ہو گیا سب کچھ کلیر اب کھانا شروع کروں کرنل صاحب عبیر کی اوور ایکٹنگ سے تنگ اکر بولے

سب نے کھانا شروع کیا جب اچانک سے منیزے کو اپنی بھابی کی یاد ای جو اسکی دوست کی جگہ چھین گی تھی

بھای مجھے اپنے بھابی کی پک تو دیکھای ہی نہیں منیزے زیہا کی طرف دیکھ کر بولے اور سبنے اسے حیرت سے دیکھا

جب کرنل صاحب بولے بیٹا پک کیا دیکھوں گی تمھاری بھابی تمھارے سامنے بیٹھی ہے کرنل صاحب نے کھانا کھاتے ہوے عبیر کی طرف اشارہ کر کے بولے اصل میں انھوں نے کیا اشارہ حورم کی طرف کیا تھا

لیکن منیزے کو لگا انھوں نے عبیر کی طرف اشارہ کیا ہو

منیزے نے حیرت سے منہ کھول کر عبیر کی طرف اشارہ کیا پھر زیہان کی طرف جو اتنی بڑی سمایل دے رہا تھا

بھای اپنے عبیر سے شادی کی ہے منیزے نے حیرت سے چیختے ہوے کہا

اَسْتَغْفِرُاللّٰہ سب سے پہلے عبیر کو بات سمجھ میں ای جو منیزے کی بات سنکر گھبرا کر بولا

لاحولاولاقوت منیزے پہلے بات سمجھ لو زیہان حورم کی جگہ عبیر کو امیجن کرتے ہوے گھبرا کر بولا

حورم اور کرنل صاحب پہلے تو بات کو سمجھنے کی کوشش کی پھر ایک ساتھ دونوں کا ہنسی کا فوارہ چھوٹا

مطلب نا نو حورم کی بات کر رہے تھے منیزے نے زیہان سے تصدیق جس پر زیہان نے منہ بنا کر سر ہلایا

اوہ میرے اللہ مطلب حورم میری بھابی ہے منیزے اپنی جگہ سے اٹھ کر حورم کی طرف بھاگی اور زور سے گلے لگایا

سب کچھ کلیر ہو چکا تھا منیزے تو بہت خوش تھی اور اسی خوشی میں انھوں نے کھانا کھایا

کیونکہ انکے زخم ابھی پوری طرح سے بھرے نہیں تھے اسلیے کرنل صاحب کسی کو بھی گھر سے باہر نکلنے نہیں دے رہے تھے

دوپہر ہو چکی تھی حورم کی شرارت کا کیڑا پھر سے باہر نکلنے کو بے تاب تھا

اور پھر حورم دی گریٹ کو ایک شیطانی ایڈیا ایا جسے اسنے منیزے کو بتایا

دونوں کی انکھوں میں شیطانی چمک تھی اور نیچے اتر کر کچن کی طرف بڑھی اتنے میں سامنی سے روحان اتا نظر ایا
حورم کو پتہ تھا وہ ضرور اے گا اس لیے ان دونوں نے جلدی سے اپنا پلین اسے بتا یا اور تیاری کرنے لگے جو شاید اج کسی کی بری ے شامت لانے والا تھا

--------------------------

صدیق صاحب اس وقت کوی فایل ریڈ کر رہے تھے جب انکے موبایل کی بیل بجی

انہوں نمبر دیکھا نمبر دیکھ کر وہ بے حد پریشان ہو گے لیکن کل اٹھانی انکی مجبوری تھی

انہوں نے پریشانی سے کال اٹھای لیکن کال اٹھانے کے بعد سامنے والے شخص نے ہمیشہ والا مطالبہ دھرایا

جس پر صدیق صاحب نے فورا انکار کر دیا لیکن اج جو اس ادمی نے دھمکی دی وہ انہیں اور زیادہ پریشانی میں مبتلا کر گی

انھوں نے اج سب کچھ سارہ بیگم کو بتانے کا فیصلہ کیا

#power of love #

#epi 21 #

#wrriter afzonia #

#dont copy peaste with out my permission#

روحان منیزے اور حورم نے مل کر گول گپے تیار کیا حورم نے ایک پلیٹ میں گول گپے ڈالے انکے اندر اتنی مرچیں بھری پھر اوپر الو ڈال دے تاکہ مرچیں نظر نہ اے

ایک باول میں اسنے علیحدہ سے گول گپوں کا پانی نکالا اور اس میں نمک کا زہر کر دیا پھر اسنے ایک گلاس میں کوک کی بوتل ڈالی اور اس میں ہری مرچیں گھول کر سب کچھ ایک ٹرے میں رکھا

منیزے امزے سے موبایل میں وڈیو بنانے لگی تاکہ زیہان کو بلیک میل کر کے پیسے نکلواے جبکے روحان کو کرنل صاحب نے اپنے پاس بلا لیا تھا

حورم مسکراتے ہوے کمرے میں داخل ہوی زیہان نے حیرت سے حورم کے ہاتھوں میں ٹرے اور اسکے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی

زیہان میں نے اپکے لیے اپنے ہاتھوں سے گول گپے بناے ہے حورم نے انکھیں پٹپٹا کر دلکش انداز میں کہا

پتہ نہیں لیکن زیہان کو کچھ گڑبڑ لگی لیکن پھر حورم کے معصوم چہرے کی طرف یکھا

حورم لیکن میں گول گپے نہیں کھاتا ہو مجھے یہ پسند نہیں ہے زیہان نے نرمی سے حورم کو منع کیا حلانکہ اسکا دل تو نہیں کر رہا تھا منع کرنے کو وہ اتنے پیار سے اسکے لیے جو بنا کر لای تھی

لیکن چھٹی حس اسے بار بار خبردار کر رہی تھی جو ہمشہ سہی ہوتی تھی اس لیے زیہان نے اپنی چھٹی حس کا کہنا مانا

زیہان یہ تو تمھاری مرضی ہے لیکن یہ بھی دیکھوں میں دو گھنٹے کچن میں لگاے اور تم میں جا رہی ہو حورم اپنی انکھوں میں مگرمچھ کے انسوں لے کر ای اور واپس مڑنے لگی

زیہان کہا حورم کی انکھوں میں انسو دیکھ سکتا تھا اور جلدی سے بولا کیونکہ وہ سچ میں زیادہ مرچی والی چیزیں نہیں کھاتا تھا

حورم لاوں میں تو مزاق کر رہا تھا زیہان کے کہنے کی دیر تھی حورم نے جلدی سے ٹرے اسکے سامنے بیڈ پر رکھی اور اسکی طرف دیکھ کر اپنے نا انے واے انسو صاف کیے

زیہان نے ایک گول گپے کو پکڑا اور اس میں پانی بھر کر منہ میں ڈالا

منیزے دراوزے کی اوٹ سے وڈیو بنا رہی تھی

زیہان کا منہ میں گول گپا رکھنے کی دیر تھی اسکی سفید رنگت بالکل سرخ ہو گی اتنی مشکل سے اسنے اس گول گپے کو اپنے گلے سے اتارا لیکن مرچوں سے اسکا برا حال ہو گیا تھا

پانی پانی زیہان کے کانوں سے دھویں نکلنے شروع ہو گے تھے حورم نے شرافت سے جلدی سے کول ڈرنک اسکی طرف بڑھای

زیہان ایک سیکنڈ سے پہلے کول ڈرنک کے گلاس کو منہ کے لگا یا اور ایک سپ پیا

آ آ آ اس دفعہ زیہان کی ضبط کے باوجود بھی چیخ نکل گی اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر حورم کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام لگا

منیزے کا باہر ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا اسنے جلدی سے وڈیو کو سٹوپ کیا اور اپنے روم کی طرف بھگ گی

زیہان کی انکھیں حد سے زیادہ سرخ ہو گی تھی اسنے جلدی سے پاس پڑے جگ میں سے پانی پیا تھوڑ دسکون ملا لیکن زبان اور ہونٹوں میں مرچوں کی زیادتی سے جلن ہو رہی تھی

زیہان نے حورم کی طرف دیکھا جسکا ہنس ہنس کر برا حال حورم نے اسکی خاموشی پر ہنسی کو کنٹرول کر کے دیکھا لیکن اسکی سرخ انکھوں اور سنجیدہ چہرے پر نظر پڑتے ہی حورم نے بھاگنے میں ہی اپنی بھلای جانی

اس سے پہلے حورم بھاگتی زیہان نے اسکا ارادہ بھانپتے ہوے اسکی کلای کو جلدی سے پکڑا اور اپنی طرف ایک دم جھٹکا دیا

حورم اس حملے کے لیے بالکل تیار نہیں تھی اور زیہان کے اوپر گری اسکے اوپر گرتے ہی زیہان نے کروٹ بدلی

حورم مکمل طور پر زیہان کے نیچے دب گی تھی حورم کی ہنسی اتنی دور غایب ہو گی جیسے وہ کبھی حورم کو ای نہ ہو

زیہان چھوڑوں مجھے حورم نے اپنے چھوٹے ہاتھوں سے زیہان کے سینے پر دباو دیکر پیچھے کیا

لیکن زیہان مسلسل حورم کی طرف سرخ انکھوں سے گھر رہا تھا لیکن مرچی ابھی بھی اسے بہت لگ رہی تھی

زیہان چھوڑوں میرا دم گھٹ۔۔۔۔۔زیہان جو کب سے حورم کے ہلتے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا

ایک دم سے اسکے ہونٹوں پہ جھکا اور اسکے لفظوں کو اپنے لبوں میں قید کر لیا

زیہان پوری شدت سے اسکے ہونٹوں پر پیار کر رہا تھا حورم کے نازک ہونٹوں سے اسکے جلتے لبوں کو ٹھنڈک مل رہی تھی

حورم کو اپنے ہونٹوں پر اتنی جلن محسوس ہونے لگی حورم نے اپنے اپ کو چھڑوانے کی کوشش کی زیہان نے نرمی سے ہونٹوں کو چھوڑا

ہاں تو جاناں مجھے تو یہ بہت پسند ا یا اب بس اپنے بدلے کے لیے ریڈی رہنا ٹھیک ہے

زیہان نے اسکے گال کو سہلاتے ہوے کہا حورم نے اس دھکا مارا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گی

---------------------------------

صدیق صاحب نے سارہ بیگم کو سب بتا دیا تھا اتنے میں روحان بھی آگیا ان دونوں کے پریشان چہرہ دیکھ کر وہ پوچھے بغیر نہیں رہ پایا

صدیق صاحب کے منع کرنے کے باوجود بھی سارہ بیگم نے روحان کو سب بتانا شروع کر دیا

یہ بات حورم کے کڈنیپ سے چند دن پہلے کی تھی جب انکا بزنس پارٹنر انکے گھر آیا تھا

ارمان غیلانی جو تیس سال کا تھا اب باپ کے بزنس کو چلاتا تھا انکی کمپنی کا جانا مانا نام تھا

اوپر سے اسکے چچا سیاستدان تھے اسی لیے انکا اچھا خاصا نام تھا جب ایک میٹنگ کے سلسلے میں ارمان صدیق صاحب کے ساتھ انکے گھر آیا

وہ لاونج میں بیٹھ کر کچھ ڈسکس کر رہے تھے جب حورم کی خوبصورت ہنسی کی اواز ارمان کے کانوں میں پڑی اسنے بے ساختہ گردن پیچھے گھما کر دیکھا جہاں شیشے میں سے حورم اور روحان کسی بات پر ہنستے ہوئے نظر آ رہے تھے

ارمان کی نظریں حورم کے نوخیز حسن میں الجھ کر رہ گی

ارمان نے صدیق صاحب سے اشارے سے پوچھا کہ یہ کون ہے

صدیق صاحب اسکے پوچھنے پر حورم کے بارے میں بتا یا کہ یہ میری بیٹی ہے

پھرا سنے بغیر کچھ کہے ڈیل فائینل کر لی اس بات سے صدیق صاحب بہت خوش تھے لیکن وہ ارمان کی نظریں نہیں پڑھ پائے

اگلے دن ارمان اپنے باپ اور چچا کے ساتھ صدیق صاحب کے افس میں حورم کا رشتہ لے کر پہنچ گے

صدیق صاحب نے ارام سے انکار کر دیا کیونکہ وہ حورم سے عمر میں کافی بڑا تھا

اوپر نہ تو وہ ابھی حورم کی شادی کرنا چاہتے تھے اور اوپر سے انکے خاندان کی بری شہرت کے بارے میں انہوں نے کافی کچھ سن رکھا تھا

پھر وہ لوگ اس وقت تو ارام سے چلے گے لیکن پھر حورم کا کڈنیپ جب ہوا تو اسکے باپ کی کال اگی کہ د سکے بیٹے نے پہلی مرتبہ زندگی میں کچھ مانگا ہے

اگر انکار کیا تو تیری بیٹی کی عزت بھی جا سکتی ھے لیکن تھوڑی دیر بعد کرنل کا فون انا زیہان کے نکاح کا کہنا

صدیق صاحب کو اس وقت زیہان حورم کے لیے بالکل ٹھیک لگا اسی لیے اسکا نکاح زیہان کے ساتھ ہو گیا

نکاح کے چند دن تک تو بالکل خاموشی رہی لیکن پھر ارمان کا فون انے لگا کہ اپنی بیٹی کو اس سے طلاق دلا ورنہ وہ اس لڑکے کو ختم کر دے گا حورم اسکے محبت ہے اور وہ اپنی محبت سے دستبردار کسی قیمت پر نہیں ہو گا

اس دن انھوں نے ہی کرنل صاحب سے کو سب کچھ ارمان کے بارے بتا دیا تھا جس پر کرنل صاحب نے کہا تھا کہ حورم کو اسکے ساتھ بھیج دیا جاے

ایک تو انکے گھر کی سیکیورٹی بہت ٹایٹ تھی دوسرا وہ اپنے شوہر کے پاس رہے گی اور تیسرا کسی کو بھی اس حویلی کا پتہ نہیں چلے گا

لیکن اب وہ زیہان کے گھر تک کا ایڈریس بتا رہا ہے اور دو دن کا ٹایم دیا ہے اور کہا ہے اسکے بعد نتایج کے ذمدار اپ خود ہونگے

سب کچھ سننے کے بعد روحان کا غصے سے برا حال ہو گیا وہ اس ارمان کو ختم کرنا چاہتا تھا

لیکن صدیق صاحب نے اپنی قسم دے کر روکا کیونکہ روحان ابھی بچہ تھا وہ اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا

لیکن روحان اس بات پر خوش بھی تھا کہ زیہان نے اسکی بہن سے نکاح کیا ہے بے شک زیہان ایک مضبوط اور بہادر شخص ہے جو اپنی بیوی کی حفاظت کر سکتا ہے

------------------------

#power of love#

#epi 22#

#Wrriter afzonia#

#dont copy peaste with out my permission#

دو تین دن ہو چکے تھے حورم کو یہاں اے ہوے لیکن یہاں کچھ بھی کرنے کو نہیں زیہان کی طرف سے بھی مکمل خاموشی تھی روحان بھی روز اجاتا تھا

منیزے خود پہلے ہوسپٹل اور اب گھر میں پڑے پڑے بور ہو گی تھی

ان دونوں نے مل کر شاپنگ رجانے کا فیصلہ کیا لیکن مسلہ یہ تھا کہ کوی انھیں باہر نہیں جانے دے رہا تھا

حورم کو اچانک وہ وڈیو یاد ای جو منیزے نے بنای تھی

منیزے وہ وڈیو دوں شاید وہ کام اجاے

حورم نے پاس بیٹھی منیزے کو مخاطب کیا جو موبایل میں گھس کر پتہ نہیں کیا کر رہی تھی

ہاں یہ لوں منیزے نے موبایل میں اس وڈیو کو نکال کر حورم کو دی

حورم نے مسکراتے ہوے وہ موبایل پکڑا اور زیہان کے کمرے کی طرف بڑھی

زیہان کمرے میں بیٹھا جمعیل کی حالت کا پوچھ رہا اور اس کی نگرانی پر زبیر کو لگا یا ہوا تھا

کیونکہ وہ چاھتا تھا وہ جمعیل کو ایسی موت دے وہ بھی اپنے ہاتھوں سے تاکہ اسنے جو بچپن میں اپنی فیملی سے وعدہ کیا تھا اسے پورا کر سکے

For more visit (exponovels.com)

وہ انہی سوچوں میں تھا جب حورم اسکے کمرے میں داخل ہوی

زیہان ہمیں شاپنگ پر جانا ہے ہم گھر پر بور ہور ہے ہے حورم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بہادری سے اپنا مدعا سامنے رکھا

زیہان کو کبھی کبھی اتنی حیرت ہوتی تھی حورم پر کہ جس بندے کے نام سے لوگ کانپ جاتے ہیں حورم کتنی بہادری سے ایک تو تم کہہ کر بات کرتی تھی اور دوسرا اسے حکم بھی دیتی تھی

اور زیہان تو اسکے اسی انداز پر ہی تو فدا تھا

حورم ابھی گھر سے باہر نکلنا ٹھیک نہیں ہے منیزے کو خطرہ بھی ہوسکتا ہے

زیہان نے کمزور سی دلایل دی

اچھا ٹھیک چلو کسی نہ کسی طرح ٹایم تو گزارنا ہے چلو میرے پاس ایک وڈیو ہے اسے میں سوشل میڈیا پر اپلوڈ کر دیتی ہو

تم وڈیو کو دیکھنا پسند کروں گے حورم نے موبایل کی سکرین پر وڈیو کو پلے کر کے اسکی طرف موبایل کر دیا

زیہان کو وڈیو میں تو کوی انٹرسٹ نہیں تھا لیکن پھر بھی اسنے سکرین کی طرف دیکھا

سکرین کی طرف دیکھتے ہی زیہان کے طوطے اڑ گے مطلب وہ اسکی ہی وڈیو کو اپلوڈ کرنا چاہ‍تی ھے

وڈیو میں اسکا سرخ چہرہ صاف نظر ارہا تھا مطلب اسکی تو عزت کا کچرہ ہو جانا تھا

حورم دیکھوں تم ایسی ویسی کوی حرکت نہیں کروں گی زیہان نے کہتے ساتھ ہی موبایل کو جھپٹنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی اسی کی بیوی تھی

جلدی سے موبایل کو اپنے پیچھے کر لیا ہاں تو جو میں کہتی ہو وہ کرتے جاو پھر شاید میں میں کچھ سوچ سکتی ہو

حورم زیہان کی حالت کے مزے لیتی ہوی بولی

جبکے زیہان تو صرف یہ سوچ رہا تھا اگر یہ وڈیو عبیر کے ہاتھ یہ پھر اسکے میس کے کسی بھی بندے کے ہاتھ لگ گی تو انہوں نے ویسے ہی اسکا مزاق بنا کر مار دینا ہے

جو بندے اج تک اسکے سامنے بولے نہیں انہیں اسکے اوپر ہسنے کا موقع مل جاے گا

ٹھیک ہے بتاو کیا کرنا ہے زیہان نے ہار مانتے ہوے بولا

نانو کو مناو باہر جانے کے لیے اپنا کریڈٹ کارڈ دو بس ابھی کے لیے اتنا کافی ہے حورم نے اتنے اٹیٹیوڈ سے کہا کہ زیہان اسکے چہرے کو بس دیکھتا ہی رہ گیا

ہمم ٹھیک ہے تم لوگ تیار ہو جاو میں نانو سے بات کرتا ہو

حورم نے خوشی سے منیزے کے پاس گی اور اسے خوشخبری سنای جسے سنتے ہی منیزے خوشی سے اچھل پڑی

حورم وہ اجالا کو بھی بلالے وہ لڑکی مجھے بہت اچھی لگی اوپر سے پتہ نہیں اسے دیکھ کر بہت اچھا محسوس ہو تا ہے

منیزے نے سوچتے ہوے حورم سے کہا حورم نے جلدی سے اثبات میں ہلایا وہ لڑکی خود بہت معصوم اور بہت اچھی لگی تھی

حورم کے پاس اجالا کا فون نمبر تھا اسیلے اسنے اجالا کو فون کیا اجالا نے تھوڑا سہ سوچ کر ہاں کر دیا اور انہیں مال میں ملنے کا کہہ دیا

حورم نے اسے مال کا نام بتا دیا تھا اسی لیے اب بس وہ زیہان کا انتظار کر رہی تھی

اتنے میں ایک ملازم ایا منیزے بی بی اور حورم بی بی اپ اجاوں زیہان نے اپ دونوں کو نیچے بلایا ہے

وہ دونوں نیچے گے تو زیہان اور عبیر بڑی سنجیدگی سے کچھ ڈسکس کر رہے تھے

ان دونوں کو نیچے اتے دیکھ کر دونوں نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجالی منیزے نے تو کچھ نوٹ نہیں کیا لیکن حورم کی جاسوسی کی حس جاگ چکی تھی

اسے اس دن بھی عبیر میں کچھ عجیب لگا اور ابھی اسکے چہرے پر مضبوطی کے اثرات دیے ہے لیکن پھر وہی ڈرپوک سے مسکراہٹ لیے تاثرات کو سجا لیا لیکن ایک جو بات اسے اسکی پسند ای تھی اسکی نظروں میں منیزے اور حورم دونوں کے لیے بے تحاشہ عزت اور احترام ہوتا تھا

اسی لیے حورم بے فکری سے اسکے اس پاس پھرتی تھی اور اوپر سے کل عبیر نے سب کے سامنے اسے اپنی چھوٹی بہن کہا تھا کیونکہ اسکی کوی بہن نہیں تھی

اور منیزے اور زیہان ہر وقت بہن بھای کے پیار کا عملی نمونہ بن کر پھرتے تھے اسی لیے عبیر کو بھی بہن کی ضرورت تھی اور حورم کی معصومیت اسے بے حد بھای تھی

حورم نے اب کی دفعہ عبیر کی جاسوسی کرنے کا فیصلہ کیا اور ویسے اب فن کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا

منیزے اور حورم عبیر تم دونوں کی سیفٹی کے لیے تمھارے ساتھ جاے گا زیہان نے عبیر کی طرف اشارہ کیا

منیزے اتنی زور سے ہنسی بھای یہ اپنی حفاظت کر لے یہ ہی کافی ہے منیزے نے ہنستے ہوے کہا اسکی بات پر زیہان بھی عبیر کی طرف دیکھ کر اتنی ہی زور سے ہنسا

جبکے حورم کو ہنسی تو ضرور ای تھی لیکن پھر عبیر کی
معصوم شکل کی طرف دیکھا

تم دونوں میرے بھای کا ایسے مزاق نہیں بنا سکتے ہو ٹھیک ھے اور زیہان تم بڑے بہادر بنتے ہو تمہاری بہادری ابھی دس منٹ پہلے میں دیکھ چکی ہو

حورم نے ایک ساتھ دونوں سے حساب برابر کیا اور پھر عبیر کی طرف دیکھا جسکی ایک ساتھ پوری بتیسی ایک ساتھ نکل گی تھی

اور منیزے کا منہ بن چکا تھا جبکے زیہان بس یہ سوچ رہا تھا اخر یہ حورم چیز کیا ہے جو ہر تھوڑی دیر بعد اسکی بولتی بند کر رہی تھی
منیزے منہ بناتے ہوے اگے بڑہی اسکے پیچھے پیچھے وہ بھی باہر نکل گے

وہ لوگ کار میں بیٹھے گیٹ سے باہر نکل کر مال کے راستے پر نکل گے عبیر کار ڈرایو کر رہا تھا اسکے ساتھ حورم بیٹھی تھی جبکے منیزے نے پیچھے بیٹھ اپنے کانوں میں ہینڈ فری لگا لی تھی

حورم سامنے دیکھ رہی تھی جب اسکی نظر عبیر کے مضبوط ہاتھوں پر پڑی پھر اسنے اسکے چہرے کی طرف دیکھا

وہ بے شک ایک بھرپور مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا وہ کسی بھی لڑکی کا ایڈیل ہو سکتا تھا

حورم بہت باریک بینی سے اسکا جایزہ لے رہی تھی گوری رنگت ماتھے پر بکھرے بال کالی انکھوں پر بڑا سا چشمہ جسے وہ بار بار سہی کر رہا تھا کلین شیو پتہ نہیں کیوں لیکن اسے ابھی لگا تھا جیسے یہ حلیہ اسکی ذات کا حصہ نہیں ہے

اسنے ابھی تک عبیر کو کھلی شرٹس میں ہی دیکھا

تو عبیر اگر یہ تمھارا سچ نہیں ہے تو میں تمھارے سچ کو جان کر رہوں گی اگر یہی تمھارا سچ ہے تو پھر تو بہت غلط بات ہے حورم اپنے دل ہی دل میں عبیر سے مخاطب ہوی

عبیر کب سے حورم کی تیز نظروں کو اپنے اوپر محسوس کر رہا تھا اور اسی ڈر سے عبیر اپنے چشمے کو بار بار سہی کر رہا تھا

عبیر ایک بات پوچھوں تم سے حورم نے عبیر سے پوچھا

ہاں پوچھوں عبیر نے اجازت تو دے دی لیکن اس چھوٹی سی تیز مرچی کو دیکھ کر وہ سہی معنی میں گھبرا گیا تھا

زیہان نے اپنے لیے بیوی بھی اپنے جیسی ہی تیز چن کر ڈھونڈی ہے جو اسکی ہی واٹ لگانے کے چکر میں تھی عبیر جو کبھی موت سے
نہیں ڈرا جس کے دشمن اسکا نام سنتے ہی پناہ مانگتے تھے

اپنی اس چھوٹی سی بہن سے ڈر گیا

تم تو شروع سے ہی لنڈن میں تھے نہ حورم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

ہاں عبیر کی اہستہ سی اواز نکلی

توتم نے کچھ کام بھی نہیں کیا ہو گا کیونکہ پیسے کی تو تمھارے پاس کوی کمی نہیں ھے ہیں ناں

ہاں عبیر نے اثبات میں سر ہلایا

تو تمھارے ہاتھ اتنے مضبوط کیسے ہے جیسے دیکھوں روحان بھی کوی کام نہیں کرتا اسکے ہاتھ بھی بالکل نرم ہے لیکن اور اوپر سے تم ہم سے کم ازکم پانچ چھے سال تو بڑے ھوگے ھی

پھر بھی تم ابھی صرف سیکنڈ سمیسٹر میں ہی ہو حورم نے عبیر کی پھونک نکالنے میں کوی قصر نہیں چھوڑی

وہ تو شکر تھا منیزے نے ہینڈ فری لگای ہوی تھی اور دوسرا مال آگیا تھا

حورم وہ مال آگیا ابھی بھی یہی بیٹھنے کا ارادہ کیا منیزے نے اسے اسی طرح بیٹھے عبیر کو گھورتے دیکھ کر کہا

ہاں چلو حورم بھی منیزے کے کہنے پر جلدی سے اتر گی عبیر نے گہرا سانس لیا اور انکے پیچھے گاڑی کو پارکنگ میں لاک کر کے چل پڑا

حورم اور منیزے کافی اگے تھی جب اسکی نظر منیزے کے سایڈ سے نکلتے لڑکے پر پڑی جس نے جان بوجھ کر اپنا ہاتھ منیزے کے کمر سے لگایا

منیزے نے پلٹ کر ایک زوردار تھپڑ اسے مارا اور انگلی سے اسے وارن کر کے اگے بڑھ گی

یہ سب دیکھ عبیر کی انکھوں میں مرچیں سی بھر گیں اسکی انکھیں اتنی سرخ ہو چکی تھی جیسے ان میں سے ابھی اگ نکلنا شروع ہو جاے گی

عبیر نے ماتھے کی رگ کو ہاتھ کی دو انگلی سے دبا یا جو خطرناک حد تک پھول چکی تھی اور پھٹنے کے قریب تھی اسکا دل کیا کو وہ ابھی اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دے

وہ اپنے غصے کو دباتا ہوا اس لڑکے کی طرف بڑھا اسکی گردن پر اتنے زور سے ہاتھ رکھا کہ اس لڑکے کو اپنی گردن ٹوٹتی ہوی محسوس ہوی

بھای کیا بات ہے چھ۔۔۔۔۔۔اس لڑکے کی باقی باتیں منہ میں ہی رہ گی جب اسکی نظریں عبیر کی سرخ انگارہ انکھوں پر پڑی

سایڈ پر چلو عبیر نے اسکی گردن پر اور زور بڑھا یا وہ لڑکا ڈر کی وجہ سے اسکے ساتھ شرافت سے چل پڑا

حورم اور منیزے جیسے ہی اندر داخل ہوی انہوں نے پیچھے مڑکر دیکھا لیکن عبیر کہی بھی نہیں تھا

اس سے پہلے کہ وہ دونوں باہر جاکر عبیر کو ڈھونڈتی اس سے پہلے ہی انھیں اجالا اپنی طرف اتے دیکھای دی

اجالا کو دیکھتے ہی منیزے کو ڈے ساختہ پری کی یاد ای اگر اج وہ زندہ ہوتی تو اجالا کے جتنی ہوتی #power of love#

#Epi 23#

#Wrriter afzonia #
#Dont copy peaste with out my permission#

عبیراس لڑکے کوایک سایڈپر پارکنگ کے اینڈپر لے گیاجہاں بھیڈنہ ہونے کے برابر تھی

اسنے ابھی تک اپنے غصے کوکیسے کنٹرول کیا ہوا تھا یہ بات صرف وہی جانتا تھا

اسنے اس لڑکے کو لے جاتے ہی اسکا سروہاں کھڑی ایک گاڑی میں پوری طاقت سے مارا

اتنا کے اسکے سر سے خون پانی کی طرح نکلنا شروع ہوگیا لیکن عبیر نے اسی پر ہی بس نہیں کی ایک بعد ایک مار تا ہی گیا اسکے سر کو

گاڑی کا وہ حصہ اندر تک چلاگیا تھا لیکن اسکے سر پر تو جنون سوار تھا

اس لڑکے میں اتنی بھی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ اپنا بچاو کرسکے وہ زمین پرے جان ہو کر گر چکا تھا اس لڑکے کی چینخوں کی وجہ سے ارد گرد لوگ جمع ہو رہے تھے لیکن عبیر کو کسی چیز کی کوی پرواہ نہیں تھی

عبیر کی نظر اسکے ہاتھ پر پڑی جس سے اسنے منیزے کو چھوا تھا
لیکن اس لڑکے کی قسمت شاید اچھی تھی کہ اج عبیر کے پاس اسکے ہاتھ کو کاٹنے کے لیے کچھ نہیں تھا

عبیر نے اپنے جوتے کی ایڈی کو اسکے ہاتھ پر بے دردی سے مسلا اور مسلتا ہی گیا اتنا کہ اسکے ہاتھ کی شکل بری طرح سے بگڑ چکی تھی اسکا ہاتھ مکمل طور پر کچلا جا چکا تھا

اسے وہی تڑپتا چھوڑ کر اپنا چشمہ اٹھا یا اور شاپنگ مال کی طرف بڑھا اور اپنے اپ کو نارمل کرنے کی کوشش کی

---------------------------

ارمان بیٹا اج وہ لڑکی اس شاپنگ مال گی ہے اچھا موقع ہے لڑکی کو اٹھوا لیتے پھر مزے کرنا اور اچھی بات تو یہ ہے اج بھی اس لڑکی کے ساتھ کوی گارڈ نہیں ہے

وہ لوگ اس شاپنگ مال کے اگے کھڑے تھے جہاں حورم اور منیزے ابھی اندر گی تھی

نہیں ڈیڈ اس طرح مزہ نہیں اے گا سنا ہے وہ لڑکی کسی ڈرتی نہیں ہے میں اسکی انکھوں میں خوف دیکھنا چاہتا ہوں

ارمان خباثت سے بولا جس پر اسکے باپ نے مسکراتے ہوے بھرپور ساتھ دیا

ابھی میں اسکا ایک ٹریلر خود دیکھ کر اوں گا ارمان نے پوکٹ سے رومال نکالا اور منہ پر باندھ کر شاپنگ مال کی طرف بڑھا

----------------------

عبیر پاگلوں کی طرح منیزے کو ڈھونڈ رہا تھا اسے نہیں پتہ وہ کب اسکے عشق میں دیوانہ ہوگیا

اسے اتنا برداشت نہیں ہوتا کوی اس چھوے یہاں تو پھر کسی نے اس چھوا تھا

مال میں لڑکیاں حسرت سے اس خوبرو مرد کو پریشان دیکھ رہی تھی

عبیر کی نظر ایک شاپ پر پڑی جہاں وہ تینوں کسی بات پر کھڑی ہو کر ہنس رہی تھی

اسے دیکھ کر عبیر کے تپتے دل کو ایک دم سے ٹھنڈک ملی تنے ہوے اثرات ایک دم سے نارمل ہو گے

اسکے مسکراہٹ کو دیکھ کر خود بخود اسکے ہونٹ مسکرا اٹھے

وہ اسکی طرف بڑھنے لگا تھا جب اسکے دماغ میں اسے تنگ کرنے کا خیال ایا

وہ پیچھے مڑ کر ایک جینٹس شاپ میں چلا گیا وہاں سے پینٹ کوٹ خریدا اور واش روم میں چینج کیے

اپنی انکھوں سے بلیک لینز نکالے جس سے اسکی خوبصورت گرے ایز واضح ہو گی وہاں موجود شیشے میں دیکھ کر اپنے ماتھے پر پڑے بالوں کو اوپر اچھے سے سیٹ کیا

وہ مکمل تیار ہو چکا تھا لیکن اب مسلہ یہ تھا اسکے پاس نکلی بریڈ نہیں تھی

اسنے باہر نکل کر وہاں موجود لڑکے سے داڑھی کا پوچھا جس پر اسنے ہاں میں سر ہلا یا

تھوڑی دیر بعد وہ لڑکے نکلی داڑھی کے ساتھ موجود تھا عبیر کے چہرے پر پہلے بالکل ایسی ہی داڑھی رھی لیکن پھر زیہان نے اسے اور شریف دیکھنے کے لیے کلین شیو کا مشورہ دیا

For more visit (exponovels.com)

جواسے بھی پسند ایا اسی لیے اسے کلین شیو کرلی لیکن جب بھی وہ منیزے کو ملتا تھا وہ نکلی بریڈ لگا کر ہی ملتا تھا جسکی وجہ سے منیزے کو اسکے اوپر زیادہ شک نہیں ہوا

عبیر واش روم میں گھس گیا اور داڑھی کہ اچھے سے سیٹ کیا وہ دیکھنے سے بالکل ایسی لگ رہی تھی جسے ہلکی ہلکی داڑھی ہو جو اسکی وجاہت کو مزید بڑھا رہی تھی

وہ اب مکمل طور پر حیدر شاہ کے روپ میں تھا وہ خود نہیں جانتا تھا وہ ایسے کیوں کر رہا ہے لیکن اسے منیزے کو تنگ کرنے میں مزہ اتا تھا

وہ باہر نکلا اور اپنی مخصوص چال چلتا ہوا اگے بڑھا جب ایک ماڈرن سی لڑکی اسکے پاس ای

ہاے ہینڈ سم بواے کین ای گیٹ یور نمبر اس لڑکی نے اتنی ادا سے کہا کہ کوی بھی لڑکا ہوتا تو کبھی بھی نہ نہیں کرتا

لیکن وہ عبیر حیدر شاہ تھا جو اج تک ایسی ہزاروں لڑکیوں کو اپنے پاوں کے نیچے روندتے ہوے ایا تھا

نو عبیر نے اپنے سخت لہجے میں کہا اور ایک سایڈ سے نکل گیا پیچھے سے وہ لڑکی اپنی بے عزتی پر پاوں پٹختی رو گی

منیزے جو ٹرایل روم کی طرف بڑھ رہی تھی اچانک سے کسی کے کھچنے پر چیخ نکلی لیکن اس سے پہلے ہی سامنے والے نے سختی سے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا اور ایک ٹریل روم کی دیوار کے ساتھ لگایا اور دروازہ بند کردیا اور اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں سختی سے پکڑ لیا

منیزے نے انکھیں پھاڑ کر سامنے موجود شخصیت کو دیکھا اسے دیکھتے ہی منیزے کو بے انتہا غصہ ایا مطلب وہ اتنا ڈھیٹ تھا اپنی اتنی انسلٹ کروانے کے بعد بھی اسکے سامنے اگیا

لیکن مجبوری یہ تھی وہ مکمل طور پر اسکی قید میں تھی

ہاتھ ہٹا رہا ہو چیخنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ میرے پاس اور بھی بہت طریقے ہے چپ کروانے کے حیدر اپنی گھمبیر اواز میں بولا

منیزے کا دم گھٹ رہا تھا اسی لیے اسے اثبات میں سر ہلایا

دیکھوں میرے ہاتھوں کو چھوڑوں اور پیچھے ہٹوں کیونکہ میرا شوہر بھی میرے ساتھ ایا ہے اگر اسے پتہ چل گیا نہ تو وہ تمھیں نہیں چھوڑے گا

عبیر کو پہلے تو اپنی اس چھوٹی سی بیوی پر بہت سارا پیار ایا لیکن پھر ہنستے ہوے بولا

وہ ڈرپوک جس سے اپنا چشمہ سمبھلتا نہیں ہے وہ حیدر شاہ سے کیا پنگا لے گا میرا اگر ایک مکا بھی اسے پڑا نہ تو بیچارہ زنظگی بھر نہیں اٹھے گا

مطلب حد ہے یہ دن بھی دیکھنے پڑ گے بیچارے حیدر شاہ کو خود کی ہی انسلٹ کرنی پڑ رہی ہے اسنے دل ہی دل میں سوچا

وہ تمھاری طرح نہیں جو اپنے دوست کی بہن پر بری نظر رکھے وہ شریف ہے اور ہمیشہ اسکی نظروں میں لیے عزت اور احترام ہوتا ہے ایک عورت پیار کرنے وے لے کو تو بھول سکتی ھے لیکن ایک عزت کرنے والے کو کبھی نہیں بھول سکتی اور وہ بھی اس شخص کو جو اسکا محرم ہو

اس سے پہلے وہ حیدر کو کچھ اور سناتی حیدر نے اسکے دونوں ہاتھوں کو چھوڑا ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالا اور دوسرا اسکی گردن میں ڈالا اور دل کی اواز پر لبیک کہا

اور اسکے لبوں کو سختی سے اپنے لبوں میں قید کر لیا

منیزے اس اچانک حملے کے لیے بالکل تیار نہیں تھی اسکی بازوں پر مکے برسانے لگی لیکن اسکے نازک مکے اسکا کیا بگاڑ رہا تھا

منیزے جس سے پوری یونیورسٹی کے لڑکے دور رہتے تھے اور اس ڈرتے تھے اج ایک شخص بار بار مار کھا کر بھی اسکے سامنے ارہا تھا

بے بسی اور غیر محرم کے لمس پر منیزے کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے

اسکے انسوں محسوس کر کے عبیر اہستہ سے اسکے ہونٹوں کو ازاد کیا اور خود پر غصہ ایا کیونکہ اسکا ایسا کچھ کرنے کا ارادہ نہیں تھا وہ تو بس منیزے کو تنگ کرنے کے لیے ایا تھا

لیکن اپنی ملکیت کا احساس اسکے ہلتے لبوں کا دیکھ کر وہ اپنا اپ بھول گیا

عبیر نے نرمی سے ہونٹوں سے اسکے انسو چننے چاہے لیکن مینزے نے نفرت سے منہ موڑ لیا

عبیر نے اہستہ سے مینزے کو چھوڑا اور باہر نکل گیا

---------------------------

حورم کب سے مینزے کو ڈھونڈ رہی تھی پھر اجالا کی طرف بڑھانے لگی جب کسی نے اسکے منہ پر ہاتہ رکھا اور ٹرایل روم کے اندر لے گیا

حورم نے اپنی پوری طاقت سے اسکا ہاتھ اپنے منہ پر ہاتھ ہٹا یا اور پیچھے مڑ کر دیکھا کو کس نے یہ ہمت کی ہے

لیکن سامنے کوی انجان بندے کو دیکھا اور پوری طدقت لگا کر سامنے والے کے چہرے پر تھپڑ مارا اسے اتنا تو یقین تھا کہ رومال کے اندر اسکے منہ پر اسکی انگلیاں ضرور چھپ گی ہو گی

---------------------

#Power of love#

#Epi 24#

#Wrriter afzonia#

#Dont copy peaste with out my permission#

ارمان نے حیرت سے حورم کی جرت کو دیکھا مطلب اسنے حورم کے بارے میں جو سنا تھا وہ سچ سنا تھا

تمھاری ہمت کیسے ہوی مجھے ہاتھ لگانے کی حورم اس پردہ پوش کی طرف غصے سے دیکھ کر پھنکاری

حورم نے اسے اسی طرح کھڑے دیکھ کر دوسرا تھپڑ مارنا چاہا لیکن ارمان نے اسکے ہاتھ بیچ میں ہی پکڑ لیا

نہ نہ اب دوبارہ یہ غلطی مت کرنا میں تو تجھے صرف سمجھانے ایا ہوا ابھی میرا تیرے ساتھ کچھ کرنے کا ارادہ نہیں ہے ورنہ یہ بات تو نہیں جانتی کہ میں کیا کر سکتا ہو

یہ میری اخری وارننگ سمجھ لے کیونکہ تیرے باپ کو میں پہلے ہی دو تین وارننگ دے چکا ہو لیکن وہ تو بہت اکڑ رہا ہے

جس لڑکے سے تیرا نکاح ہوا ہے نہ صرف سات دن ہے تیرے پاس اس لڑکے سے طلاق لے کر گھر واپس جا اور چپ چاپ میرے سے نکاح کر لے رانی بنا کر رکھوں گا

اور اگر تو نے میری بات کو سیریس نہیں لیا تو ٹریلر کے لیے تیار رہنا

اور ہاں میری بات کو مزاق سمجھے کی غلطی مت کرنا یہ جو اس لڑکے اور اسکی بہن پر اور بھای پر جان لیوا حملہ ہوا تھا نہ یہ میں نے کیا تھا

اسے زندہ اسی لیے چھوڑا تاکہ تو خود اس کام کو کرے لیکن نہیں تیرے باپ نے تو تجھے اس بات کے بارے میں پتہ بھی نہیں چلنے دیا

ارمان اخری بات میں جھوٹ بول گیا اسے پتہ تھا اگر وہ جھوٹ نہیں بولے گا تو یہ لڑکی اسکی بات کو سیریس نہیں لے گی

اور اسکا ہاتھ چھوڑا جسے وہ مسلسل چھڑوانے کی کوشش میں تھی اور باہر نکل گیا حورم حیرت سے نقاب پوش کو دیکھتی رہ گی

مطلب حورم کی وجہ سے زیہان منیزے اور عبیر موت کی جنگ لڑ کر واپس اے تھے

اسکی وجہ سے زیہان کی جان خطرے میں تھی حورم نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی کو دبایا

لیکن حورم اس وقت یہ بات بھول گی تھی وہ زیہان شاہ تھا جسکے نام سے ہی لوگ کانپتے ہے

یہ دو ٹکے کا ادمی اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے لیکن ارمان نے اتنی چالاکی سے اسکے دماغ میں اپنی باتیں ڈالی کہ اور کچھ اسے سمجھ ہی نہیں ارہا تھا

اسنے اپنے چہرے کو اچھے سے صاف کیا اور روحان کو کال کی اور مال کا نام بتایا اور باہر نکل گی اسنے اجالا کو دیکھا جو باہر کسی چیز کو خرید رہی تھی اسنے منیزے کو ادھر ادھر دیکھا

لیکن وہ اسے کہی نظر نہیں ای اسنے وہی بیٹھ کر اسکے انتظار کرے کا سوچا اتنے میں عبیر بھی اگیا لیکن حورم کا دماغ ارمان کی باتوں میں ہی اٹکا ہوا تھا

اسے نہیں پتہ وہ کب زیہان سے اتنا پیار کرنے لگی کی اسکے بارے میں کچھ غلط سوچ کر ہی اسکی روح تک کانپ رہی تھی

اتنے میں منیزے بھی اگی لیکن منیزے کا چہرہ بے انتہا سرخ تھا عبیر کی نظر منیزے کے چہرے پر پڑی تو اسے اتنے کیے پر بے انتہا کا افسوس ہوا

حورم سب کچھ بھول کر منیزے کی طرف بڑھی منیزے کیا ہوا تمھاری طبعیت تو ٹھیک ہے نہ حورم نے پریشانی سے منیزے سی پوچھا

حورم میری طبعیت ٹھیک نہیں ہے ہم پھر کبھی دے گے ابھی گھر واپس چلو منیزے سے سرخ چہرے سے کہا

اتنے میں روحان بھی اگیا حورم جو روحان کے ساتھ اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن منیزے کی طبعیت کو خراب ہوتے دیکھ کر اپنا ارادہ بدل لیا

جبکے روحان تو اجالا کو دیکھ کر کھل گیا اتنے دنوں سے وہ اسکے حواسوں پر سوار تھی اجالا کو دیکھ کر اسکی پوری کی پوری بیبسی نکل گی

اجالا تم ایسا کروں ابھی ہمارے ساتھ چل دوں شام کو اپنے گھر چلے جانا حورم نے اجالا کو مخاطب کیا

نہیں حورم تم لوگ جاوں میں بھای کو کال کر دیتی ہو وہ اجاے گے مجھے لینے اجالا نے انقار کر دیا کیونکہ انکے گھر جانا مطلب پھر سے کرنل صاحب سے مل کر اسی کیفیت کا شکار ہونا

جبکے اجالا ابھی تک زیہان سے نہیں ملی تھی

نہیں اجالا تمھیں میری قسم تم ہمارے ساتھ چل رہی ہو منیزے نے اگے بڑھ کر اجالا کا ہاتھ تھام کر کہا

بس یہی اجالا پگھل گی بھلا وہ کیسے اس لڑکی کو انکار کر سکتی تھی جسے دیکھ کر ہی اس اتنا اپناپن محسوس ہوتا تھا

ٹھیک ہے چلوں اجالا نے منیزے کو ہاں کرتے ہوے کہا چلو پھر گھر چلتے ہے روحان نے اجالا کی طرف دیکھتے ہوے کہا

جبکے میزے نے پیچھے مڑ کر عبیر کو دیکھا جو انتہای معومیت سے نظر جھکا کر کھڑا تھا

اور اس پاس کی لڑکیاں اسے تاڑنے میں مصروف تھی

وہ لوگ سب شاپنگ مال سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھے جب منیزے کے کانوں میں ساتھ میں سے گزرتے ہوے عورتوں کی اواز پڑی

ارے پارکنگ میں کسی نے ایک لڑکے کو اتنی بے دردی سے مارا ہے مجھے نہیں لگتا وہ لڑکا بچ بھی جاے گا اسکے ہاتھ کو کسی نے اتنی بری طرح سے کچلا ہے کہ توبا پتہ نہیں کون اتنا بے رحم تھا اللہ معاف کرے

اسی ٹائیم اجالااور حورم نے بھی ان عورتوں کی طرف دیکھا شاید انہوں نے بھی ان عورتوں کی باتوں کو سن لیا تھا

حورم نے بے ساختہ نظر گھما کر عبیر کو دیکھا جو بے پرواہی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوے چل رہا تھا

روحان تمھاری کار کہاں ہے حورم نے روحان سے پوچھا جو انکے ساتھ ہی اگے بڑھ رہا تھا

وہ جب تمھاری کال ای تھی تب میں بابا کے ساتھ تھا تو بابا نے مجھے ادھر ڈراپ کر دیا اور خود گھر چلے گے

روحان نے خوشی سے بتایا کیونکہ اب اجالا بھی انہی کے ساتھ جا رہی تھی مطلب قسمت اسکے اوپر اچھے سے مہربان تھی

وہ سب اپنی کار میں بیٹھ گے روحان اور عبیر اگے بیٹھے تھے جبکے وہ تینوں پیچھے بیٹھی تھی

منیزے مسلسل سوچ رہی تھی اگر عبیر ایک بہادر لڑکا ہوتا تو کسی کی ہمت نہیں ہوتی اسکی طرف دیکھنے وہ اپنی اور منیزے کی حفاظت کر سکتا تھا

منیزے نے سوچ لیا تھا اب اسے اگے کیا کرنا ہے

وہ اس سوچوں میں گم تھی جب عبیر کی جھنجلای ہوی اواز اسکے کانوں میں پڑی

For more visit (exponovels.com)

کیا مصیبت ہے یہ راستہ کیوں بند ہے عبیر نے شیشہ کھول کر ساتھ والی گاڑی میں بیٹھے ادمی سے پوچھا

بھای اگے دو تین گاڑیوں کا بہت بری طرح سے ایکسیڈنٹ ہوا ہے ایک گاڑی میں شاید بلاسٹ بھی ھو گیا ہے اسی لیے اگے سے راستہ بند کر دیا ہے

اس ادمی نے تفصیل سے بتا یا شاید وہ بھی راستے کے کھلنے کا انتظار کر رہا تھا

عبیر نے پیچھے دیکھا وہ تو شکر تھا پیچھے ابھی تک کوی گاڑی نہیں ای تھی عبیر نے جلدی سے گاڑی کو ریورس کیا اور دوسرے راستے پر موڑ لی

اجالا شیشے والی سایڈ پر بیٹھی تھی وہ کبھی اس راستے سے تو نہیں گی لیکن اسے یہ راستہ پہچانا ہوا لگ رہا تھا وہ بہت غور سے اس کھای کو دیکھ رہی تھی

عبیر بہت احتیاط سے گاڑی چلا رہا تھا کیونکہ ایک تو یہ راستہ ٹوٹا ہوا تھا جبکہ اسکی ایک سایڈ پر پہاڑ تھے اور ایک سایڈ پر کھای تھی

تبھی اگے سے اچانک تیز سپیڈ میں گاڑی ای عبیر نے گاڑی جلدی سے ایک سایڈ پر کی وہ بالکل کھای کے کنارے پر اگی تھی سب کی سانسیں سینے میں اٹک گی لیکن عبیر نے پھرتی سے کار کو دوبارہ سڑک پر ڈالا

لیکن اجالا کی اچانک چیخیں بلند ہو گی وہ سب پریشان ہو گے اخر ہوا کیا ہے

لیکن وہ ہزیانی کیفیت سے چیختی جارہی تھی حورم نے اسکے ہاتھ پکڑ کر اسے ریلیکس کرنا چاہا

لیکن وہ تب تک بیہوش ہو چکی تھی عبیر نے گاڑی کی سپیڈ اور تیز کرلی

---------------------

وہ سارے اجالا کے ارد گرد بیٹھے ہوے تھے جبکے ڈاکٹر چیک اپ کر کے جا چکی تھی اور انہوں نے بس یہ کہا تھا کہ پریشانی کی کوی بات نہیں ہے تھوڑی دیر میں ہوش اجاے گا

زیہان مسلسل اجالا کے چہرے کو دیکھ رہا وہ بالکل پریشے کی کاپی لگ رہی تھی اگر اسکی پریشے زندہ ہوتی تو وہ بالکل اجالا کی طرح ہوتی

جب اجالا کی پلکوں میں حرکت ہوی اور اسنے اہستہ سے انکھیں کھولی اور انجان نظروں سے دیکھا

اسکی سب سے پہلی نظر زیہان کے چہرے پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

اجالا کافی دیر اسے دیکھتی رہی

بھای اجالا نے اہستہ اواز میں بولا زیہان حیرت سے اسکی طرف بڑھا اجالا بھی کھڑی ہو کر بیٹھ گی

بھای میں اپکی پریشے اجالا روتے ہوے بولی

زیہان حیرت اور خوشی سے ملے جلے اثرات کے ساتھ پریشے کی طرف بڑھا اور اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا

---

زبیر کافی دنوں سے اجالا کے سوالوں سے پریشان تھا اج اسنے اجالا کی ساری انفارمیشن نکالنے کی کوشش کی وہ اتنے سالوں سے اسی لیے نہیں نکلوا رہا تھا کیونکہ وہ اپنی بہن کو کھونا نہیں چاہتا تھا

لیکن اب وہ مزید اجالا کو اسکے گھر والوں سے دور نہیں رکھ سکتا تھا

دو تین گھنٹے بعد اخر وہ اپنے مقصد میں ہوگیا اور اجالا کی ساری انفارمیشن اسکے سامنے تھی

لیکن اسے جھٹکے پہ جھٹکے لگے کیونکہ وہ زیہان کی بہن تھی اسنے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ زیہان کو بتادے گا

وہ کون ہوتا ہے اسے اسکی بہن سے دور رکھنے والا

---

پورے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گی تھی منیزے تو پریشے کے پاس سے اٹھ ہی نہیں رہی تھی

اس سب میں حورم بالکل ہی ارمان کو بھلا چکی تھی

---

زیہان کی خوشی کا کوی ٹھکانہ نہی تھا ابھی وہ زبیر کو کال کرنے کا سوچ ہی رہا تھا

جب زبیر کی خود کی کال اگی

سروہ تجھے اپکو یک بات بتانی ہے اس بات کے بارے میں مجھے خود ابھی پتہ چلا ہے زبیر نے بھیگی اواز میں کہا

شاید وہ اجالا کو کھونے کا خوف تھا جو ایک بہادر فوجی کو رونے پر مجبور کر رہا تھا

زبیر مجھے سب پتہ چل گیا ہے پھر زیہان نے اسے ساری بات بتا دی

زبیر مجھے سمجھ نہیں ارہی میں تمھارا شکریہ کیسے ادا کروں تم نے میری بہن کو اپنی بہن بنا کر رکھا

نہیں سر ایسا مت کہے پلیز زبیر نے زیہان کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی کیونکہ اسے یہ سب دکھ دے رہا تھا اسنے کسی کے شکریہ کے لیے تو یہ سب نہیں کیا تھا

ٹھیک ہے لیکن تم ابھی گھر پر اوں پریشے تمھیں بلا رہی ھے

جی سر اسنے یہ کہہ کر کال کاٹ دی اور انے ودلے وقت کے لیے خود کو تیار کرنے لگا

اسے پتہ تھا اب وہ اسے کھودے گا اور اجالا بھی سب کو پا کر اسے بھول جاے گی یہی بات اس دکھ دے رہی تھی

#Power of love#__________________________

#Epi 25#

#wrriter afzonia#

For more visit (exponovels.com)

#Dont copy peste with out my permission#

زبیر شاہ ہاوس گیا تو دل بے انتہا بوجھل ہو گیا

اب اسکی اجالا اس سے دور ہو جاے گی وہ لاونج کی طرف بڑھا وہاں سے ہنسنے کی اواز ارہی تھی ان اوازوں سے ہی پتہ چل رہا تھا اج اس گھر کے مکین کتنے خوش ہے

بھای پریشے زبیر کو دیکھتے ہی بھاگ کر اسکے گلے لگی

بھای میں کب سے اپکا ویٹ کر رہی تھی اور اپ اب اے ہیں جب کے زبیر نے خوشی سے اسے بھینجا وہ یہ بات کیسے بھول گیا کہ اسکی اجالا اس سے کتنی محبت کرتی ہے

پھر سب نے مل کر ڈنر کیا جب جانے کا وقت ہوا تھا تو سارے ہی اسی کشمکش میں تھے اب بس پریشے کی فیصلے کا انتظار تھا

تو میں زبیر بھاے کے بغیر بھی نہیں رہ سکتی نہ ہی اپنی فیملی کے بغیر اسی لیے میں نے فیصلہ کیا ہے میں بارہ گھنٹے ادھر رہوں گی

بارہ گھنٹے ادھر اسکے اس فیصلے زبیر تو بہت خوش ہوا جبکے باقی سب کی اسکے معصومانہ فیصلے سے ہنسی نکل گی

تو اگلے سنڈے کو ہم گھر میں چھوٹی سی پارٹی رکھے گے پریشے کے واپس انے کی خوشی میں کرنل صاحب نے بھی اپنا ارادہ بتایا جس پر سب نے ہاں میں سر ہلایا

پھر تھوڑی دیر بعد روحان اور زبیر بھی گھر چلے گے جبکے منیزے اور حورم کی ضد پر پریشے اج یہی رک گی تھی

اس وقت لونج میں عبیر اور زیہان ہی تھے وہ تینوں اپنے روم میں چلے گی تھی جبکے کرنل صاحب اپنے روم میں چلے گے تھے ریسٹ کرنے کے لیے

زیہان یار تمھاری بیوی کو پولیس میں ہونا چاھیں عبیر نے اج دن کا واقع یاد کرتے ہوے کہا

جبکے زیہان نے نا سمجھی سے عبیر کی طرف دیکھا

پھر عبیر نے اسے ساری بات بتای جسے سن کر زیہان کی زوردار قہقہ نکلا

یار ماننا پڑے گا ویسے تیری ہوا ٹایٹ کر دی حورم نے زیہان نے ہنستے ہوے عبیر کا مزاق بنایا

اتنے میں منیزے حورم اور پریشے تینوں اگی

بھای ہمیں عبیر سے کچھ کام ہے ہم اسے اپکے جم روم میں لے کر جارہے ہے منیزے نے زیہان کے سر پر کھڑے ہو کر کہا

ہاں ٹھیک ہے لے جاوں میں اپنے روم میں جارہا اور حورم پلیز کیا تم ایک کپ کافی بنا کر دے جاوں گی میرے روم میں زیہان نے عبیر کی مدد مانگتی نظروں کو نظرانداز کرتے ہوے حورم سے کہا

کیوں تمھارے ہاتھ ٹوٹ گے ہے جو میں کافی بنا کر دوں حورم نے منہ بگاڑ کر زیہان کو سیدھا جواب دیا

جبکے عبیر زیہان کی بستی پر دل کھول کر قہقہہ لگا یا اور تھوڑی دیر پہلے کا بدلہ

جبکے زیہان اس چھوٹے بوم کو دیکھ رہا تھا پھر مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑا

تم لوگ جاوں مجھے اپنی بیوی سے کافی کیسے بنوانی ہے مجھے اچھے سے پتہ ہے

اسکے کہتے ہی وہ تینوں ایک سیکنڈ میں غایب ہو گے جبکے حورم انہیں روکتی رہ گی

تو جاناں تم مجھے کافی بنا کر نہیں دے رہی تو کوی بات نہیں اس وقت میں میٹھے سے بھی کام چلا لوں گا کہتے ساتھ ہی اسے ایک جھٹکا دیا اور اسے اپنی گود میں اٹھا لیا

اج سے تم میرے روم میں سووں گی اگر نہیں ای تو مجھے اچھے سے پتہ ہے مجھے کیا کرنا اور ویسے بھی اب ہمارا سیدھا ولیمہ ہو گا

نانو نے انکل سے بات کر لی ہے وہ روم میں داخل ہوتے ہوئے بولا اور ٹانگ سے دروازہ بند کیا جبکے اسکی انکھوں کی خماری دیکھ کر حورم کے چہرے کی ہوایں ہاں اڑ گی

لیکن مجھے۔۔۔۔۔۔باقی کے لفظوں کو زیہان نے اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا اور اہستہ سے بیڈ پر لٹا یا لیکن وہ اس سے ایک سیکنڈ کے لیے بھی پیچھے نہیں ہٹا

اور خود اسکے اوپر جھک گیا حورم کا سانس بند ہونے لگا تبھی زیہان نے اسکے ہونٹوں کو ازاد کیا اسکے ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر خود اسکے گلے میں جھک گیا

حورم کا چہرہ لال انگاری بن گیا تھا

زیہان چھ چھوڑوں مجھے حورم لے پھولے سانس کے ساتھ اس پیچھے ہٹانے کی کوشش کی لیکن وہ مکمل طور پر اسکی قید میں تھی

حورم تبھی باہر سے پریشے کی اوازای حورم نے جلدی سے زیہان کو پیچھے کیا اور کھڑی ہوی

تبھی زیہان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اج تم ادھر سووں گی ورنہ میں خود تمھیں اٹھا کر لے اوں گا اور تم یہ بات اچھے سے جانتی ہوں ایسا کرنے میں مجھے بالکل بھی شرم نہیں اے گی

حورم نے اثبات میں سر ہلایا اور ہاتھ چھڑا کر باہر کی طرف بھاگی

---------------------------------------

حورم پریشے کے ساتھ زیہان کے جم روم میں داخل ہوی اسے لگا جسے وہ جم میں ہی اگی ہو

For more visit (exponovels.com)

وہ روم ہی اتنا بڑا تھا اسنے حیرت سے اس روم کو دیکھا اور زیہان کی بوڈی دماغ کے پردے میں لہرای تبھی اسکے اتنے ڈولے شولے بنے ہوے تھے

اسنے مینزے کی طرف دیکھا جو عبیر کو شرٹ دے رہی تھی لیکن وہ مسلسل انکار کر رہا تھا

حورم نے اگے بڑھ کر اس سے وجہ پوچھی ہو کیا رہا ہے

دیکھو میں اسے کہہ رہی ہو کہ شرٹ پہن لو پھر تمھیں میں فائٹنگ سکھا دیتی ہو اگے موم کی گڑیا جواب دے رہی ہے کہ مجھے اس سلیو لیس شرٹ میں تم لڑکیوں کے سامنے شرم اے گی

عبیر نے کھا جانے والی نظروں سے مینزے کو دیکھا موم کی گڑیا نام دینے پر لیکن جلد ہی اپنی نظروں پہ قابو پا لیا

اسے کیا پتہ تھا اسکے مینزے کے ساتھ کیے جانے والا مزاق اس پر اتنا بھاڑی پڑنے والا ہے اب بیچارہ اس شرٹ کو کیسے پہنتا اس کی تو بوڈی ہی اتنی اچھی بنی ہوی تھی اور اسے پتہ تھا حورم کو جو اسکے اوپر شک تھا وہ یقین میں بدل جاے گا

اور اسکے کسرتی بازو انھیں چھپانے کے لیے تو اج تک مینزے کے سامنے کھلی شرٹس ہی پہنتا ایا ہے

حورم اور پریشے کا چھت پھاڑ قہقہہ نکلا موم کی گڑیا کہنے پر

---------------------

#Power of love#

#Epi 26#

For more visit (exponovels.com)

#Wrriter afzonia#
#Dont copy peaste with out my permission#

منیزے رہنے دوں بیچارے کو دیکھوں تو بیچارے کو کتنی شرم ارہی ہے تم اسے ایسے ہی پریکٹس کروادوں

حورم نے ہنسی کنٹرول کرتے ہوے کہا

جبکہ بیچارے عیر نے حورم کو مشکور نظروں سے دیکھا

تو چلوں جلی پریکٹس سٹارٹ کرتے ہیں منیزے نے گلوز اسکی طرف پھینکے

جبکہ حورم اور پریشے مزے سے وہاں رکھی چیر پر بیٹھ گی اور سامنے دیکھنے لگی جیسے کوی سچ میں ٹی وی شو چل رہا ہو

عبیرن بے بسی سے اوپر دیکھا اور دل میں کہنے لگا

یا اللہ اج بچالے میری توبہ اگر میں کسی کے ساتھ چھوٹا سا مزاق بھی کروں

اوپر کیا دیکھ رہے ہو ادھر میری طرف دیکھوں بلللکہ میری انکھوں میں دیکھوں

منیزے نے عبیر کو اوپر کی طرف دیکھتے ہوے کہا

ہمیشہ اپنے دشمن کی انکھوں میں دیکھ کر وار کرنا چاھیں منیزے نے اسے لڑای کا پہلا اصول سمجھاتے ہوے کہا

لیکن اپ تو میری دشمن نہیں ہو وہ دونوں اس وقت باکسنگ بیڈ پر کھڑے ہوے تھے

تو میں نے کونسا کہہ ہی دیا عبیر میں تمہاری دشمن ہو اور میری انکھوں میں دیکھ کر بات کروں حد ہے مطلب میں تو تمھیں بس رول سکھا رہی تھی

منیزے نے اسکی اچھی خاصی طبعیت صاف کی

عبیر نے جان بوجھ کر بیچاری سی شکل بنای

ہاں تو ایسا کروں پوری طاقت سے پنچ میرے چہرے پر مارو منیزے نے عبیر سے تھوڑی دور جھکتے ہوے کہا

جبکے عبیر نی حیرت سے اپنے سے دو فٹ چھوٹی منیزے کو دیکھا جسے اگر اسکا ایک مکا لگ جاتا تو وہ پوری زندگی اٹھنے کے قابل نہیں رہتی لیکن وہ کیسے منیزے کو درد دینے کا سوچ بھی سکتا ہے

سوچ کیا رہے ہو ماروں ڈرو مت میں تمھیں نہیں ماروگی منیزے نے عبیر کو حوصلہ دیتے ہوے کہا

جبکے منیزے کی بات پر حورم اور پریشے کی ہنسی نکل گی اور عبیر نے اتنی مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا یہ بات وہی جانتا تھا

ہاں عبیر بھای ڈرنا نہیں ہے پریشے نے ہنستے ہوے کہا

For more visit (exponovels.com)

عبیر نے جان بوجھ کر منیزے کی دوسری طرف مکا جو اسکے چہرے کے ساتھ بھی ٹچ نہیں ہوا اور شو ایسے کروایا جیسے کتنے دھیان سے اسنے مکا مارا ہوا اور ایک سائیڈ پر گرنے کی ایکٹنگ کی

عبیر کے اس بھونڈے سے مکے پر تینوں کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا اور اوپر جس طرح عبیر منہ کے بل گرا تھا تینوں کا ہنس ہنس کر حال ہی برا ہو گیا

پھر منیزے نے کافی دیر تک اس پنچ مارنا سکھایا لیکن اسے پنچ مارنا نہیں ایا

چلو اب میں تھک گی ہو اب صرف تم پریکٹس کروں گے

عبیر نے سکھ کا سانس لیا کم ازکم یہ تو ٹینشن نہیں ہو گی کہ کہی غلطی سے بھی منیزے کو تھوڑی سی بھی نہ لگ جاے

ورنہ وہ جتنی اسکے اوپر محنت کر رہی تھی وہ نہ چاہتے ہوے بھی سیکھ جاتا حالانکہ وہ فائیٹنگ میں سب سی ایزی والا پنچ مارنا سیکھا رہی تھی

وہ ریسلنگ بیڈ سے نیچے اتر کر اے منیزے بھی حورم اور پریشے کے ساتھ جا کر بیٹھ گی

چلو عبیر اب اس میں پوری طاقت سے پنچ ماروں حورم ے عبیر کو کہا

عبیر نے اثبات میں سر ہلایا اور پنچنگ بیگ کے اگے کھڑا ہو گیا

عبیر نے دور سے مکا تو اتنی زور سے لایا لیکن بیگ میں مارتے ہوئے اسے بالکل ہلکے سے ہی مکا مارا جس سے وہ بیس کلو کا پنچنگ بیگ اپنی جگہ سے بالکل بھی نہیں ہلا

وہ تینوں جو آنکھیں پھاڑ کر عبیر کو اتنی طاقت سے مکا مارتے ہوئے دیکھ رہی تھی وہ لاتو اتنے زور سے رہا تھا کہ بھائی پنچنگ بیگ بھی ڈر گیا ہو گا کہ اب اسکی خیر نہیں

لیکن جب عبیر نے مکا مارا اور پنچنگ بیگ بالکل بھی نہیں ہلا

تینوں نے ایک ساتھ عبیر کو دیکھا اور پھر جوان تینوں کے جناتی قہقہے نکلے

تینوں ہنستے ہوئے نیچے لیٹ گی جبکے جبکے بیچارے عبیر نے ان تینوں کو اتنی بری طرح سے ہنستے دیکھ کر خجالت سے سر کھجایا

اندر اپنے کمرے میں بیٹھا زیہان جو کب سے عبیر کے ناٹک کو دیکھ رہا تھا

لیکن اس دفعہ جو اسنے کیا تھا زیہان کا خود کا ہنس ہنس کر پیٹ میں درد ہو گیا

پھر ان تینوں نے باقی کا کام کل پہ چھوڑا اور اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی جب عبیر نے پورا زور لگا کر اس میں پنچ مارا وہ اتنی دور گیا کہ واپس لوٹنا ہی بھول گیا

حورم جوسب سے اینڈ پر اس کمرے سے باہر نکل رہی تھی وہ عبیر کو کچھ کہنے کے لیے پیچھے مڑی لیکن پینچنگ بیگ اتنی دور اڑ رہا تھا

اسے پیچھے مڑتا دیکھ کر عبیر بھی گھبرا گیا تھا لیکن پھر اپنے اپ کو نارمل کیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا اور بالکل حورم کے پاس سے نکلا

کچھ تو گڑبڑ ہے عبیر بے شک میں نے تمھیں اپنا بھای مانا ہے لیکن منیزے میرے بہن ہے اگر سچ میں کچھ گڑبڑ ہوی تو میں تمھیں گنجا کر دوں گی

حورم عبیر کے نکلتے ہی زور سے بڑبڑای

جبکے روم کے باہر کھڑا عبیر اپنے سلکی بالوں کو چھوتا اور اپنے اپ کو گنجا تصور کرتا اَستَغفِرُاللّٰہ بول کر اپنے کمرے کی طرف بھاگا

عبیر یہ تیری بہن تو بہت خطرہ ہے بچ لے اب تو اس سے عبیر خود سے ہی بولا اور پھر فریش ہونے واش روم میں چلا گیا

پھر بغیر شرٹ کے ہی باہر نکل کر سو گیا کیونکہ اسے اور زیہان کو ہی شروع سے ہی بغیر شرٹ کے سونے کی عادت تھی دونوں کو ہی شرٹ میں بالکل بھی نیند نہیں اتی تھی

ابھی اسے سوے ہوے تھوڑی ہی دیر ہوی تھی جب اسکے فون کی بیل بجی

عبیر نے انکھیں مسلتے ہوے نمبر کو دیکھا

نمبر کو دیکھتے ہی اسے خوش گوار حیرت ہوی اور جلدی سے کال اٹھای

نینا اج اتنے دنوں بعد تمھیں اپنے دوست کی یاد کیسے اگی

عبیر نے کال اٹھاتے ہوے ساتھ ہی شکوہ کر ڈالا نینا سے اسکی دوستی لنڈن کے سکول میں ہوی تھی

پھر کالج اور یونیورسٹی میں بھی ساتھ ہی پڑھے عبیر نینا کی دل سے عزت کرتا تھا

لیکن وہ صرف اسے اپنی دوست مانتا تھا یہ بات نینا بھی جانتی تھی کہ وہ صرف اسے اپنی دوست ہی مانتا ہے لیکن وہ اسے اندر ہی اندر بے حد چاھنے لگی تھی

لیکن اس بات سے عبیر بالکل انجان تھا نہ ہی یہ بات نینا کو پتہ تھی کہ عبیر ایک ارمی افیسر ہے

عبیر تمھیں میں کیسے بھول سکتی ہو تمھیں تو پتہ ہی ہے کہ اجلکل میں نے ڈیڈ کا بزنس سمبھالا ہوا ہے بس اسی میں بزی تھی نینا نے بڑے پیار سے اسے جواب دیا

لیکن میرے پاس تمھارے لیے ایک سرپرایز ہے کہ میری کل کی فلایٹ ہے پاکستان کی اور میں کچھ دنوں کے لیے تمھارے پاس ارہی ہو

نینا نے خوشی سے اسے بتایا جبکے اسکی بات پر عبیر بھی خوش ہوگیا ریلیی چلوں میں تمھیں بتانے ہی والا تھا لیکن میرے پاس تمھارے لیے سرپرایز ہے

عبیر کو لگا تھا کہ وہ اسکی شادی کا جان کر خوش ہو جاے گی لیکن وہ انے والے کل سے بالکل انجان تھا

پھر وہ قافی دیر تک عبیر سے سرپرایز کا پوچھتی رہی لیکن عبیر نے اس نہیں بتایا

پھر عبیر نے کال رکھ دی اور سونے کے لیے لیٹ گیا

______________________________

حورم کافی دیر سے زیہان کے روم کے باہر اسی کشمکش میں کھڑی تھی کہ وہ جاے یہ نہ جاے

پھر اسنے اخر کار نہ جانے کا فیصلہ کیا اور منیزے کے روم کی بڑھنے کے لیے پیچھے پلٹی اس سے پہلے کے وہ اپنا قدم اگے کی طرف بڑھاتی

زیہان نے اچانک دروازہ کھولا اور حورم کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپنی بانہوں میں اٹھایا اور روم کے اند سے دروازہ لاک کیا

جبکے حورم پھٹی انکھوں سے اسے دیکھتی رہ گی

For more visit (exponovels.com)

زیہان نے حورم کو اہستہ سے بیڈ پر لٹا یا پھر اسکے ساتھ ہی لیٹ کر پہلے نرمی سے اسکے حجاب کو کھولا کیونکہ حورم یہاں بھی ملازموں کی وجہ سے سارا دن حجاب میں ہی رہتی تھی

پھر اپنی شرٹ اتاری اور اپنی شرٹ کو ایک سائیڈ پر رکھی

زیہان کے شرٹ اتارنے پر حورم ہڑبڑا کر اٹھی

زیہان نے حورم کو کندھوں پہ زور دے کر واپس بیڈ پہ لٹا یا شش کچھ نہیں کر رہا میں بس مجھے خود کو محسوس کرنے دوں اور ساتھ ہی اسکے اوپر جھک کر اسکی پیشانی پر اپنی پیشانی ٹکا دی اور اسے محسوس کرنے لگا

ز ز زیہان ہٹوں پیچھے اور اا اپنی شرٹ پہنوں بے شرم کہی کے حورم اسکی قربت میں کپکپاتے لہجے میں بولی

زیہان نے اسکی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے پھر باری باری اسکی انکھوں پر ہونٹ رکھے اور پھر چہرہ اوپر کر کے حورم کے چہرے کی طرف دیکھا

جو انکھیں بند کر کے سرخ چہرے کے ساتھ گہرے سانس لے رہی تھی

زیہانکی نظر اسکے گلے میں موجود تل پر پڑی

بس یہاں اکر زیہان کا ضبط جواب دے گیا

وہ پوری شدت کے ساتھ اسکی شہ رگ پر موجود تل پر جھکا اور اسکے گلے میں اپنا لمس چھوڑنے لگا

زیہان اگر تم ایسا کروں گے تو میں چلی جا۔۔۔۔زیہان اسکے ہونٹوں کی پوری طرح سے قید میں لے چکا تھا

جبکے حورم کو سہی معنی میں اب احساس ہوا کہ اسے یہاں اکر کتنی بڑی غلطی کی ہے

زیہان نے کافی دیر بعد اسکے ہونٹوں کو ازادی دی پھر انکھیں بند کر کے اپنے بے لگام جزباتوں کو بڑی مشکل سے کنٹرول کیا

زیہان اسکے سینے پر سر رکھا اور اسکی قمر پر پکڑ کو مضبوط کر کے انکھیں بند کر لی

حورم نے اسی پر شکر کیا کہ کم از کم اسنے اسکی جان تو چھوڑی پھر خود نے بھی اپنی انکھیں بند کر لی

ساری رات حورم کروٹ لینے کی کوشش کرتی رہی لیکن وہ بھی کسی جن کی طرح اس پر حاوی تھا نہ تو خود کروٹ لے رہا تھا نہ اسے لینے دے رہا تھا

جبکے اس دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ بہت گہری نیند میں سو رہا تھا

حورم ساری رات سوی جاگی کیفیت میں رہی

صبح کی اذان کے وقت حورم کی انکھ کھلی اسنے رونی شکل بنا کر زیہان کو دیکھا جو رات والی ہی پوزیشن میں بڑی ارام سے سو رہا تھا

اسنے اپنا اپ چھڑوانے کی کوشش کی لیکن اسکی مضبوط گرفت کے اگے ہار گی

زیہان چھوڑو مجھے نماز پڑھنی ہے حورم نے روہانسی اواز میں کہا

زیہان نے کسمساتے ہوے اخر کار چھوڑ ہی دیا

حورم نے ساختہ شکر کا کلمہ پڑھا اور اپنی دکھتی کمر کے ساتھ واش روم میں وضو کرنے چلے گی

جبکے اسکے جانے کے بعد زیہان بھی کھڑا ہوا اور کبرڈ سے اپنی نماز ولی ٹوپی نکالی اور نماز پڑھنے چلا گیا

حورم وضو کر کے کے باہر نکلی تو زیہان کمرے میں نہیں تھا اسنے بند ہوتی انکھوں سے بمشکل ہی نماز ادا کی

اور بیڈ پر پھیل کر سو گی زیہان نماز پڑھ کر واپس ایا تو حورم کو ایسیے پھیل کر سوتے دیکھ کر چہرے پر خو بخود مسکراہٹ اگی

وہ صوفے پہ ہی لیٹ کر سو گیا اسے پتہ تھا حورم کی نیند پوری نہیں ہوی تھی

زیہان گہری نیند میں تھا جب اسے لگا جیسے برف کا ٹھنڈا پانی اسکے اوپر گرا ہوا ہو

وہ ہڑبڑا کر اٹھا اور سامنے کھڑی حورم کو سرخ انکھوں سے گھورنے لگا

حورم کو وقت پر ہی خطرے کا احساس ہو گیا حورم نے بھاگنے کی تیاری کی جب زیہان نے اسکا بازو پکڑا

-------------------------------------

#Power of love#

#Epi 27#

#Wrriter afzonia#

#Dont copy peaste eith out my permission#

کہاں جا رہی جاناں زیہان نے اپنے لہجے میں دنیا بھر کا پیار سموتے ہوئے بولا لیکن انکھوں سے مسلسل گھوریاں ڈال رہا تھا

زیہان وہ نہ وہ تم حورم سے ہڑبڑاہٹ میں کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا

زیہان نے ایک زوردار جھٹکا دیا اور اسے صوفے پر گرا کر خود اسکے اوپر جھک گیا

کیا وہ وہ اگے بھی کچھ بولا زیہان اسکی انکھوں میں دیکھتا ہوا بولا جبکے اسکے بالوں سے پانی کے قطرے حورم کے چہرے پر پڑ رہی تھی

زیہان یہ رات کا بدلہ جو تم نے ساری رات مجھے سونے نہیں دیا حورم رات کی اپنی نیندوں کی قربانی کو سوچتے ہوئے غصے سے بولی ابھی تک میری کر درد کر رہی ہے

جس پر زیہان ہلکا سہ مسکرا یا

جاناں سونے تو تمھیں ایسے ہی پڑے گا تو اس لیے اچھا ہے ابھی سے ہی عادت ڈال لو ویسے

اس دن تو میں نے تمھیں جھوڑ دیا لیکن اج اپنے بدلے کے لیے تیار رہنا جاناں زیہان نے اسکا گال سہلایا اور پیچھے کھڑا ہو گیا

حورم جلدی سے اٹھ کر بھاگی لیکن دروازے کے پاس رک گی اور پیچھے مڑ کر زیہان کو دیکھا

ہاں دیکھ لونگی تمھارے بدلے کو ایسا کیا کرتے لیکن ایک بات یاد رکھنا واٹ ہمیشہ تھا ای ہی لگنے والی کیونکہ حورم سے پنگا از نوٹ چنگا حورم نے زیہان کو زبان چڑای اور بھاگ گی

جبکے پیچھے سے زیہان یہ ہی سوچتا رہ گیا کے وہ کیسے حورم سے بدلا لے

جب اسکی انکھوں میں حورم کی انکھوں کی طرح شیطانی چمک ای

حورم جب باہر ای تو ٹیبل پر کو بھی نہیں بیٹھا تھا

حورم ارمان کے بارے میں بالکل ہی فراموش کر چکی تھی ورنہ تو اسنے اپنا ارادہ بنا لیا تھا کہ وہ زیہان کو بتاے گی اخر کار اسکا شوہر ایک جانا مانا ڈون ہے لیکن اس سب میں حورم کو کچھ بھی یاد نہیں رہا

وہ منیزے اور پریشے کے کمرے کی طرف بڑھی

تو دیکھا بیچاری پریشے منیزے کو جگانے میں وبری طرح مصروف تھی لیکن ۔ن نیزے اپنے سونے میں مردوں کو بھی پیچھے چھوڑ رہی تھی

حورم نے حیرت سے منیزے کو دیکھا اتنے میں پریشے کی نظر بھی حورم پر پڑی

حورم دیکھوں اسکو یہ کتنے بری طرح سے سو رہی ہے بچپن میں بھی ایسے ہی سوتی تھی مجھے لگا اب اسکی نیندوں میں کمی اگی ہے لیکن یہ تو اور بڑھ گی ہے

ہاں یہ تو مجھے بھی دیکھ رہا ہے لیکن مجھے لگ رہا ہے جیسے یہ بھنگ پی کر سوی ہو حورم نے اسکی نیند کو دیکھتے ہوے اندازہ لگا یا

رکو ایک منٹ اسے تو میں جگاتی ہے اسنے پاس پڑے ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا یا

اور سیم جیسے زیہان پر پھینکا تھا بلکل ویسے ہی ۔ن یزے پر کے اوپر ڈال دیا

ہاے اللہ سیلاب اگیا بھاگو منیزے جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر ایک سایڈ پر کھڑے ہو کر چیخنے لگی

حورم اور پریشے اتنے مزے کے ری ایکشن پر ہنس ہنس کر دھری ہو گی

For more visit (exponovels.com)

منیزے جوانکھیں بند کر کے چیخ رہی تھی انکے ہنسنے پر انکھیں کھولی اور پھر معاملے کو سمجھتے ھوے انکے پیچھے بھاگی

اسے اپنے پیچھے بھاگتے دیکھ کر حورم اور پریشے دونوں نے باہر کی طرف دوڑ لگادی

باہر شاید پوچھا لگ رہا تھا حورم اور پریشے نے تو جوتا پہن رکھا تھا جبکے منیزے ننگے پاوں تھی

تبھی منیزے کے پیر پھسلا اور عبیر کے ساتھ اتی نینانی بھی گھبرا کر یہ منظر دیکھا

اور عبیر کو لگا اسکی جان نکل گی ہو ایک ہی جست میں اگے بڑھ کر اسے اپنی بانہوں میں گرنے سے پہلے ہی تھام لیا

منیزے کے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے عبیر نے سختی سے اسے اپنے اندر بھینچ لیا

سارے ملازموں کی ہلکی ہلکی کھی کھی پر حورم اور پریشے نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو انکا بھی زوردار قہقہہ نکل گیا

منیزے نے شرمندگی سے اسے دور کرنا چاہا جب عبیر نے اپنا چہرہ بالکل اسکے سامنے کیا

اینده کے بعد اگر اس طرح کی لاپرواہی برتی تو مجھ سے برا کوی نہیں ہوگا

اگر تمھیں چوٹ لگ جاتی تو عبیر بے تحاشہ سخت لیکن اہستہ اواز میں غرایا کہ منیزے اج پہلی مرتبہ عبیر کی انکھوں میں دیکھنے سے خوف ارہا تھا اور یہ بات عبیر نے اتنی اہستہ اواز میں کہی کہ منیزے کے علاوہ کسی کو بھی سنای نہیں دی

For more visit (exponovels.com)

پھر عبیر نے ادھر ادھر دیکھا اور خود کو کمپوز کیا اور منیزے کو ایکدم سے اہستہ سے پیچھے چھوڑا اور پیچھے کھڑی نینا نے سلگتی انکھوں سے یہ سارا منظر دیکھا

میرا مطلب تھا اپکے کے زخم ابھی پوری طرح سے بھرے نہیں ہے اگر میں نہیں اتا تو کچھ بھی ہو سکتا تھا عبیر نے یہ بات کہ تو دی لیکن وہ اس اگے سے سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

منیزے نے گہرا سانس بھر کر اثبات میں سر ہلا یا اور پیچھے کھڑی لڑکی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

عبیر نے اسکے تعاقب میں دیکھا پوا سے یاد کہ اسکے ساتھ تو نینا بھی ہے اتنے میں حورم اور پریشے بھی منیزے کے ارد گرد اکر کھڑی ہو گی

اوہ ایم ریئیلی سوری میں بھول گیا تھا منیزے یہ میری بچپن کی فرینڈ نینا ہے جو لنڈن میں بنی تھی اور نینا یہ ہے میری بہن پریشے اور یہ میری بیوی منیزے اور میری پیاری سی بہن حورم

عبیر نے ان تینوں کی طرف اشارہ کرتے ہوے انٹروڈکشن کروایا

جبکے نینا کو لگا اسکے اوپر ساتوں اسمان گر گے ہو بیوی لفظ پر

جبکے ان تینوں نے مسکراتے ہوے اسے ہاے کہا لیکن نینا نے اسے بالکل اگنور کر دیا

اور عبیر سے مخاطب ہوی عبیر تم نے شادی کرلی اور مجھے بتا یا تک نہیں نینا ابھی تک شاک کی حالت میں تھی

جبکے ان تینوں نے اپنے اپ کو اگنور پھر اس طرح کا سوال پوچھنے پر ناگوار نظروں سے منیزے کو دیکھا

نینا نے اس وقت بالکل تنگ جینز کے اوپر شارٹ ٹاپ پہنا ہوا تھا اتنا شارٹ کے اگر وہ تھوڑا سہ بھی اپنا ہاتھ اوپر کرتی تو اسکا پیٹ صاف نظر اتا

اسکی گوری رنگت پر بھورے بال جو صاف بتا رہے تھے کہ اسکے ریل بال نہیں ہے ڈای کیے ہوے ہیں

بے شک وہ شکل وصورت میں وہ کسی سے کم نہیں تھی لیکن اسکے چہرے پر معصومیت کہی نہیں دکھ رہی تھی جتنا وہ عبیر کے سامنے بننے کی کوشش کر رہی تھی

ارے نہیں منیزے سے میرا نکاح بچپن میں ہی ہوگیا تھا عبیر نے اسکی غلط فہمی دور کی

نینا نے ایک تیکھی نظر سے دونوں کے بیچ میں کھڑی بھیگے بالوں والی اس خوبصورت لڑکی کو دیکھا جو بے شک کسی کو بھی پاگل کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی

نینا نے خود کو کمپوز کیا اور عبیر کی بات یاد ای جو اسنے اج اسے ایرپورٹ پر کہی تھی

نینا کب سے عبیر کا ویٹ کر رہی تھی لیکن وہ اسے کہی بھی دیکھای نہیں دے رہا تھا

اتنے میں ایک کیوٹ سہ لڑکا اسکے پاس ایا اور اگے سلام کے لیے ہاتھ بڑھا یا ویلکم پاکستان نینا

نینا نے پہلے تو ناگوار نظروں سے دیکھا لیکن پھر حیرت سے اسکی اواز کو جو بالکل عبیر کی طرح لگ رہی تھی

عبیر یہ تم ہو نینا نے شاکی اواز میں پوچھا جسنے بلیو جینز بر ریڈ فل سلیوز کی ٹی شرٹ پہنی تھی ماتھے پر اپنے سلکی بالوں کو پھیلا کر رکھا تھا اور انکھوں پر بڑا سہ چشمہ تھا

جہاں اسکی بے حد خوبصورت ہلکی ہلکی داڑھی ہوتی تھی اب بالکل کلین شیو تھی

عبیر نے سرہاں میں ہلا یا

ہاو کیوٹ عبیر تم اس لوک میں کتنے کیوٹ لگ رہے ہو نینا اسکے ماتھے پر بالوں کو ہاتھ اونچا کر کے بکھیرا

اچھا اس لوک کی کوی خاص وجہ نینا نے عبیر کے ساتھ اگے چلتے ہوے کہا

ہاں وہ اکیچلی میں نے نہ اپنی کزن کے ساتھ تھوڑا سہ مزاق کرنا چاہا لیکن وہ اب میرے اوپر ہی بھاری پڑ رہا ہے عبیر نے اسکی حفاظت والی بات کو گول کر دیا

اب یار تمھیں میرے گھر میں میری بلیک بیلٹ چیمپین شپ کا نام تک نہیں لینا ہے اور نہ ہی کوی ایسی بات کرنی ہے جس سے اسے میرے اوپر کوی بھی شک ہو میں یہ بات بس کچھ ہی دنوں میں خود ہی بتا دوں گا

اور ہاں پلیز خاص طور پر میری بہن کے سامنے ایسا ویسا کچھ مت کہنا کہ وہ تمھارے پیچھے لگ جاے

نینا کو بے انتہا حیرت ہوی اسکی فیملی کے بارے میں جان کر لیکن اسے اسکی فیملی سے کیا لینا تھا

ویسے عبیر کچھ بھی ہو تم اپنی رییل لک میں زیادہ قاتل لگتے ہو نینا نے ہنستے ہوے اسکی تعریف کی

نینا کہاں گم ہو گی ہو عبیر نے نینا کا کندھا ہلا کر اسے ہوش کی دنیا میں لے کر ایا

نینا نے ہڑبڑا کر سب کو دیکھا پھر اسنے منیزے کو دیکھا اور پھر عبیر کو

عبیر تم صرف میرے ہو اب دیکھنا میں اسے کس طرح تم سے دور کرتی ہو نینا نے شیطانیت سے دل میں دونوں کو دور کرنے کا منصوبہ بنا یا

اور مسکراتے ہوے عبیر کے ساتھ اندر کی طرف بڑھی

تم ایسا کروں پہلے گیسٹ میں نینا کو چھوڑاوں اور نینا ابھی تم جا کے فریس ہو جاوں کھانے کے وقت زیہان سے بھی مل لینا عبیر ایک ساتھ وہاں کھڑی ملازمہ سے اور نینا سے بولا

زیہان نینا کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا وہ جب بھی عبیر سے ملنے لنڈن جاتا تو اسکی نینا سے بھی ملاقات بھی ہو ہی جاتی تھی

---------------------------

power of love
Epi 28
wrriter afzonia
dont copy peaste with out my permission

نینا گیسٹ روم میں اکر اپنے بیگ کو غصے سے بیڈ پر پھینکا

منیزے منیزے تم نے میری جگہ لی ہے اب دیکھنا میں تمھیں عبیر سے نفرت کرنے پر مجبور کر دوں گی

عبیر صرف میرا ہے صرف میرا نینا نے اپنے دماغ میں اگے کا سوچتے ہوے اپنے اپ کو پر سکون کیا

کیوں کہ عبیر نے خود اسے اپنا راز بتا دیا تھا

--------------------------

زیہان کو پتہ تھا حورم نے ابھی تک شاور نہیں لیا وہ کھانا کھانے کے بعد ہی شاور لے گی

ویسے دنیا کھانے سے پہلے شاور لیتی تھی اور اسکی حورم پوری دنیا سے الگ تھی

زیہان سب سے پہلے کچن میں گیا وہاں سے دو تین انڈے پکڑے پھر واپس اپنے کمرے میں اگیا واش روم میں واپس ایا پہلے ساری شیمپو کو چھپا یا

صرف ایک شیمپو کو وہاں رکھا لیکن اس شیمپو کو خالی کر کے اسکے اندر انڈے کو اچھی مکس کر کے ڈال دیا

اور انڈے کے ٹکڑوں کو وہاں سے ہٹا دیا

تو حورم اب اپنی حالت دیکھنا تو اسکی حالت کو سوچتے ہی اسکی ہنسی نکل گی تھی

---------------------

منیزے غصے سے اپنے پیر پٹکتی ہوی اپنے روم میں گی اسکے پیچھے ہی حورم اور پریشے بھی گی

اب یہ چڑیل کہاں سے اگی میں اسے چھوڑنے والی نہیں ہو منیزے غصے سے بیڈ پر بیٹھتے ہوے بولی

منیزے اسکے چہرے سے صاف لگ رہا تھا جیسے وہ عبیر کے نکاح کو سن کر بالکل بھی خوش نہں لگ رہی تھی پریشے نے جلے پر نمک چھرکتے ہوے کہا

اور ہاں مشے تو یہ لگتا ہے جیسے وہ عبیر کو پسند کرتی ہو اور اسی کے لیے ہی ای ہو رہی سہی کسر حورم نے پوری کر دی

تم لوگ مجھے تسلی دے رہی ہو یہ اگ لگا رہی ہوں منیزے نے روہانسی اواز میں کہا

جس سے ان دونوں کی ہنسی نکل گی

دیکھوں منیزے جو ہم نے کہا ہے وہ سچ ہے اس لیے اگر تم نے اپنے شوہر کو اس چڑیل سے بچانا ہے تو ہم ایسا کچھ کرے گے کہ وہ خود ہی یہاں سے تنگ اکر بھاگ جاے

حورم نے اسے تسلی دیتے ہوے کہا

ہاں یہ ٹھیک ہے پریشے اور منیزے دونوں نے اثبات میں سرہلاتے ہوے کہا

رکوا بھی تو میں روحان کو فون کرتی ہو اصل میں میرا اپنے بھای کے بنا دل نہیں لگتا نہ

اسکے معصومیت سے کہنے پر ان دونوں سے ہنستے ہوے اثبات میں سرہلا یا

اچھا منیزے تم نہ اچھے سے تیار ہو جاوں تاکہ عبیر کی نظریں تم سے ہی ہٹ نہ پاے حورم نے جاتے ہوے منیزے کو ہدایت دیتے ہوے کہاں

پھر منیزے کی کبرڈ سے اپنے سارے کپڑے نکالے اور زیہان کی روم کی طرف بڑھی اور اپنی سارے کپڑے کبرڈ میں سیٹ کیے جبکے زیہان مزے سے اسکی ساى کاروای بیڈ پر لیٹ کر دیکھ رہا تھا

حورم نے پہلے روحان کو کال کی پھر واش روم میں فریش ہونے چلے گی

4

زیہان جلدی سے بیڈ سے اتر کر واش روم کے دروازے کے ساتھ بالکل چپک کر کھڑا ہو گیا

حورم نے نہانے کے لیے شاور کھولا پھر شیمپو کو پکڑ کر ہاتھ میں ڈالا

شیمپو بھی زیہان کی طرح بے کار لگتی ہے حورم شیمپو کا کلر دیکھ کر بڑبڑای

زیہان کو جیسے ہی اسکی اواز سنی وہ فورا اسے کمرے سے بھاگا اور گارڈن میں سے اپنے کمرے کے نل کے سسٹم کو روک دیا

اور بڑی شان سے اپنے کمرے میں واپس ایا

حورم نے شیمپو کو اچھی طرح سے اپنے بالوں میں لگانے کی کوشش کی لیکن شیمپو نے اسکے بالوں میں جھاگ ہی نہیں بنائے

بلکے بڑی ہی عجیب سی سمیل اسکے بالوں میں انے لگی

لیکن حورم نے زیادہ نوٹ نہیں کیا بلکہ تھوڑی اور شیمپو لی کر اپنے بالوں میں لگا یا

لیکن پھر وہی بلکے سمیل حورم نے پیچھے مرر میں اپنے بالوں کو دیکھا جو اپس میں بری طرح سے چپکے ہوے تھے

حورم نے اپنے کچھ بالوں کو پکڑ کے ناک کے قریب کیا تو ان میں سے انڈے کی بے انتہا گندی سمیل ارہی تھی

اتنی گندی کے حورم کو ایک دم سے ابکائی ائی

حورم نے کچھ بھی سوچے بغیر جلدی سے شاور چلایا لیکن تھوڑا سا پانی نکلا جسکی وجہ سی ادھا سہ انڈہ اسکے چہرے پر اگیا

اور پھر پانی انا بند ہو گیا حورم کو سب سمجھ میں اگیا کہ یہ کارستانی کس کی ہے

For more visit (exponovels.com)

زیہہہہہہان حورم نے زوردار چیخ ماری

باہر بیٹھے زیہان خوشی سے نعرہ لگا یا مطلب اسکا پلین کامیاب ہوگیا

اس چھوٹی سی لڑکی کے پیار میں وہ کیا بچوں جیسی حرکت کرر ہا تھا لیکن جو بھی تھا اسے اس سب میں مزہ ار ہا تھا

کہا تھا نہ حورم میں نے کے میرے بدلے کے لیے تیار رہنا لیکن تم نے شاید مجھے کافی ہلکے میں لے لیا تھا زیہان نے واش روم کے دروازے کے قریب کھڑے ہو کر کہا

زیہان تم نل کھول ہے ہو یہ نہیں حورم نے غصے سے کہا

نہیں حورم نے جتنے غصے سے زیہان نے اتنے ارام سے کہا

زیہان پلیز کھول دوں اس دفعہ حورم نے التجای لہجے میں کہا

کیونکہ انڈے کے سمیل سے اسے ابکای ارہی تھی

میں ایک شرط پہ کھولوں اگر جو میں تم سے کہوں گا وہ تم مانوں گی زیہان نے چمکتی انکھوں سے اپنی شرط سامنے رکھتے ہوے بولا

ٹھیک میں تم جو کہوں گے میں وہ کروں گی لیکن ابھی پلیز نل کھول دوں

حورم کو اس وقت صرف پانی کھولوانا تھا اسی لیے اسنے جلد سے اسکی بات کو مانا

وعدہ زیہان نے اسسے وعدہ مانگا

وعدہ اب کھول بھی دوں حورم نے چڑتے ہوے کہا

زیہان نے شرافت سے باہر جا کر نل کھولا اور واپس اپنے کمرے میں اکر اسکے باہر نکلنے کا ویٹ کرنے لگ

زیہان دوسری شیمپو تو بتا وہ کہار کھی ہے

حورم نے اندر سے جھنجلاے ہوے انداز میں پوچھا

زیہان نے اسے شرافت سے شیمپو کا بتا یا

اور اسکا انتظار کرنے لگ کہ کب وہ باہر اے اور کب وہ اپنی شرط کو منواے

-----------------------------

#power of love #
#epi 29#

#wrriter afzonia #
dont copy peaste with out my permission

پریشے نے لان میں گھومنے کا ارادہ کیا کیونکہ موسم خراب ہو رہا تھا شاید بارش ہونے والی تھی

پریشے کو بارش بے انتہا پسند تھی جبکہ بارش تو منیزے اور زیہان کو بھی بے انتہا پسند تھی

پریشے تیزی سے بھاگ کر لان میں گی تھوڑی دیر اسنے چہل قدمی کی اتنے میں بارش بھی شروع ہو گی

پریشے خوشی سے بارش میں گول گول گھومنے لگی

روحان جو تیزی سے بارش کی وجہ سے اندر بھاگ کر جا رہا تھا تاکہ بارش میں بھیگنے سے بچ جاے

کیونکہ اسے اور حورم دونوں کو ہی بارش کچھ خاص پسند نہیں تھی وہ دونوں بس دور سے ہی بارش کو دیکھنا پسند کرتے تھے

تبھی اسکی نظر بارش میں گول گول گھومتی پریشے پر پڑی

روحان اتنے دنوں سے صرف پریشے کو ہی سوچ رہا تھا پتہ نہیں اس لڑکی میں ایسا کیا تھا

جو اس جیسے شرارتی لڑکے کو بس اپنے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتی تھی

وہ بے خود سہ اس پری پیکر کو بارش میں بھیگتا ہوا دیکھ رہا تھا

جو بالکل اپنے نام کی طرح تھی

روحان اپنے اپ کو ہوش میں لاتے ہوے پریشے کی طرف بڑھا

اج تو اسے بارش میں بھیگنا بھی برا نہیں لگ رہا

پریشے جو بڑے مزے سے گھوم رہی تھی ایک دم سے روحان کے انے پر ہڑبڑای اور اندر بھاگنے لگی اتنے میں اسکا دوپٹہ جو سکے ساتھ ہی گھوم رہا تھا

ایک دم سے اسکے پاوں میں الجھا اور اس پہلے کے پریشے زمین پر بوس ہوتی

روحان جو حیرت سے ااسکی ہڑبڑاہٹ کو دیکھ رہا تھا

اسکے گرنے پر اسکے بازو کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور دوسرا ہاتھ اسکی کمر میں ڈالا

پریشے اسے اپنے اتنے نزدیک دیکھ کر پوری طرح گھبرا گی

اور اپنے اپ کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن روحان بہت ہی دلچسپی سے پریشے کے چہرے کے تاثرات کو دیکھ رہا تھا

For more visit (exponovels.com)

جو مکمل طور پر اسکے چہرے کی طرف دیکھنے سی گریز کر رہی تھی

روحان نے اہستہ سے اسے چھوڑا

لیکن اسکا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا

سنو میں گھما پھر کہ بات کرنے کا عای ہو اصل میں جب تک اگلا بندہ گھوم نہ جاے تو مجھے بات کرنے میں مزہ نہیں اتا

لیکن میں تم گھما پھرا کر بات نہیں کروں گا بس اتنا کہوں گا کہ تم دیکھنے کے بعد یہ دل میرے قابو میں نہیں رہتا ہے

بس دل کرتا ہے تم ہر وقت میرے سامنے رہوں میں دوسرے لڑکوں کی طرح بالکل بھی تمھارے ساتھ ٹائم پاس نہیں کروں گا

اسی لیے میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہو مجھے پتہ ہے ابھی ہم دونوں کی عمر نہیں ہے

لیکن میں پھر بھی تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنا کرنا چاہوں گا

اسکے لیے میں تم سے بالکل بھی اجازت نہیں مانگوں گا

بس ابھی بتا رہا ہو بہت جلد تم میری ہو گی اپنا خیال رکھنا

اور جس طرح سے ایا اسی طرح واپس بھی چلا گیا

پیچھے سے پریشے کافی دیر تک اسکے الفاظوں کے زیر اثر کھڑی رہی اور پھر مسکراتے ہوئے اندر چلے گی

پریشے کو روحاں کا الگ سہ انداز بے حد اچھا لگا تھا

---

زیہان اتنی دیر سے حورم کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا اب تو بارش بھی شروع ہو گی تھی

بارش کو دیکھ کر زیہان کی انکھیں مزید چمک گی وہ جو حورم سے کچھ اوٹ پٹانگ ہی منوانے والا تھا

لیکن پھر بارش کو دیکھ کر اپنا ارادہ بدل لیا

لیکن حورم تھی کہ باہرانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

حورم اب اگر تم باہر نہیں نکلی نہ تو میں دروازہ کھول کر اندر اجاوں گا زیہان اپنا ضبط کھوتے ہوئے بولا

پھر ٹھیک پانچ منٹ بعد حورم باہر نکلی

کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ حورم کو زیہان پہ پہلے ہی غصہ تھا اور اب تو وہ اور بڑھ گیا

جبکہ زیہان کی نظریں اسکے نکھرے نکھرے سراپے میں ہی اٹک گی

وہ جلدی سے بیڈ سے اترااور حورم کے بالکل نزدیک کھڑے ہوگیااور حورم کو معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگا

حورا بھی تم نے کہا تھا نہ کے تم وہ مانوگی جو میں تم سے کہوں گا زیہان نے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوے بولا

ہاں کہا تھا حورم نے الجھن سے اثبات میں سرہلاتے ہوے کہا

تو پہلے یہ بتاوں تمھیں بارش کیسی لگتی ہے پھر میں اپنی بات بتاوں گا زیہان نے حورم س پوچھا

امم بارش تو سہی لگتی ھے لیکن اس میں بھیگنا بالکل بھی پسند نہیں ھے

حورم نے اپنا رخ شیشے کی طرف موڑتے ہوے کہااور ساتھ میں ہی ٹاول کھول کرا نے باوں کو باہر نکالا

تواب تم میرے ساتھ باہر بارش میں چلوں گی وہ بھی نہانے اور تم مری بات سے انکار نہیں کر سکتی کیونکہ تم میں مجھ سے وعدہ کیا ہے اور وعدہ توڑنے والے کو بے حد سزا ملتی ہے

زیہان نے اسکے لیے کوی انکار کی گنجایش ہی نہں چھوڑی اور ساتھ ہی اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ باہر لے ایام

حورم پیچھے سے برے برے منہ بناتی ہوی اسکے پیچھے چل پڑی

زیہان اسے گھر کے پیچھے والی سائیڈ پہ لے ایا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اب اس وقت یہاں تو کوی انے والا نہیں تھا

وہ دونوں مکمل طور پر بارش میں بھیگ چکے تھے

زیہان دیکھوں میں ابھی بھی اتنی دیر شاور کے نیچے رہی ہو اور اب تمھارے ساتھ بھی بارش میں بھیگ چکی ہو اب مہربانی کر کے مجھے جانے دوں کونکہ اب تمھاری بات میں نے مان لی ہے

ہمم تو میں نے کب کہا کہ میری بات پوری ہو چکی ہے ابھی میری ادھی بات رہ-تی ہے جسے پوری کیے بنا تم یہاں سے نہیں جا سکتی ہو

زیہان نے چالاکی سے بات کو پلٹتے ہوے کہا

اسکی چالاکی پہ حورم کا دل کیا کہ وہ اسکا سر پھاڑ دے

اب جو کہنا ہے کہوں کیونکہ مجھے سردی لگ رہی ہے حورم نے اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوے کہا

ہاں تو تم میرے گال پر کس کروں زیہان نے ایکدم سے ہی اسے جھٹکا دے کر اپنے پاس کیا

زیہان یہ کیا بیہودگی ہے میں کوی یہ بات نہیں ماننے والی ہو حورم نے ساتھ ہی اس سے اپنا اپ چھڑواتے ہوے کہا

وعدہ زیہان نے اسے اسکا وعدہ یاد دلاتے ہوئے کہا

اب نیچے تو ہو کھمبے کہی کے حورم نے اسکے لمبے قد پر چوٹ کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ زیہان کے سینے تک ہی اتی تھی

زیہان نے بھی شرافت سے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے نیچے جھکا

حورم نے کچھ دیر تو سوچا لیکن پھر اہستہ سے اپنے ہونٹ زیہان کے گال پر رکھنے چاہے

لیکن اس سے پہلے ہی زیہان اسکے ہونٹوں کو اپنی قید میں لے چکا تھا

حورم بس پھٹی انکھوں سے زیہان کے چہرے کو دیکھنے لگی

لیکن زیہان ارد گرد بھلائے بس اسکے ہونٹوں پر اپنی شدت برسا رہا تھا

اور اسکی کمر پر اسکے ہاتھوں کی گرفت سخت ہوتی جا رہی تھی

---------------------------

زیہان نے کافی دیر بعد اسے چھوڑا پھر اسکے ٹھنڈے ہوتے وجود کو اپنی باہوں میں بھر کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا

حورم اپنے کپڑے چینج کر کے بہر چلے گی جہاں سارے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے

اور کرنل صاحب نینا سے اسکا نام وغیرہ پوچھ رہے تھی

تھوڑی دیر بعد زیہان بھی آگیا

اور نینا سے ملنے لگا

وہ سب ناشتا کرر ہے تھے جب حورم کی چھینکیں سٹارٹ ہو گی

اور ایک بعد ایک چھینک انے لگی

زیہان نے پریشانی سے حورم کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا اور پھر دوسرے ہاتھ سے حورم کا ہاتھ پکڑا

سوائے نینا کے سب نے پریشانی سی حورم کی طرف دیکھا

---

#power of love #
#EPi 30#
#writer afzonia #
Dony copy peaste with out my permison

باہر بارش پہلے سے زیادہ تیز ہو گی تھی

حورم کی چھینکیں بھی رک چکی تھی

وہ لوگ ناشتے سے فارغ ہو چکے تھے اور اس وقت سب لاونج میں موجود صوفے پر بیٹھے ہوے تھے

جبکے منیزے نینا چڑیل کو گھورنے میں لگی ہوی تھی جو عبیر کے ساتھ چپکنے کے کوشش میں لگی ہوی تھی

جبکے زیہان صرف حورم کو ہی دیکھ رہا تھا جسکی رنگت اہستہ اہستہ سرخ ہورہی تھی

لیکن پھر بھی منیزے اور پریشے کے ساتھ پتہ نہیں کونسے رازونیازمی لگی ہوی تھی

منیزے نے شیشے سے نظراتی برستی بارش کو دیکھا

لیکن پھراپنےاپ کو کنٹرول کیا کہ ابھی نہیں جانا ورنہ نینا چڑیل اسکے ساتھ اور چپکنے کی کوشش کرے گی

عبیر چلو نہ بارش میں نہاتے ہے اتنے میں نینا نے منیزے کی طرف دیکھتے ہوے عبیر سے کہا مطلب اگ ادھر بھی برابر لگی ہوی تھی

منیزے ایک زوردار کہنی پاس بیٹھی حورم کے پیٹ میں ماری

بیچاری حورم نے درد کو کنٹرول کرتے ہوے منیزے کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا

میرا کیا قصور ھے کمینی مجھے کیوں مارره ہے حورم سب کی موجودگی کی وجہ سے منیزے کے کان میں گھس کر لفظوں کا چبا چبا کر بولی

ہاں تیرے شیطانی دماغ میں اتنا فتور بھرا ہوا ہے جو صرف فالتو موقعوں پر ہ٦ نکالتی ہے اب کیوں نہیں نکال رہی ھے

منیزے نے بیچاری سی شکل بنا کر حورم سے کہاں

نہیں نینا تمھیں پتہ ہے نہ مجھے بارش میں بھیگنا نہیں پسند اسی لیے تم چلی جاو عبیر نے نینا کو صاف منع کرتے ہوے بولا

جس پر جہاں منیزے خوش ہوی وہی نینا مکمل طور پر جل گی

عبیر کیا تم میرے لیے بھی نہیں چلوں گے اب دیکھوں میں تمھارے ہاں مہمان ای ہو تم پھر بھی مجھے منع کروں گو

نینا نے لاڈ سے عبیر کی بازو پکڑتے ہوے بولی

عبیر چلے جاوں اگر اس بیچاری کا اتنا ہی دل کر رہا ہ ویسے بھی مہمانوں کو نہ نہیں کرتے کرنل صاحب نے نینا کی بیچاری شکل کو دیکھتے ہوے کہا

منیزے نے شعولے برساتی نگاہ سے کرنل صاحب کی طرف دیکھا

کرنل صاحب منیزے کو کو اس طرح تیز نظروں سے گھورتے دیکھا تو گڑبڑا کر بولے

میری طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی ھے میں اپنے کمے میں جا ٦ رہا ہو کیونکہ انھیں احساس تو اب ہوا تھا وہ عبیر کو کہ کر کتنی بڑی غلطی کر چکے ھے

کیونکہ اگر تھوڑی دیر اور رکات کسی نے ویسے ہی مجھے اپنی نظروں سے کھا جانا ہے

کرنل صاحب زور سے بڑبڑاتے ہوے بولے جو سب سنی تو ضرور لیکن سمجھا کوی کوی

نانو میں بھی چلتا ہو ایک ساتھ ویسے بھی اپکی اجکل خراب ہوتی رہتی ھے زیہان نے کرنل صاحب کو اٹھاے ھوے بولا

اور انکے کمرے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ وہ کبھی کبھی موڈ نو ہونے پر میڈیسن کھانے کے معاملے میں بچوں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتے تھے

عبیر چلو نہ نینا نے کھڑے ہوتے ہوے کہا تو بیچارے عبیر کو کھڑا ہونا ہی پڑا

ہم بھی چلتے ھے اور ویسے نینا تم اور عبیر سہی سے انجواے نہیں کر پاوں گے نہ ہم سب کے ساتھ تم اچھے سے انجواے کروں گی

منیزے نے حورم اور پریشے کو کھڑا کرتے ہوے بولی

حورم کو لگا یہ دونوں بھای بہن اسے اوپر پہنچا کر ہی چھوڑے گے

جبکہ عبیر نے حیرت سے منیزے کی جیلسی کو دیکھا مزہ انے والا ہے عبیر دل ہی دل میں سچویشن کا مزہ لیتے ہوے بولا

ہاں چلو تم لوک بھی نینا نے دانتوں کو پیستے ہوے لیکن مسکراتے ہوے ان تینوں سے کہا

منیزے میں پہلے ہی بارش میں نہا چکی ہو تم دونوں جاوں اگر میں اب گی نہ تو مجھے بخار بھی ہو سکتا ہے حورم نے منیزے کے ساتھ چلتے ہوے اہستگی سے بولی

تم پہلے کیسے نہای میں نے تو دیکھا ہی نہیں اور اب بہانے مت بناوں میرے ساتھ چلوں منیزے نے اسے باہر کھینچتے ہوے بولی

وہ سب بارش میں بھیگنے لگے سب سے زیادہ نینا انجواے کرنے کی ایکٹنگ کر رہی تھی

حورم کچھ کروں ورنہ میں نے اس نینا کا نقشہ بگاڑ دینا ہے منیزے نے حورم سے مدد مانگی جو بامشکل اپنی انکھوں کو کھلا رکھنے کی کوشش کر رہی تھی

منیزے تم ایسا کروں تم نہ ہنسنے کی ایکٹنگ کروں ہماری طرف دیکھ کر کیونکہ فلموں میں ہیروین جب ہنستی ہے تو

ھیرو سب کچھ بھول کر ھیروین کی ہنسی میں گھم ہو جاتا ہے حورم کی بات پر پریشے نے بھی ہامی بھری

اور ویسے بھی منیزے تمھاری تو ہنسی ہی اتنی پیاری ہے کوی بھی تمھاری ہنسی میں گھم ہو سکتا ھے پریشے منیزے کی تعریف کرتے ہوے بولی

کیونکہ یہ بات بالکل سچ تھی کیونکہ منیزے پہلے تو بہت کم ہنستے تھی لیکن جب بھی ہنستی تھی اس پاس والے سارے متوجہ ہوکر اسکی خوبصورت ہنسی میں گم ہو جاتے تھے

ان دونوں کے تعریف کرنے پر منیزے نے ان دونوں کی طرف ایسے منہ کر کے کھڑی ہو گی جس سے عبیر اور نینا باسانی سے دیکھ سکتے تھے

ہی ہی ہی ہی ہی منیزے نے زور سے ہنسنے کی ایکٹنگ کی جس پر نہ صرف عبیر اور نینا بلکے حورم اور پریشے نے بھی چونک کر دیکھا

عبیر نے بامشکل اپنی ہنسی کنترول کی

واہ منیزے تم نے تو ڈراونی مویز کی چڑیل کو بھی مات دے دی

ہم نے تمھاری تعریف کیا کر دی تم تو سچ میں اپنے اپ کو ہیروین سمجھنے لگی حورم اپنی خراب ہوتی طبعیت کو بھول بھال تالی مار کر منیزے کی ہنسنے کی تعریف کی

منیزے نے بے بسی سے ان دونوں کی طرف دیکھا

تبھی اہستہ سے بجلی کڑکی اور نینا نے ڈرنے کی فل ایکٹنگ کرتے ہوے عبیر کے گلے لگی

منیزے اسنے تو اٹھارہ سو ستاون کی ہیروین کو بھی پیچھے چھوڑ دیا حورم نے جلے پر نمک چھڑکتے ہوے کہا

جبکے منیزے فل رونے والی ہو گی

نینا اب دوبارہ سے ڈر لگے نہ تو ان لڑکیوں میں سے کسی کے گلے لگ جانا یہ حق تو صرف میری بیوی کا ہے عبیر نے نینا کو اپنے سے دور کرتے ہوے بولا

جس پر نینا کو بہت غصہ ایا لیکن کنڑول کرنا مجبوری تھی

عبیر کی بات وہ تینوں دل کھول کر ہنسی نینا کی انسلٹ پر سب سے زیادہ منیزے نے لیا

انکا ہنسنا جلتی پر نمک کا کام کر گیا اور نینا پیر پٹکتی ہوی اندر چلے گی

چلوں مینیزے تمھارا کام تو عبیر نے سیٹ کر دیا اب ہم دونوں چلتے ھے تم دونوں انجواے کروں

حورم نے پریشے کا ہاتھ پکڑا اور اندر کی طرف بڑھ گی

منیزے بھی پہلے تو کچھ دیر سوچتی رہ گی لیکن پھر وہ بھی اندر کی طرف بڑھنے لگی جب عبیر نے ایک ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا اور گود میں اٹھا کر بیک سایڈ کی طرف چل پڑا

For more visit (exponovels.com)

عبیر کیا کر رہے ہو چھوڑوں مجھے کوی دیکھ لے گا

عبیر کی اس حرکت پر منیزے کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی

دیکھ لی کوی دیر . ھے تو شرعی اور قانونی حق ہے میرے پاس تمھارے ساتھ کچھ بھی کرنے کا

عبیر نے اسے سیمنگ پول کے بالکل قریب اتارتے ہوے کہا

تمھیں سویمنگ اتی ہے عبیر نے اپنے اور منیزے کے درمیانی فاصلے کو بالکل ہی ختم کرتے ھوے بولا

بارش میں کون سویمنگ کرتا ہے منیزے نے الٹا سوال پوچھتے ہوے کہا

پہلے سوال کا تو جواب دو عبیر نے ایک ہاتھ اسکی کمر میں اور دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں کی کان کے پیچھے کرتے ہوے بلا

جس پر منیزے نے بے ترتیب ہوتی سانسوں کے ساتھ نہ میں سر ہلا یا

عبیر نے ایک ہاتھ سے اسکی تھوڑی سے پکڑ کر چہرے کو اونچا کیا

اور اسکے گلے میں جھک گیا اور اسکے گلے میں جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا

منیزے نے عبیر کو دور کرنے کی کوشش کی

لیکن عبیر نے اسکی مزاحمت کو نظرانداز کرتے ہوے اسکے لبوں پر پوری شدت کے ساتھ جھکا

لیکن اسکی شدت کم ہونے کی بجاے بڑھتی جا رہی تھی

اسکی شدت سے گھبراتے ہوے اور اپنے سینے میں اٹکتے سانس کی وجہ سے منیزے نے پوری طاقت لگا کر خود کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن عبیر نے اسے نہیں چھوڑنا تھا نہ چھوڑا

تھوڑی دیر بعد عبیر نے اس پر رحم کھا کر اسے چھوڑا اور دوسرے ہاتھ سے اسکا گال سہلایا

اوں اندر چلے تمھیں ٹھنڈ لگ جاے گی عبیر نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اندر کی طرف بڑھا

---

شام تک بخار نے مکمل طور پر حورم کو گھیر لیا تھا

لیکن اس بات کا زیہان کو کوی علم نہیں تھا کیونکہ وہ تب سے ہی کرنل صاحب کے پاس بیٹھ کر اپنے افسکا کام کر رہا تھا

اور حورم کو بھی کوی پروا نہیں تھی کبھی ادھر تو کبھی ادھر پھر رہی تھی

لیکن اپنے بے تحاشہ دکھتے سر اور پورے جسم کے ساتھ اپنے کمرے میں ای اور کمبل کو اپنے اوپر لیا اور سو گی

اس وقت اسکا سر جتنا دکھ رہا تھا اسے ہی پتہ تھا

لیکن بخار کے زور کی وجہ سے حورم اہستہ اہستہ غنودگی میں چلے گی# power of love#

#epi 31#

#wrriter afzonia #

#Dont copy peaste with out my permission #

پاپا مجھے اپ سے بات کری ھے روحان صدیق صاحب کے بالکل پاس بیٹھتے ھوے بہت ہی محبت سے گو یا ہوا

ہاں بولو صدیق صاحب نے روحان کی طرف دیکھتے ھوے کہا کیونکہ انھیں پتہ تھا اسے ضرور کوی کام ہے ورنہ وہ اور ایسے ناممکن

پاپا مجھے اور کو ہر چیز ایک ساتھ اور ایک جیسی ملی ہے نہ روحان نے بہت ہی چالاکی سے اپنی بات کا اغاز کیا

صدیق صاحب نے اثبات میں سر ہلا یا اتنے میں میں سارہ بیگم نے چاے کا کپ صدیق صاحب کی طرف بڑھا یا اور خود روحان کے ساتھ بیٹھ گی

تو پاپا حورم اب ترقی کر گی ھے مطلب اسنے بھی شادی کر لی ہے تو میں بھی شادی کرنا چاہتا ہو

تو تمھارے کہنے کا مطلب ہے اب تمھیں بھی زیہان سے شادی کرنی ہے صدیق صاحب نے روحان کی اس ساری بات کا مطلب نکالتے ہوے کہا

اَستغفِرُاللہ پا پا میں نے ایسا کب کہا روحان اپنی جگہ سے بدکتا ہوا بولا

تو کیا کہنے کا مطلب ہے تمھارا سارہ بیگم اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوے بولی

میں زیہان بھای سے تو نہیں لیکن اسکی بہن سے شادی کرنا چاہتا ہو

روحان نے سیریس انداز اپناتے ہوے کہا

روحان تم ابھی چھوٹے ھو ایک لڑکی کی زمہ داری تم نہیں اٹھا سکتے ھو اور کیا کہوں میں کرنل صاحب کو کہ میرا بیٹا صرف اپنی بہن حورم کی نقل اتارتا ھے اس دفعہ صدیق صاحب بھی سیریس ہوتے بولے

نہیں پا پا میں بس ابھی نکاح کروں گا اور رخصتی اپ جب کروا دینا جب میں کچھ بن جاوں گا

روحان میں نے اج تک تمھاری ساری باتیں مانی ھے بٹ سوری بیٹا میں اپکی یہ بات نہیں مان سکتا ہو صدیق صاحب نے بالکل سیریس ہوتے کہا

تو ٹھیک ھے پا پا اپ جب تک بات نہیں کروں گے میں تب تک نہ کچھ کھاوں گا نہ کچھ پیوں گا روحان نے ضدی لہجے میں کہا

بیٹا میں بھی تم لوگوں کا باپ ہو سب جانتا ہو تم اور حورم کبھی بھی کھانے کے بغیر نہیں رہ سکتے ہو صدیق صاحب نے مسکراتے ہو کہا اور اپنے کمرے کی طرف چلے گے

------------------------------

زیہان اپنے کمرے میں ایا تو حورم کمبل کو اوپر تک لیے سو رہی تھی

زیہان نے حیرت سے دیکھا کیونکہ وہ عموما اس وقت منیزے اور پریشے کے ساتھ ہوتی ھے

اج میرا چھوٹا بومب اتنی جلدی کیسے سو گیا زیہان مسکراتے ہوے بیڈ کی طرف بڑھا

اور کمبل کو ہٹا کر خود بھی ساتھ لیٹ گیا حورم نے دوسری طرف کروٹ لی ہوی تھی اس لیے زیہان نے اسکا رخ اپنی طرف کر کے اپنے حصار میں لیا

لیکن حورم کو چھوتے ہی وہ بری طرح ٹھٹکا کیونکہ اسکا پورا جسم کسی انگارے کی طرح جل رہا تھا اور اسکی رنگت بے حد سرخ پڑ چکی تھی

حورم اٹھو ایم ریلی سوری میری وجہ سے تمھیں اتنا تیز بخار گیا

حورم اٹھو پلیز ایک مرتبہ اپنی انکھیں کھولو زیہان کی جان پر بن ای اسکا اتنا تیز بخار دیکھ کر

وہ جلدی سے اٹھا اور کبرڈ سے اپنی سرٹ نکالی اور اسے پھاڑ کر دو تین پٹی بنای اور ٹیبل میں پڑے جگ میں پڑے پانی میں ڈبو دیا

جلدی سے حورم کا حجاب کھولا اور اسکا سر اپنی گود میں رکھا

اور پٹی کو اسکے ماتھے پر رکھنے لگا

کم از کم ادھا گھنٹہ ہو گیا اسے پٹیا کرتے ھوے جب حورم کا بخار کا بخار تھوڑا کم ہوا اور اسے اپنی مندی مندی انکھیں کھولی

حورم زیہان نے بے تابی سے اسکی کھولتی انکھوں کو دیکھ کر پکارا

حورم نے ہلکا سہ مسکراتے ہوے زیہان کو چہرہ اوپر کر کے دیکھا کیونکہ اسکا سر اسکی گود میں تھا

تم نے میری جان ہی نکال دی تھی حورم زیہان نے اپنے اپ کو ریلیکس کرتے ہوے کہا ورنہ دل تو اسکا اب بھی سو کی سپیڈ س دوڑ رہا تھا

اتنے میں ہی ڈر گے حورم نے بالکل ہی اہستہ اواز میں کہا

ہاں ڈر گیا تمھیں اگر مزاق میں بھی کچھ ہو جاے میں یہ بھی برداست نہیں کروں گا اور میرا بس نہیں چگ رہا میں کیسے اس بخار کو اپنے سر لے لو زیہان نے بے بسی سے کہا

اور جھک کر اسکی گرم پیشانی پر اپنے لب رکھے

زیہان میں ٹھیک ہو اب تم بھی سو جاو حورم نے اسکی گود سے بیڈ پر سر رکھتے ہوے کہا

نہیں حورم میں ٹھیک ہو جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاوں گی مجھے نیند نہیں اے گی زیہان نے اسکے سر پر پھر سے پٹی رکھتے ہوے بولا

زیہان اگر تم نہ لیٹے تو میں اٹھ کر بیٹھ جاوں گی حورم نے بامشکل اپنی انکھوں کو کھولتے ھوے دھمکی دی

دھمکی دیتے ہی زیہان اسکے ساتھ ہی لیٹ گیا

اج نہیں سر رکھوں گو حورم نے بند انکھوں سے کہا

نہیں اج تمھای چھٹی ھے سو جاوں تم زیہان نے حورم کا سر اٹھا کر اپنی بازو پہ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اسکے سر میں انگلیاں چلانے لگا

---

عبیر چلو میرے ساتھ اج پریکٹس نہیں کرنی منیزے نے غصے سے اسے نینا کے پاس بیٹھے دیکھ کر بولی

ہاں چلو عبیر بھی منیزے کے تیور دیکھ کر جلدی سے اٹھ گیا

کس چیز کی پریکٹس کروا رہی ھوں تم منیزے نینا نے بے حد میٹھے لہجے میں کہا حالانکہ پتہ تو اسے بھی چل گیا تھا

بس ویسے ہی فائٹنگ کی نینا باجی منیزے کو تو اب یاد آیا کہ نینا ان لڑکیوں سے بہت زیادہ بڑی تھی کیوں نہ اسے باجی کہ کر چڑایا جاے

واٹ باجی اور عبیر کو تو ویسے بھی فائٹنگ کی ضرورت نہیں ھے کیونکہ عبیر تو خود اگے سے نینا نے جان بوجھ کر بات چھوڑ دی کیونکہ عبیر اسے ہی گھور رہا تھا

نینا نے منیزے کے دیکھ کر پریشان ہونے کی ایکٹنگ کی

کیونکہ عبیر خود کیا اگے بولو عبیر یہ چپ کیوں ہوگی

منیزے نے اگے اتے ھوے تیز لہجے میں بولی

نہیں میرا مطلب یہ تھا عبیر اتنا امیر ھے اوپر سے اسکے گارڈ ذ اسکے ساتھ رہتے ھے تو اسے کیا فائٹنگ کی ضرورت ھے

نینا جان بوجھ کر اپنا گر بڑاتے ھوے بنایا اور بات کو کلیر کیا

نینا کی بات سن کر منیزے بالکل ہی پر سکون ہو گی

جبکے نینا کو لگا تھا منیزے اسکی بات سن کر ٹینشن میں اجاے گی پھر اس سے پوچھنے کی کوشش کرے گی لیکن ایسا کچھ نہیں ھوا

منیزے نے دو قدم اگے بڑھ کر عبیر کا ہاتھ پکڑا اور جم روم کی طرف بڑھ گی اور نینا پیر پٹکتی اپنے روم کی طرف بڑھ گی

پھر اسنے اسکی پریکٹس کروای لیکن اج فایدہ یہ ہوا تھا عبیر کو پنچ مارنا آگیا تھا۔

ا

منیزے تھک کر اپنے کمرے میں چلے گی اور عبیر اپنے کمرے میں چلا گیا

---

رات کے دو بج حورم کی انکھ کھلی تو دیکھا زیہان ابھی تک اسک بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا

اسکا بخار پہلے سے تو کم تھا لیکن اسے بے حد کمزوری محسوس ہو رہی تھی اور اسکا گلا بے انتہا کڑوا ہو رہا تھا

زیہان حورم نے اہستہ سے اسکے گال پر ہاتھ رکھا

ہاں زیہان نے ایک سیکنڈ سے پہلے انکھ کھولی تم ٹھیک ہو سر میں درد تو نہیں ہو رہا لیکن بخار تو پہلے سے کم لگ رہا زیہان پریشانی سے ایک کے بعد ای سوال پوچھنے لگا

زیہان پہلے سانس تو لے لو مجھے کچھ نہیں ہوا لیکن مجھے بھوک لگ رہی ھے اور مجھے کچھ چٹ پٹا کھانا ہی ابھی

For more visit (exponovels.com)

زیہان نے حیرت سے انکھیں پوری کھول کر اسکی طرف دیکھا پھر اہستہ سے اٹھا

مجھے بھی ساتھ لے کر جاو کچن میں حورم نے اگلی فرمایش کی

حورم مجھے کیا لگ رہا ہے تمھارا بخار سر کو چڑھ گیا ہے

زیہان نے اسکی رات کے اس وقت عجیب وغریب فرمایش پر گھورا

اور پھر ہاتھ اسکی طرف بڑھا یا جسے حورم نے پکڑ کی کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن بے حد کمزوری کی وجہ سے اس سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا

زیہان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا پھر اپنی گود میں اٹھا کر اسے کچن کی طرف لے گیا

زیہان نے حورم کو اہستہ سے وہاں پڑی چیر پر بٹھا یا اور خود سینڈوچ بنانے لگا

دس منٹ میں زیہان نے سینڈوچ بنا کر اسے دیا اور حورم بڑے مزے سے کھانے لگی اور زیہان وہاں ٹیک لگا اور ہاتھ باندھ کر حورم کو دیکھنے لگا

تم بھی کھاوں نہ حورم ے زیہان کو مسلسل اپنی طرف گھورتے دیکھ کر پوچھا کہ شاید اسکا بھی کھانے کو دل کر رہا ھے

نہیں اس وقت میرا کچھ اور کھانے کو دل کر رہا ہے زیہان کی نظریں مسلسل اسکے ہلتے ہونٹوں پر تھی

اسکی بات پر حورم نے اپنے کندھے اچکاے اور کھانے لگی

ہوگیا ختم اب چلے کمرے میں حورم نے پلیٹ زیہان کی طرف بڑھاتے ہوے کہا

زیہان نے پلیٹ کو سنک میں رکھا اور حورم کو گود میں اٹھا کر اپنے روم میں لاکر بیڈ پر لٹایا اور کمبل اسکے اوپر سیٹ کیا

اور خود اسکے اوپر جھک گیا

یہ کیا کر رہے ھوں ہٹوں پیچھے زیہان کو اپنے اوپر جھکتا دیکھ کر حورم گڑبڑا کر بولی اور سینے پر دونوں ہاتھوں کو رکھ کر اسے روکا

میں ن تمھارے لیے اتنی محنت کی ھے مجھے کچھ انعام وغیرہ تو ملنا چاھیے نہ زیہان کی ابھی تک نظریں اسکے ہونٹوں پر تھی

اور حورم کا جواب سنے بغیر اسکے گرم ہونٹوں کو اپنے ٹھنڈے ہونٹوں میں قید کر لیا

-----------------------------------------

power of love #
#epi 32#

#wrriter afzonia#
#dont copy peaste with out my permission#

روحان نے کل سے کچھ کھایا ھے یہ نہیں صدیق صاحب نے کوی بک پڑھتی سارہ بیگم سے پوچھا

نہیں میں نے اسے اتنا منایا لیکن نہ تو اسنے کچھ کھایا ھے نہ ہی کچھ پیا ھے سارہ بیگم نے صفای سے جھوٹ بولتے ھوے کہا

ورنہ س تو یہ تھارات کو تین بجے سارہ بیگم نے روحان کو کھانا کھاتے ہوے پکڑا تھا

اور صبح اسکی روم کی صفای کرتے ہوے اسکے روم سے لیزاور بسکٹ وغیرہ کے اتنے سارے پیکٹس ملے تھے

پھر روحان نے سارہ بیگم کو منایا وہ خود بھی چاہتی تھی کہ روحان کا نکاح اس لڑکی سے ھو جاے

چلے اپ تیاری کریں اج شام کو ہم کرنل صاحب سے رشتہ مانگتے چلے ھے

-------------------------

حورم کا بخار تقریبا اتر چکا تھا لیکن جب سے روحان نے اسے اپنے اور پریشے کے رشتے کے بارے میں بتا یا تھا

اسکا تو سارہ بخار ہی اتر گیا خوشی سے

پریشے کو کل ہی زبیر لے کر جا چکا تھا لیکن وہ حورم سے نہیں مل سکی تھی

For more visit (exponovels.com)

صدیق صاحب نے جب فون کال کر کے جب پریشے کے بارے میں کہا تو کرنل صاحب نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ پریشے پر ہم سے زیادہ زبیر کا حق ھے

اسی لیے ہم سب مل کر پریشے کا رشتہ لے کر جاے گیں اگرا سنے کر دی تو ٹھیک ورنہ ہماری طرف سے تو ہاں ہی ھے

اس وقت سارے زبیر کے گھر میں موجود تھے پر یسے تو خوشی سے پھولے نہیں سمارہی تھی

کہ سارے اسکے گھر میں اے ھیں لیکن ابھی تک اسے وجہ نہیں پتہ تھی کہ کیوں اے ہیں

کرنل صاحب اور صدق صاحب نے جب زبیر سے بات کی تو بھلا اسے کیا اعتراض ہو سکتا تھا اسی لیے جس دن پارٹی تھی اسی دن دونوں کا نکاح رکھا تھا

اور اسی خوشخبری کے ساتھ سارے گھر اے اور روحان کو خوشخبری دی اسکا تو خوشی سے برا حال ہو گیا

--------------------

شاہ ولا اور صدیق ولا میں دونوں طرف نکاح اور پارٹی کی تیاریاں چل رہی تھی

لیکن اس سب میں منیزے اور حورم نے جتنے بری طرح سے نینا کو تنگ کیا کبھی اسے تیز مرچوں والا کھانا دے دیتے تو کبھی اسکے سٹیپٹر میں گلو لگا دیتے تو کبھی نایٹ کریم میں کاجل ملا دیتے

اور نینا کی چیخیں پورے گھر میں گونجتی اور سارے بجاے حورم اور منیزے کو ڈانٹنے کے خود ہنس ہنس کر انجواے کرتے

کرنل صاحب بے حد خوش تھے کہ حورم کے اجانے سے ایک تو منیزے اپنے خول سے باہر نکل گی تھی اور دوسرا جس گھر میں ہر وقت سناٹا ہوا رہتا تھا

اب ہر وقت اس گھر ہنسی کی اواز گونجتی تھی زیہان کا تو گھر سے باہر ہی جانے کو دل نہیں کرتا تھا

ان دونوں نے اپنی چھٹیاں پریش کے نکاح کی وجہ سے بڑھوالی تھی

جبکے جمیل ابھی تک ہوسپٹل میں انڈر اوبزرویشن میں تھا

کوی ایسی صبح نہیں تھی جس دن زیہان نے حورم کو تنگ نہ کیا ہو اور

نہ ہی کوی ایسی شام تھی

جس میں منیزے کے ہاتھوں عبیر کی درگت بنی ہو

---------------------------------

اخر وہ دن بھی اگیا جسکو سب سے بے صبری سے انتظار تھا

اتنے دنوں سے نینا بالکل تنگ اچکی تھی ان دونوں لڑکیوں سے اور عبیر کے پیار سے جو منیزے کو دیکھتے ہی امڈا اتا تھا

اور جس طرح مینزے کہتی بالکل اسی طرح کرتا اج اسنے فیصلہ کر لیا تھا کہ کسی نہ کسی طرح اج وہ عبیر کی ساری سچای مینزے کو بتا دے گی

اور ان دونوں کو بہت دور کر دے گی اور اسی خوشی میں وہ جلدی جلدی تیار ہونے لگی اسے اس لمحے کا بے صبری سے انتظار تھا

جب وہ مینزے کی انکھوں میں عبیر کے لیے نفرت دیکھے گی اور جب عبیر مکمل طور پہ ٹوٹ جاے گا تو نینا اگے بڑھ کر اسے سمبھالے گی

-------------------

وہ اہستہ سے بیڈ سے اٹھا اس نے دیکھا حورم ابھی تک سو رہی تھی

اسکو تو میں بتاتا ہوں مجھ سے پنگا از نوٹ چنگا زیہان خود سے بڑبڑایا

وہ جلدی سے ڈریسنگ کے اگے ایا اور اسکا ہیر ڈرایر اٹھایا اور اسکے اندر جلدی سی پاوڑر ڈالا اور ڈرایر کو اچھے سے صاف کیا تاکہ حورم کو پتہ نہ چلے

اور جلدی سے جا کر بیڈ پر لیٹ گیا

تھوڑی دیر بعد حورم کی انکھ کھلی تو سب سے پہلے توا سنے اپنی دوسری طرف دیکھا تو زیہان ارام سے سو رہا تھا وہ اتنے ارام سے سو جاے ایسا ہو نہیں سکتا اسن ادھر ادھر مشکوک نظروں سے دیکھا لیکن اسے کہی بھی گربڑ نہیں لگی

وہ اٹھ کر واش روم گی ادھر بھی ایسے ہی مشکوک نظروں سے دیکھا لیکن ادھر بھی کوی گربڑ نہیں تھی

حورم نے شاور لیا اور باہر ای ڈریسنگ کے اگے اکر اسن اپنے بالوں کو ٹاول سے ہٹا یا اور ڈرایر کا سوچ لگا یا اور کا منہ اپنی طرف کر کے بٹن اون کیا اور یہ ساری پاوڈر گی حورم کے منہ پر اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی زیہان کا چھت پھاڑ قہقہ سنای دی

Oh my god horam look at your face😂 oh my god

زیادہ ہسنے کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا
حورم نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا اور غصے سے بولی

just wait and watch my ugly hubby

اگلی کہنے پر زیہان کی ہنسی پل بھر میں غایب ہوی جو اسکے خوب صورت چہرے کو اگلی کہہ رہی تھی

لیکن حورم کی شکل دیکھ اسکی ہنسی پھر سے نکل گی

کیونکہ وہ اس وقت کسی اتمہ سے کم نہں لگ رہی تھی

اسے اس طرح ہنستے دیکھ کر وہ غصے سے واش روم میں بند ہو گی

پیچھے زیہان نے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھا جسکی وجہ سے اسکی اتنی بد صورت زندگی اتنی خوبصورت ہو گی جہاں پھلے خون ہی خون اب وہاں خوبصورت ہنسی کی اوازے تھی وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتا کم تھا لیکن کیا یہ خوشیاں ہمیشہ رہنے والی تھی یہ پھر........

------------------------

روحان اج جتنا خوش تھا اسکا کوی حساب نہیں تھا

لیکن پھر بھی پتہ نہیں اسکا دل اتنا کیوں گھبرا رہا ہے

روحان کا بس نہیں چل رہا تھا کسی طرح اڑ کر وہ حورم کے پاس پہنچ جاے

لیکن نہ تو سکے بابا حورم کو لا رہے تھے نہ ہی منیزے اور عبیر حورم کو انے دے رہے تھے

روحان جلدی سے تیار ہوا کیونکہ پہلے ان دونوں کا نکاح ہونا تھا پھر بعد میں پارٹی شروع ہونی تھی یہ روحان ہی کی ضد تھی

اسی لیے ان لوگوں کو پہلے زبیر کے گھر جانا تھا پھر بعد میں شاہ ولا جانا تھا

For more visit (exponovels.com)

---

منیزے جلدی سے تیار ہو کر حورم کے کمرے کی طرف بڑھی

دروازہ نوک کر کے اندر داخل ہوی لیکن حورم ابھی تک شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے بالوں کو بری طرح س کنگی کر رہی تھی

حورم یہ کیا تم ابھی تک تیار نہیں ہوی اور بالوں پہ اتنا ظلم کیوں کر رہی ہو ادھر تو میں کنگی کرتی ہو تمھارے بالوں کو پاگل

حورم نے رونی شکل بنا کر منیںزے کو دیکھا اور کنگی اسے پکڑا دی

ویسے تم کیوں اتنی جلدی تیار ہو گی ابھی تو ٹایم ہے

حورم نے منیزے کو شیشے میں سے دیکھا جو اسمان سے اتری ہوی کوی حور لگ رہی تھی

حورم اور منیزے کے سیم بلیک کلر کا شرارہ تھا جبکے نینا نے جان بوجھ کر لہنگا لیا تھا

وہ کیا ہے نہ جب تک باجی کو تنگ نہ کر لے تب تک ایسا لگتا ھے دن کی شروعات ہی نہیں ہوی منیزے نے شرارت سے حورم کی طرف دیکھتے ہوے کہا

جس پر دونوں کے ایک ساتھ قہقہ لگا یا

واش روم سے باہر نکلتے ہوے زیہان نے ان دونوں کے باتیں سنی اور نفی میں سر ہلا یا کہ ان کا کچھ نہیں ہو سکتا

مطلب اج پھر نینا کی چینخیں سننے کو ملے گی

زیہان نے کھڑے ہو کر حورم کی طرف دیکھا پتہ نہیں اسے کچھ ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے

لیکن پھر سر کو جھٹکتے ہوے منیزے کی طرف بڑھا

اج تو میرے گڑیا بہت پیاری لگ رھی ھے زیہان نے اگے منیزے کو گلے لگا یا

جس پر منیزے نے مسکراتے ہوے تعریف وصول کی

بھای جب اپکی بیوی تیار ہو گی نہ تو اپکو سب سے زیادہ پیاری اپنی بیوی لگے گی میں تو کیا اپکو کوی بھی نظر نہیں اے گا

اسکی بات پر زیہان ہلکا سہ مسکرا یا اور کمرے سے باہر نکل گی

---

ارمان ساری تیاری ہو گی نہ اج تمھارا کام ہو جاے گا

جی ڈیڈ سب کام ہو گیا اج حورم میری ہو جاے گی کسی نے بھی نہیں سوچا ہو گا کیسے

کسی کے تو خیالوں میں بھی نہیں ہوگا اج میں کیا کرنے والا اسکے چہرے پر مکروہ ہنسی تھی اور انکھوں میں شیطانی چمک

#long epi#

#power of love #

#epi 33 #

#wrriter afzonia#

#dont copy peaste with out my permission#

حورم تم جلدی سے تیار ہو جاو میں زرا عبیر کو دیکھتی ھوں وہ تیار ہوا ھے یہ نہیں

منیزے جلدی سے روم سے باہر نکلی اور عبیر کے روم کی طرف بڑھی

منیزے نے عبیر کے روم کا دروازہ نوک کیا اور اندر سے جواب انے پر اند چلے گی دیکھا تو عبیر مکمل طور پر ریڈی تھا

منیزے وہی رک کر عبیر کو دیکھنے لگی جو بلیک کرتے جس میں ہلکی سی وایٹ کڑھای ہوی تھی جو اسکی گوری رنگت پر بے حد جچ رہا تھا

مسمرایز تو عبیر بھی منیزے کو دیکھ کر ہو گیا لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ بھی بلیک کلر میں ہی حالانکہ انہوں نے اپنے کپڑے سیکریٹ رکھے تھے

اچھا تم ریڈی ہو گے میں بس یہی دیکھنے ای تھی اچھا چلو تم اجاو میں زرا حورم کی ہیلپ کر دوں اور ہاں اج یہ اتنا بڑا چشمہ مت لگانا

For more visit (exponovels.com)

منیزے جاتے ہوے پلٹ کر بولی اور دروازے کی طرف بڑھی جب عبیر نے نرمی سے منیزے کا ہاتھ پکڑا اور اپنی طرف ہلکا سہ زور دیکر کھینچا

منیزے اگر تمہیں پتہ چلا کہ مجھ سے کوی غلطی ہوی ھے تو پلیز مجھے معاف کر دینا

عبیر نے منیزے کی پیشانی سے پیشانی ٹکاتے ھوے بولا

عبیر کیا کر رہے ھوں ہم لیٹ ہو رہے ھے چلو منیزے اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں سے گھبراتے ہوے بولی

نہیں پہلے مجھے جواب دوں عبیر نے اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوے بولا

اگر صرف غلطی ہوی تو میں ضرور معاف کروں گی لیکن وہ جو تم سے انجانے میں ہوی ہو اگر جو غلطی تم نے جان بوجھ کر کی ہوگی میں اسے کیسے معاف کروں گی لیکن مجھے پتہ ھے

تم نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں ہوگا جس پہ میں تمہیں معاف نہ کر سکوں منیزے نے یقین سے کہا

منیزے کے یقین پر عبیر نے سختی سے اپنی انکھیں بند کی اور منیزے کو شدت سے اپنے گلے لگا یا

کچھ بھی ہو جاے منیزے لیکن مجھے ایسی سزا مت دینا جو میں برداشت نہ کر سکوں گا

چاہے تو میری جان مانگ لینا لیکن کبھی ایک دن بھی مجھ سے دور مت ہونا میں جی نہیں سکوں گا تمھارے بغیر

عبیر کو ہی پتہ تھا اسنے اپنے اپ پر کس طرح کنٹرول کیا ہوا تھا

عبیر کی باتوں کی منیزے کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا

وہ اہستہ سے دور ہوی اچھا چلو باہر چلو اگر ہم ہی لیٹ ہو گے تو کتنی شرمندگی ہو گی ہمیں

منیزے نے عبیر کو وقت کا احساس دلایا اور خود باہر چلے گی

اور پیچھے سے عبیر گہری سانس بھر کر رہ گیا وہ بالکل بھی ہمت نہیں کر پا رہا تھا منیزے کو ساری سچای بتانے کی

لیکن اج اسنے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اج گھر واپسی پر منیزے کو سارا سچ بتا دے گا

سب لوگ زبیر کے گھر جانے کے لیے تیار ہو چکے تھے

زیہان اور عبیر کی سیم ڈریسنگ تھی جبکے منیزے اور حورم کی سیم تھی لیکن بابے چانس ہی ان چاروں کی سیم ڈریسنگ تھی

جس پر روحان نے دکھ کا اظہار کیا کیونکہ اسکی ڈارک بلیو کلر کی شیروانی تھی

جس میں وہ بے حد وجیہہ لگ رہا تھا حورم نے تو جلدی سے اسکے کان کے پیچھے کالا ٹیکہ لگا دیا کہی اسکے نظر ہی نہ لگ جاے

---------------------------

پریشے کو باہر روحان کے ساتھ بٹھا دیا تھا لیکن روحان نے اسکا اتنا لمبا گھونگھٹ دیکھ کر برا سہ منہ بنا یا اور مولوی صاحب کو بلا یا

نکاح ہو چکا تھا اور پریشے کو اسی ٹایم ہی منیزے اور حورم اندر لے کر جا چک تھی

سب نے گلے لگ کر ایک دوسرے کو مبارکباد دی لیکن جو سب سے زیادہ پریشان تھا وہ تھا زیہان کیونکہ اسکا دل بے حد گھبرا رہا تھا

جیسے کچھ برا ہونے والا تھا لیکن صبح سے ہی حورم اسکے ہاتھ نہیں لگی تھی

روحان کی خوشی کا کوی ٹھکانہ نہیں تھا بس دل کر رہا تھا کسی طرح اڑ کر وہ پریشے کے پاس پہنچ جاے اور دیہ . ھے کے کہ وہ کیسی لگ رہی ھے

لیکن ظالم سماج مطلب منیزے اور حورم پریشے کو لے کر تب سے کمرے کے اندر لے کر گھسی تھی نہ تو خود باہر نکل رہی تھی اور نہ ہی پریشے کو نکلنے دے رہی تھی

اتنی دیر میں کرنل صاحب نے سب کو شاہ ہاوس چلنے کا کہا کیونکہ ادھے مہمانوں نے ادھر ہی سے جانا تھا

جبکہ باقی کے لوگ شاہ ہاوس انا شروع ہو گے تھے

نینا کو کوی بھی موقع نہیں مل رہا تھا منیزے سے بات کرنے کا وہ بڑھا تھ مسلتی کبھی ادھر کبھی ادھر پھر رہی تھی

سب لوگ گاڑیوں میں بیٹھ کر چکے تھے لیکن روحان بیچارہ بس ٹھنڈی اہ ہی بھر کر رہ گیا کیونکہ کرنل صاحب کی گاڑی میں روحان کو بٹھا یا گیا

اور اس گاڑی میں صرف فوجی ہی تھے اور باقیوں کا روحان کو کچھ پتہ نہیں تھا اسنے حورم اور منیزے سے بدلہ لینے کا ٹھان لیا تھا

سب لوگ شاہ ہاوس اچکے تھے

منیزے اور حورم نے مل کر پریشے کا لہنگا وغیرہ چینج کروا کر اسے میکسی پہنا دی تھی کیونکہ یہ پارٹی سپیشل پریشے کے لیے تھی

حورم تم نے روحان کی حالت دیکھی تھی بیچارہ منیزے نے ہنستے ہوے روحان کی حالت کو یاد کروا یا جس پر پریشے بس مسکرا کر رہ گی کیونکہ ان دونوں نے جتنا بیچاری پریشے کو روحان کے نام سے تنگ کیا تھا

پریشے پہلے پہلے تو انکی بات پر پورا پورا شرما کر دیکھا رہی تھی لیکن اب تو شرم بھی ختم ہو چکی تھی

اتنے میں نیناوہاں اگی منیزے تم میرے ساتھ اوں گی پلیز مجھے تم سے کچھ کام ہے

نیناالتجای لہجے میں کہاکہ منیزے منع نہیں کر سکی اور اسکے ساتھ چل دی

نینامنیزے کواپنے کمرے میں لے کرا چکی تھی اور پلین کے مطابق اسے سب بتانے لگی

---------------------------

روحان نے جیسے ہی منیزے کو روم سے باہر جاتے دیکھا بھاگ کر روم میں ایا

حورم پتہ نہیں کیوں ماما تمہیں بلارہی ھے اور تھوڑی پریشان بھی لگ رھی تھی

روحان نے حورم کو بھاگانے کے لیے صاف جھوٹ بولا

اسکی بات سن کر حورم پریشانی سے باہر کی طرف چل دی

پیچھے سے روحان نے ایک انکھ دبا کر پریشے کو دیکھا جس پر پریشے نے سٹپٹا کر چہرہ نیچے کی طرف کر لیا

روحان کو جوڈر تھاوہی ہواکیونکہ پریشے اس وقت نکاح والے لہنگے میں نہیں بلکے وایٹ کلر کی میکسی میں تیار ہو کر بیٹھی تھی

نوٹ فیر بے بی تم نے اپنے مجازی خدا کو دیکھاے بناہی اپنے کپڑے بدل لیے میرا مطلب ہے کہ میں نے تمہیں دیکھا بھی نہیں کہ تم کیسی لگ رہی تھی

For more visit (exponovels.com)

روحان نے جلدی سے اپنی بات کو درست کیا کیونکہ پریشے شرم کو بھلا کر اسے گھورنے لگی تھی

روحان اگے بڑھا اور بالکل پریشے کے ساتھ چپک کر بیٹھ گیا

ویسے ایک بات تو ماننی پڑے گی تم اج بہت پیاری لگ رہی ہو مطلب پارلر والے کچھ بھی کر سکتے ہے

کسی بھی چڑیل کو کم از کم انسان تو بنا ہی سکتے ہے

میرا تو دل کر رہا ھے جس نے تمہیں تیار کیا ہے نہ میں اسکے ہاتھوں کو چوم لوں

پریشے جو روحان سے تعریف سن کر شرمانے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ اسے شرم بالکل نہیں ارہی تھی

روحان کی اگلی بات پر اسکا پارہ ہای ہو گیا اور وہ روحان کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی

لیکن روحان صرف اپنی ہی سنای جا رہا تھا

روحاااااان پریشے نے چلا کر روحان کا نام پکارا اور اسکے بالوں میں دونوں ہاتھوں سے چمٹ گی اور اسکے زور سے گول گول گھمانے لگی

خود کی شکل دیکھی ہے بندر تو تو کیا بن مانس سے بھی برے لگتے ہو پتہ نہیں تمھارے گھر والے کیسے برداشت کرتے ہو گے تمہیں

روحان تو ایکدم سے پریشے کا چڑیلوں والا روپ دیکھ کر گھبرا ہی گیا روحان نے بہت مشکل سے اپنے بالوں کو چھڑوا یا

اسے پریشے کا یہ روپ دیکھ کر بے انتہا حیرت ہوی وہ تو ایوں ہی اسے معصوم سمجھ رہا تھا

اور باہر کی طرف بھاگا لیکن دروازے میں رک کر بولا

دیکھا میں نے سہی کہا تھا نہ اور یہ بات تم نے خود نے ثابت کر دی چڑیلوں والی حرکت کر کے اس سے پہلے کے پریشے اپنا ہیل والا جوتا نکال کر اسکی طرف پھینکتی روحان نو دو گیارہ ہو گیا

اور پیچھے سے پریشے اپنے ہاتھ مسلتی رہ گی

---------------------------------

منیزے دیکھوں عبیر مجھ سے پیار کرتا ہے لیکن چونکہ تمھارہ اس سے بچپن میں نکاح ہوا تھا اسی لیے اسنے یہ والا طریقہ ازمایا

تاکہ تم خود ہی اسکا ڈرپوک والا روپ دیکھ کر اسے طلاق لینے پر مجبور ہو جاوں نینا نے اس ساری بات بتای جس میں زیادہ جھوٹ اور کم سچ تھا

For more visit (exponovels.com)

میں کیسے تمہاری باتوں پر یقین کر لوں

منیزے نے سن ہوتے دماغ کے ساتھ نینا سے کہا

یہ دیکھوں وڈیو مجھے پتہ تھا تم میری باتوں کا یقین نہیں کروں گی بسی لیے میں یہ وڈیو بھی ساتھ لے کر ای تھی

منیزے نے نینا کے ہاتھ سے موبایل لیا اور وڈیو دیکھنے لگی

جہاں ایک اور جھٹکا اسکا منتظر تھا کیونکہ اس میں کوی اور نہیں حیدر شاہ تھا

جس میں وہ کسی فایٹر کو بری طرح سے مار کر ہرا چکا تھا

یہ عبیر ھے منیزے نے اپنی کانپتی اواز پہ قابو پاتے ہوے بولی

جس پر نینا نے اثبات میں سر ہلا یا

عبیر نے بہت زیادہ فایٹنگ میں گولڈ میڈل جیتے ہے اور وہ لنڈن کا مشہور چیمپین رہ چکا ھے

اج تک کوی بھی اسکے اگے پانچ منٹ سے زیادہ نہیں ٹک پایا ہے

نینا نے اپنی ساری باتوں میں یہ بات بالکل سچ کہی تھی

نینا نے اسے ایک اور تصویر دیکھای جس میں عبیر گھٹنوں پر بیٹھ کر نینا کو پرپوز کر رہا تھا

یہ تصویر نینا کے اب کام ای تھی کیونکہ عبیر کو یونیورسٹی کی پارٹی میں چیلنج ملا تھا

کہ سب کے سامنے اپنی بیسٹ فرینڈ کو پرپوز کروں اور پک لے کر سوشل میڈ یا پر اپلوڈ کروں

جس پر عبیر نے چیلنج کو ایکسپٹ کیا اور پک کو سوشل میڈ یا پر اپلوڈ کی صرف دو گھنٹے کے لیے

یہ پک زیہان کے پاس بھی تھی کیونکہ عبیر نے اسے سب بتا یا تھا اپنے چیلنج کا

لیکن نینا چالاکی سے اپنی ساری چالیں چل چکی تھی

منیزے نے موبایل بیڈ پر پھینکا اسے ابھی تک یقین نہیں ایا تھا کہ اسکا عبیر اسکے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کر سکتا ہے مطلب وہ اس سے پیار ہی نہیں کرتا

منیزے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی جب اسکا پاوں اسکے شرارے میں الجھا اس سے پہلے وہ گرتی

عبیر جو کافی دیر سے منیزے کی غیر موجودگی نوٹ کر رہا تھا

اس لیے اسے ڈھونڈنے کے لیے اندا یا لیکن منیزے کو اس طرح الجھتے گرتے دیکھ کر جلدی سے بھاگ کر تھاما

منیزے کیا ہوا ہے اس طرح کیوں رو رہی ہو عبیر نے منیزے کا انسوؤں سے تر چہرہ دیکھ کر پریشانی سے پوچھا

عبیر جو میں پوچھوں گی صرف ہاں اور نہ میں جواب دینا منیزے نے عبیر کو اپنے سے دور دھکیلتے ہوئے پوچھا

جس پر عبیر نے بڑی مشکل سے اپنے اپ کو گرنے سے بچایا اور اثبات میں سر ہلایا

کیا تم ہی حیدر شاہ ہو منیزے نے دل ہی دل میں دعا کرتے ہوئے پوچھا کہ کاش جو کچھ بھی نینا نے اس سے کہا ہے وہ جھوٹ ہو

عبیر نے حیرت سے منیزے کی طرف دیکھا کہ منیزے کو یہ سب کیسے پتہ چلا

منیزے دیکھوں میں تمھیں سب بتانے ۔۔۔۔۔۔

عبیر صرف ہاں یہ ناں میں جواب دوں منیزے نے عبیر کی بات کو بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے بولی

ہاں عبیر نے سختی سے اپنی انکھوں کو بند کرتے ہوئے جواب دیا

اس رات میرے روم میں کھڑکی کے ذریعے بھی تم ہی اے تھے

منیزے کی بہتی انکھوں سے عبیر سے دوسرا سوال پوچھا

ہاں عبیر نے اس بار بھی سچ بولا

منیزے ایک دفعہ میری بات سنو میں تمھیں سب سچ بتا تا ہو

عبیر نے بے تابی سے منیزے کا ہاتھ پکڑتے ہوے کہا

لیکن منیزے نے اسکا ہاتھ بے دردی سے جھٹک دیا اس وقت منیزے کی انکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی

جو عبیر کو اندر تک توڑ رہی تھی

عبیر ابھی کہ ابھی یہاں سے چلے جاو ورنہ میں خود کو کچھ کر لوں گی

منیزے دوبارہ سے عبیر کو اپنا ہاتھ پکڑتے ہوے دیکھ کر بولی

نہیں میں تمھیں ایسے چھوڑ کر نہیں جاوں گا عبیر نے بے بسی سے کہا

تو ٹھیک ھے مطلب تم چاہتے ہو میں ابھی کہ ابھی خود کو ختم کر لوں منیزے نے غصے سے چیختے ہوے کہا

جس پر عبیر نے بے یقینی سے منیزے کو دیکھا اور اپنے قدم باہر کی طرف موڑ لیے

لیکن اسے امید تھی کہ تھوڑی دیر بعد منیزے کا غصہ ٹھنڈا ہو گا تو وہ اسے سب بتا دے گا اور منیزے اسے معاف بھی کر دے گی

لیکن عبیر یہ بات بھول گیا تھا کہ وہ غصہ نہیں تھا وہ درد تھا

اس زخم کا جو منیزے کی روح پر لگا تھا

منیزے کچھ دیر تو روتی رہی لیکن پھر جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی

اس وقت اسکے کمرے میں پریشے اور حورم میں سے کوی نہیں تھ امطلب نیچے پارٹی سٹارٹ ہو چکی تھی

الماری سے اپنے سارے امپورٹنٹ ڈاکمینٹس نکالے اور اور ایک بیگ میں اپنے دو تین کپڑے رکھے اور زیہان کو کال کی

اسکے کال کرتے ہی زیہان دو منٹ بعد پریشانی سے منیزے کے روم میں ایا

گڑیا کیا ہوا کیوں رو رہی ہو زیہان نے پریشانی سے منیزے کو اپنے گلے لگاتے ہوے بولا

بھای ابھی کہ ابھی لنڈن کی ٹکٹ بک کر وا ے اور مجھے ایرپورٹ چھوڑ کرا ے

اگر اپنے اج مجھے روکنے کی کوشش کی تو میں خود کو کچھ کر لوں گی بھای

منیزے نے اپنی سسکیاں روکتے ہوے کہا

زیہان کا کافی حد تک اندازہ ہو چکا تھا کہ کہی نہ کہی منیزے کو عبیر کے بارے میں پتہ چل چکا ھے

لیکن منیزے کا ایساری ایکشن دیکھ کر زیہان خود پریشان ہو گیا تھا

ان میں سے کسی نے بھی نہیں سوچا تھا کہ منیزے ایساری ایکشن دے گی

لیکن منیزے کی اس طرح کی حالت دیکھ کر زیہان نے ٹکٹ بک کروای اور پیچھے کے راستے سے منیزے کو لے کر چلا گیا

گڑیا کیا عبیر کو پتہ ہے تم لنڈن جاہی ہو عبیر نے روتی ہوی منیزے سے پوچھا

نہیں بھای اپکو میری قسم اگر اپنے اسے بتایا بھی میں کدھر ہو ورنہ میں ایسی جگہ چلی جاوں گی جہاں اپ لوگ مجھے ڈھونڈ نہیں سکوں گے

منیزے گڑیا ایک دفعہ سوچ سمجھ کر فیصلہ لو یہ نہ ہو کہ بعد میں تمھیں پچھتانا پڑے زیہان کو اندازہ ہو گیا تھا

کہ منیزے کو ابھی تک پوری سچای نہیں پتہ تھی لیکن منیزے کچھ بھی سننے کو تیار نہیں تھی

اسی لیے باقی کا راستہ خاموشی میں گزرا جبکے منیزے کا دل درد سے پھٹا جا رہا تھا

عبیر تم اپنی زندگی خوش رہوں نینا کے ساتھ میں کبھی تمھاری خوشیوں کے بیچ نہیں اوں گی منیزے دل ہی دل میں عبیر سے مخاطب ہوی

--------------------------

حورم کب سے اپنی ماما کو ڈھونڈ رہی تھی جب اسے سامنے سے روحان اتا ہوا دیکھای دیا جسکے بال بری طرح سے کھڑے ہوے تھے

صاف پتہ لگ رہا تھا وہ کسی سے مار کھا کر ایا ہے کیونکہ اس وقت اسکے چہرے پر بارہ بج رہے تھے

حورم اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوے اسکے پاس جانے کے لیے بڑھی

جب ایک پیارہ سہ بچہ اسکے پاس ایا

اپی اپکو وہ پیچھے کی طرف کوی انکل بلا رہے ھے اور تھوڑی جلدی میں لگ رہے تھے

وہ بچہ کہہ کر جا چکا تھا

حورم کا سب سے پہلا خیال زیہان کے طرف گیا

وہ مسکراتی ہوی اگے بڑھی لیکن وہاں جا کر اسے کوی نظر نہیں ای

حورم کندھے اچکا کر واپس جانے کے لیے مڑی جب کسی نے اسکے منہ پر رومال رکھا

بوس کام ہوگیا اس ادمی نے جیب سے اپنا فون نکالا اور ارمان کو کال کی

------------------------------

#power of love#
#wrriTER Afzonia#
#epi 34#
Don't copy without my permission

کیمرے چیک کرتے ہے عبیر نے جلدی سے زیہان کی طرف
دیکھتے ہوے کہا

روحان زیہان اور عبیر تیزی سے اس اس روم کی طرف بڑھے جس روم میں کیمرے وغیرہ کا کنٹرول تھا

ان سب کیمرے کو عبیر نے پہلے ھی ہیک کر کے اپنے کنٹرول میں کر لیا تھا تاکہ کوی بھی اسے ہیک کرنے کی کوشش کرے تو انھیں لگے کہ کیمرے ہیک ہو چکے ھے

لیکن اصل میں وہ ریکوڈنگ ہونا جاری رھے گی

عبیر نے جلدی سے وڈیو پلے کیا

جس میں صاف وہ ادمی نظر ارہا تھا جس نے حورم کے منہ پر رومال رکھا تھا

وہ شاید اسی وجہ سے سرعام پھر رہے تھے کیونکہ انھیں لگ رہا تھا کہ وہ ان کیمروں کو ہیک کر چکے ھے

عبیر نے جلدی سے اپنا موبایل نکالا اور اس بندے کی دس منٹ کے اندر ساری انفاریشن اسے سامنے تھی

عبیر نے اسکا فون نمبر نکالا اور لاسٹ کال نکالا

لاسٹ کال اسیار مان ملک ھے اسکے پیچھے عبیر نے بیس منٹ کے اندر اندر ساری انفارمیشن نکال کر زیہان کے سامنے رکھ دی

اسی لیے تو عبیر حیدر شاہ کو سب سے بڑا ہیکر کہتے تھے کیونکہ وہ کھڑے کھڑے بندے کی ساری انفارمیشن منٹوں میں نکال لیتب تھا

زیہان جلدی سے نیچے بھاگا

انکل یہ ارمان ملک کون ھے زیہان نے نیچے اتے ہی سب سے پہلے صدیق صاحب کو مخاطب کیا

صدیق پہلے تو کچھ سوچتے رہے پھر زیہان کو ساری بات بتا دی

پوری بات سنتے ہے زیہان نے دکھ سے کرنل صاحب اور صدیق صاحب کو دیکھا

اپ لوگوں نے مجھے اس قابل بھی نہیں سمجھا کہ مجھے یہ بات بتا دیتے

کیا میں اتنا کمزور ہو جو اپنی بیوی کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا تھا

اگر حورم کو کچھ بھی ہوا نہ تو میں اپ دونوں کو کبھی معاف نہیں کروں گا زیہان کی انکھیں خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی اور ماتھیں کی رگیں پھٹنے کے قریب تھی

عبیر چلو میرے ساتھ زیہان نے پیچھے پلٹتے ہوے کہا

زیہان بھای میں بھی اپکے ساتھ چلو گا روحان نے انسوؤں سے بھری انکھوں سے کہا

جس پر زیہان نے سر ہلایا اور اگے کی طرف بڑھ گیا اور اسکے پیچھے ہی وہ دونوں جلدی سے بھاگے

پیچھے سے سارہ بیگم اور پریشے دعا کرنے لگی جبکے صدیق وہی کرسی پہ ڈھ گے انھیں اپنی غلطی کا اب احساس ہوا تھا انھیں زیہان کو بتا دینا چاھیں تھا

کرنل صاحب نے اگے بڑھ کر صدیق صاحب کو حوصلہ دیا

---

حورم کی انکھ کھلی تو اپنے اپ کو بیڈ پر لیٹ پایا

For more visit (exponovels.com)

حورم جلدی سے اٹھی لیکن سامنے بیٹھے ارمان پر نظر پڑی تو ششدر رہ گی

اور کچھ دن پہلے کا سارا واقع دماغ میں گردش کرنے لگا

جسے وہ اپنی خوشیوں میں بالکل ہی فراموش کر چکی تھی

واہ واہ تم تو پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گی ہو

ارمان خباثت سے حورم کے حجاب میں موجود چہرے کو دیکھ کر کہنے لگا

اگر تم اپنے اس چہرے کی خیریت چاہتی ہو تو ان طلاق کے پیپرز پر ساین کروں ورنہ بتا بج کی ذمدار تم خود ہو گی

کبھی نہیں میں ان پیپرز پر کبھی ساین نہیں کروں گی حورم نے پختہ لہجے میں کہا

ہمت کی داد دینی پڑے گی ویسے تمہیں اس گھر سے نکالنے کے لیے مجھے کیا کچھ نہیں کرنا پڑا

اس گھر کے نوکروں کو خریدا تاکہ اس گھر کی پل پل کی خبر دیتے رہے

اور دیکھوں میری محنت کا پھل میرے سامنے ھے

ارمان نے اپنی محنت کا بتاتے ہوے کہا جس میں اسنے اپنی ایڑھی چوٹی کا زور لگا یا تھا

تم چاہیں کچھ بھی کر لوں لیکن میں ان پیپرز پر ساین نہیں کروں گی

اور دیکھنا کچھ ہی دیر میں زیہان یہاں ہو گا اور تمھیں کتے کی موت مارے گا

حورم کے لہجے میں موجود پختہ یقین ارمان کو تیش دلانے کے کافی تھے

ہا ہا ہا اتنی دیر میں زیہان یہاں پہنچے گا اگر اتنی دیر میں تم اس دنیا سے ہی پرواز کر جاوں تو کیونکہ جو میرا نہیں ہوا وہ کسی کا بھی نہیں ہو سکتا ھے ارمان اپنے غصے پر قابو کرتے ہوے بولا

اور مجھے اس بات کا کوی افسوس نہیں ہو گا

حورم نے ارمان کی انکھوں میں دیکھتے ہوے کہا

ت# power of love #
#written by Afzonia#
#epi 35#
#Don't copy without my permission #

ارمان نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور ایک جھٹکے سے حورم کے منہ پر پھینک دی اور حورم کی ایک زوردار چیخ پورے گھر میں گونجی

اور ارمان نے دوسرے ہاتھ سے اپنی گن نکالی اور چیختی ہوی حورم پر تانی اور ٹریگر دبا یا

\-----------------------

زیہان بار بار اپنے سینے کو مسلتے ہوے گاڑی کو تیزی سے ڈرایو کررہا تھا لیکن اسکا دل کچھ غلط ہونے کا پتہ دے رہا تھا

یا اللہ میری حورم کو اپنے حفظ و امان میں رکھا

جبکے ساتھ ولی سیٹ پر بیٹھا عبیر تیزی سے اسے راستہ سمجھا رہا تھا

روحان مسلسل دعا کررہا تھا لیکن دل تھا کہ مسلسل کسی انہونی کا پتہ دے رہا تھا

بس اس گھر میں ہے حورم عبیر نے زیہان کو گاڑی روکنے کا کہتے ہوے کہا

زیہان تیزی سے گھر کے اندر کی طرف بڑھا لیکن نہ تو اس گھر میں کوی سیکیورٹی تھی اور نہ ہی کوی لاک

لیکن ابھی اس سب کو سوچنے کا وقت نہیں تھا

وہ تینوں تیزی سے اس گھر میں داخل ہوے

ارمان جو اپنا کام تمام کر کے تیزی سے باہر کی طرف بڑھ رہا تھا اچانک اندر اتے زیہان سے ٹکرا یا

ارمان نے ایک دم سے سر جھٹکے سے اٹھا کر زیہان کی طرف دیکھا اور بری طرح گھبرا گیا

لیکن جلدی ہی اپنے ایکسپریشنز پر کنٹرول کر کے مسکرایا اور گھر کے بیچ میں جا کر کھڑا ہو گیا

چہ چہ چہ زیہان شاہ دی گریٹ جسکے نام سے موت بھی کانپتی ہے جو ہر کام کو پلک جھپکنے سے پہلے مکمل کر لیتا تھا

اج وہ اپنی پیاری بیوی کو بچانے میں بس تھوڑا سہ لیٹ ہو گیا

ارمان نے ہنستے ہوے زیہان کی شعولے برساتی انکھوں میں دیکھ کر

کیا کیا تم نے میری کے ساتھ کہا ہے وہ زیہان نے اپنے اشتعال کو قابو کرتے ہوے کہا

روحان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح وہ اس کمینے انسان کو مار دے لیکن وہ ابھی مجبور تھے کیونکہ حورم ابھی بھی اسکے پاس تھی

ڈھونڈ سکتا ہے تو ڈھونڈ لے لیکن ایک بات بتا دوں وہ اب اس دنیا میں نہیں رہی اور۔۔۔۔

اس سے پہلے ارمان اگے کچھ بکواس کرتا زیہان نے اپنا ضبط کھوتا اسکی ٹانگ پر فایر کر چکا تھا

تمہاری تو میں جان نکال لوں گا اگر میری بہن کے بارے میں کچھ بھی غلط بولا

روحان نے تیزی سے اگے بڑھ کر ارمان کا گریبان پکڑتے ہوے چلا کر کہا

روحان چھوڑوں اسے ہمیں حورم کو پہلے ڈھونڈنا ہے عبیر نے ان دونوں کو ہی وقت کا احساس دلایا

تینوں تیزی سے کمروں کی طرف بڑھے لیکن اس گھر کے اندر بے انتہا کمرے تھے

زیہان پاگلوں کی طرح ایک ایک کمرے کو چھان رہا تھا

میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دونگا حورم دیکھنا میں ابھی تمھیں ڈھونڈ لونگا زیہان دیوانوں کی طرح خود سے بولے جا رہا تھا

جب دوسری منزل پر موجود اخری کمرے میں داخل ہوا اور اسکے ساتھ ہی عبیر اور روحان داخل ہوے

لیکن اندر نظر پڑتے ہی تینوں کے پیروں کے نیچے سے زمین سرک گی

زیہان لڑکھڑاتے قدموں سے ایک قدم اگے کی طرف بڑھا لیکن اسکے قدموں نے جیسے اگے بڑھنے سے انکار کر دیا اور ایک جھٹکے سے نیچے گرا

__________________________

صدیق صاحب اپ ان کو کال کر کے پوچھے نہ کے وہ حورم کو کب لے کر ارہے ہے میرا دل بہت گھبرا رہا ہے

سارہ بیگم نے روتے ہوے صدیق صاحب سے کہا

جو پہلے ہی نجانے کتنی دفعہ انکو کال کر چکے تھے لیکن اگے سے کوی جواب نہیں دے رہے تھے

پریشے نے روتے ہوے اگے بڑھ کر سارہ بیگم کو اپنے گلے لگا یا دل تو خود اسکا بھی گھبرا رہا تھا

جبکے کرنل صاحب مسلسل صدیق صاحب کو دلاسہ دے رہے تھے

لیکن بات اسکی لاڈلی بیٹی کی تھی

جب تکو وہ اسے اپنی انکھوں کے سامنے نہ دیکھ لیتے تب تک کہاں سکون ملنا تھا انھیں

---

روحان نے اگے کا منظر دیکھ کر اپنے اپ کو سمبھالنا چاہا لیکن ہمت ہار کر اپنے گھٹنوں پر گر گیا اور ساکت نظروں سے سامنے دیکھنا لگا

بیڈ کہ اوپر سے ہی خون کے قطرے نیچے کی طرف ٹپک رہے تھے

حورم کا صرف ایک ہاتھ ہی نظر ارہا تھا جبکے اسکے اوپر سفید رنگ کی بیڈ شیٹ ڈالی ہوی تھی

زیہان کی نظر اسکے ہاتھ پر پڑی جس میں اسکی انگھوٹی نظر ارہی تھی جسے اج صبح وہ تیار ہونے کے بعد منیزے کو خوشی سے دیکھا رہی تھی

زیہان اپنے قدموں پر کھڑا ہوا اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ بیڈ کی طرف بڑھا

زیہان نے بہتی انکھوں اور کپکپاتے ہوے اہستہ سے بیڈ شیٹ کو پیچھے کی طرف کھینچا

لیکن جب بیڈ پہ پڑے بے جان وجود پر نظر پڑی تو تو اسے لگا جیسے دل کی دھڑکنیں رک گی ہو سانسیں ساکت ہو گی

روحان نے اس طرح زیہان کو بت بنا کھڑا دیکھا تو جلدی سے اپنے اپ کو سمبھنالتا ہوا اگے بڑھا

لیکن جب بیڈ پر نظر پڑی تو ایک اہ اسکے منہ سے نکلی اور وہی بیٹھتا چلا گیا

حورم کا منہ پوری طرح سے تیزاب سے جل چکا تھا کہ پہچاننا تک مشکل ہو رہا تھا

لیکن اسکے کپڑے اسکے زیور اسکا حجاب سب ویسا کہ ویسا تھا

مطلب ارمان نے اس سے اسکے جینے کی وجہ ہی چھین لی تھی

عبیر تو خود دیکھ کر ساکت رہ گیا

کیا انھیں اتنی دیر ہو گی تھی پہچنے میں اتنے میں عبیر کے فون کی بیل بجی

عبیر نے نمبر دیکھے بغیر کال کو پک کیا

______________________________

انکے فون اٹھانے پر صدیق صاحب خوشی سے سپیکر کوان کیا

اوران سے حورم کے بارے میں پوچھنے لگے

لیکن جو بات عبیر نے انھیں بتای تھی انکی جان لینے کے لیے کافی تھی

سارہ بیگم سنتے ہی غشی کی حالت میں چلے گی

ساکت تو وہاں سب ہی ہو گے تھے وہ زندگی اور محبتوں سے بھرپور لڑکی ایسے کیسے اپنی زندگی ہی چھوڑ گی

پریشے کو لگ رہا تھا جیسے یہ کوی برا خواب ہوا انکھ کھلیں گی اور سب ٹھیک ہو جاے گا

لیکن حقیقت سے کون منہ موڑ پا یا ہے اج تک

---

حورم یہ تمھاری پھر سے کوی شرارت ہے نہ دیکھو تمھیں پتہ ہے نہ میں تمھارے معاملے میں ایسی کوی شرارت برداشت نہیں کر سکتا ہو

چلو اٹھ جاو پھر جو تم کہو گی میں وہ کروں گا

زیہان بچوں کی طرح ہنستے ہوے حورم کا ہاتھ پکڑ کر اس سے التجا کرتے ہوے بولا

ہاں حورم میں تم سے کبھی زندگی میں بات نہی کروں گا اگر تم نے اب یہ کھیل ختم نہیں کیا تو روحان نے اگے بڑھ کر حورم کا دوسرا ہاتھ پکڑا اور روتے ہوے بولا

عبیر نے انسو پوچھتے ہوے ان دونوں کو دیکھا

جو دیوانوں کی طرح ایک بہن کے لیے تو ایک اپنے پیار کے لیے رو رہا تھا

زیہان اٹھا اور حورم کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھڑا کرنے لگا حورم اٹھو چلو گھر چلتے ہے بس بہت ہوا مزاق زیہان حورم کا ہاتھ پکڑ کر ضدی لہجے میں بولا

زیہان مت کروں مرے ہوے انسان کو تکلیف ہوتی ہے عبیر نے پاگل ہوتے زیہان کو پکڑتے ہوے کہا

مری نہیں ہیں وہ سمجھے تم عبیر کی بات پر زیہان ایکدم سے اسکا گریبان پکڑتے ہوے غصے سے چیختا ہوا بولا

میری حورم زندہ ہے دیکھو میری سانسیں چل رہی ہیں تو اسکی سانسیں کیسے رک سکتی ہے میں زندہ ہو وہ نہیں مر سکتی ہے زیہان نے ایک دم سے عبیر کو جھٹکے سے چھوڑا

اور حورم کو گود میں اٹھا یا ابھی میں اسے گھر لے جاوں گا دیکھنا کتنی جلدی اٹھتی ہیں یہ زیہان اگے بڑھتے ہوے خود سے بڑبڑایا

عبیر نے اگے بڑھ کر خلاوں میں گھورتے ہوے روحان کو اٹھا یا اور زیہان کے پیچھے چل دیا

نیچے سے ارمان غایب ہو چکا تھا لیکن زیہان کو اس وقت کوی ہوش نہیں تھا

میں ڈرایو کرتا ہو تم حورم کو لے کر پیچھے بیٹھو عبیر نے زیہان کو کہا جو بالکل ہی پاگل سہ لگ رہا تھا

ایسے جیسے اسکا دماغ یہ سب قبول ہی نہیں کر پا رہا ہو

____________________________

وہ لوگ گھر پہنچے تو ابھی تک وہ سب لان میں بیٹھے ہوے تھے

انکی انکھوں میں امید تھی کہ شاید یہ حورم کی کوی نی شرارت ہو جس میں وہ سب ملے ہو

زیہان نے حورم کو اسی طرح سے گود میں اٹھایا اور باہر نکلا

اسکی گود میں حورم کو دیکھ کر سب اسکی طرف لپکے جبکے سارہ بیگم کو ابھی ہوش ایا تھا

زیہان وہی لان میں بیٹھتا چلا گیا

حورم دیکھو اٹھ جاوں مجھ سے کوی غلطی ہوی ہیں میں وعدہ کرتا ہو میں اگے سے تمھارے ساتھ کوی پرینک نہیں کروں گا

حور ممممممممممم زیہان نے اسے چیخنتے ہوے اپنے سینے میں زور سے بھینچا

سارے زیہان کے پاس اے لیکن حورم کے چہرے پر نظر پڑتے ہی سارہ بیگم اور پریشے کی زوردر چیخ نکلی

اسکے بے پناہ خوبصورت چہرہ اج پہچان میں بھی نہیں ارہا تھا

زیہان نے ایک دم سے حورم کے وجود کو اپنے اپ سے دور کیا اور خود کافی دور ہو کر بیٹھ گیا

اسکی حرکت پر سارے دم بخود رہ گے

یہ یہ میری حورم نہیں ھے زیہان کے پاگلوں کی طرح سے کہنے پر کرنل صاحب ٹوٹ کر رہ گے اور بے ساختہ اسمان کی طرف دیکھا اور روتے ہوے دل میں بولے

اے خدا اور میرے بچوں کا کتنا امتحان لے گا کب انھیں بھی دوسروں کی طرح خوشیاں راس اے گی کیوں ہر دفعہ رونا تڑپنا میرے ہی بچوں کے حصے میں اتا ہے

سب کو لگا کہ حورم کی اس طرح موت ہونے پر زیہان کا دماغ قبول نہیں کر پاہ رہا ھے اسی لیے اس طرح کی باتیں کر رہا ھے

روحان اگے بڑھا اور حورم کے دونوں پیروں کو پکڑ لیا

For more visit (exponovels.com)

حورم دیکھ میں تمھارے پاوں پکڑ رہا ہوا اٹھ جا ایک بار اپنے بھای کی حالت دیکھ میں تیرے بغیر ایک دن نہیں رہ پاتا میں ساری زندگی تیرے بغیر کیسے رہو گا

روحان بری طرح سے سسکتے ہوے بولا

عبیر نے اگے بڑھ کر روتے ہوے روحان کو اپنے گلے لگا یا لیکن وہ کسی طور پر بھی اسکے قابو میں نہیں ا رہا تھا

\-----------------------------

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔۔۔

شاہ ہاوس اور صدیق ولا میں ویرانیوں نے اپنی جگہ بنا لی تھی

جن گھروں ہر وقت حورم کی ہنسی کی اوز گونجتی تھی اب وہاں پر اتنی خاموشی تھی کہ سکہ گرنے کی بھی اواز اتی

عبیر نے منیزے کو کال نہیں کرنے دی

کیونکہ بچپن میں جو منیزے کے دماغ میں چوٹ ای تھی اس سے اسکے دماغ کی کافی زیادہ نسیں ڈمیج ہوی تھی

جنکو اپریشن سے جوڑا گیا تھا اور اگر اگے کی زندگی میں اسے ایسی کوی بھی اچانک بری خبر سنای جاے جسے وہ برداشت نہ کر پاے

اسکے نتیجے میں اسکی وہ نسیں پھر سے پھٹ سکتی تھی جس سے یہ تو وہ کومے میں جا سکتی تھی یا پھر اپنی زندگی کے ریس ہی ہار جاتی

ایک کو تو وہ کھو چکے تھے دوسری کو کھونا نہیں چہاتے تھے اسی لیے سب نے ہی اس سے یہ بات چھپانے کا فیصلہ لیا

زبیر نے اس مشکل گھڑی میں جس طرح روحان کو سمبھالا شاید اس طرح کوی بڑا بھای ہی کر سکتا تھا

جبکے زیہان مکمل طور پر بستر سے لگ چکا تھا نہ کچھ کھاتا تھا عبیر اپنی قسمیں دے کر اسے ایک یہ دو نوالے کھلاتا تھا

اپنے بھای دوست سب کچھ کی اس طرح کی حالت دے کر وہ روز مرتا تھا

زیہان کی ب یہ ہی رٹ تھی کہ اسکی حورم زندہ ہے وہ اسکی حورم نہیں تھی جب میں زندہ ہو تو وہ کیسے جا سکتی ہے مجھے چھوڑ کر

کیسے دو پل میں اسکی ساری زندگی اجڑ گی شاید قسمت نے کچھ بہتر لکھا تھا اسکے لیے اسی لیے اتنی بڑی قربانی لی تھی اس سے

---------------------------

#power of love #
#epi 36#
#writer Afzonia #
#don't copy paste without my permission #

For more visit (exponovels.com)

پانچ سال بعد

ان پانچ سالوں میں سب کچھ بدل گیا تھا

اج پھر زیہان اسکی قبر پر کھڑا تھا

دیکھو حورم یہ ہوا ہیں مجھے تمھاری موجودگی کا احساس نہیں دلاتی ہے ایسا کوی احساس مجھے محسوس ہی نہیں ہوتا جو تمھاری موجودگی میں ہوتا ہے

اور یہی تو بات ہے جو مجھے میری امید کو مزید بڑھاتی ھے

اور ھمیشہ کی طرح جیسے ایا ویسے ہی چلا گیا

ان پانچ سالوں میں زیہان اور عبیر کو کیپٹن سے میجر کی پوسٹ پر پروموٹ کر دیا تھا

زیہان پھر سے اپنے خول میں سمٹ چکا تھا

اسے ہنسے ہوے صدیاں گزر گی تھی لیکن اس کی زندگی میں کوی
اسے ہنسانے والا نہیں تھا

کوی ایسادن نہیں گزرا جس میں زیہان دوسرے ملکوں کے لوگوں میں حورم کا چہرہ نہ تلاشا ہو کیونکہ وہ پاکستان کا چپہ چپہ چھان چکا تھا

لیکن اسکی امید ابھی بھی قایم تھی اور اسکی امید کو پریشے اور بڑھاتی تھی کیونکہ حورم کے گلے میں موجود لاکٹ جسے روحان نے حورم کے برتھ ڈے پر گفٹ کیا تھا وہ نہیں تھا

جس کے اوپر ایچ اور ار لکھا ہوا تھا اور اس پہ ڈایمنڈ سے کام ہوا تھا

پریشے کے ہی پوچھنے پر ایک دفعہ حورم نے اسے بتا یا تھا

لیکن بعد میں جب نکاح والے دن منیزے نے اس لاکٹ کو کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ لاک شاید اتنے سالوں سے بندھا ہونے کی وجہ سے جام ہو چکا تھا

اسی لیے کوی چانس ہی نہیں تھا کہ وہ لاکٹ کہی ٹوٹ کر گر جاتا

زیہان سیدھا اپنے فارم ہاوس میں گیا اور ایک کمرے کا دروازہ کھول کر داخل ہوا

چہ چہ چہ ارمان صاحب کو کیا ہوا بالکل ہی بے بس پڑا ہے وہ ارمان ملک

زیہان نے طنزیہ ہنستے ہوے ارمان کو دیکھ کر کہا

جو کرسی کے اوپر چند ہی رسیوں سے بندھا پڑا تھا جسے بچے تک اسانی سے ھوگ سکتے تھے

لیکن زیہان جو ہر روز اسے سزا دیتا تھا لیکن مرنے نہیں دیتا تھا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنے جسم کو حرکت دے سکے یہ پھر اپنے گلے سے کوی ایک الفاظ بھی نکال سکے

زیہان نے پچھلے دو سالوں میں ہر روز اسے موت کے قریب پہنچا تا لیکن اسے مرنے نہیں دیتا تھا

اجکا ڈوز شروع کرتے ہے ورنہ تمھارے دن کی شروعات کیسے ہو گی

زیہان کہتے ساتھ ہی مین سوچ کی طرف بڑھا

جبکے ارمان نے سنتے ہی با مشکل انکھیں کھولی لیکن سر اٹھانے تک کی اس میں ہمت نہیں تھی

اور پھر روز کی طرح کرنٹ اسکے پورے جسم کو جلانے لگا اور جب لگا کو وہ مرنے والا روز کی طرح وہی سب روک دیا

انجوائے کروں شام کو ملتے ہے کہتے ساتھ ہی زیہان نے روم کا دروازہ لاک کیا اور افس کے لیے نکل گیا

---------------------------

دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا انکھیں گھر بھول کر ای ہوان مڈل کلاس لڑکیوں کی یہی پرابلم ہوتی ہے جہاں امیر بندہ دیکھا اور ٹکرانے کی ایکٹنگ شروع کر دیتی ہے بلیڈی بچ

منیزے جو یشفہ کے ساتھ کے کینٹین سے باہر نکل رہی تھی کہ اچانک سامنے والا بندہ جو موبایل میں اپنی انکھیں گھسا کر چل رہا تھا

اور منیزے سے ٹکرایا جس سے منیزے کی ساری کتابیں نیچیں گر گی

منیزے انھیں پکڑنے کے لیے نیچے جھکی ہی تھی کہ سامنے والا نون سٹاپ شروع ہو گیا

جبکہ یشفہ نے سامنے والے پر فاتحہ پڑھنی شروع کر دی

یونی میں نیو اے ہو کیا منیزے نے اوپر اٹھتے ہوے بے تاثر لہجے میں اس بگڑے ہوے امیر زادے کو دیکھ کر پوچھا

ہاں تم ہوتی کون ہو مجھ سے یہ بات پوچھنے والے اور تمھیں اس سے کیا پرابلم ہے اگلے بندے نے منیزے کو اپنی طرف سے فل ٹکا کر جواب دیا

پرابلم تو اب تمھیں ہونے والے ہے کیونکہ اگر تمھیں پتہ ہوتا میں کون ہوتی ہو پوچھنے والی تو کبھی بھی ایسی خطرناک غلطی نہیں کرتے

منیزے نے کہتے ساتھ ہی اگلے بندے کے چہرے پر اتنی زور سے پنچ مارا کہ وہ سیدھا زمین پر گرا

اور جبکے ارد گرد کے باقی سب سٹوڈنٹس کو پتہ تھا اگے کیا ہونے والا ہے

For more visit (exponovels.com)

وہ لڑکا ہمت کر کے اٹھا لیکن منیزے کا پنچ اتنا بھاری تھا کہ پھر سے زمین پر گر گیا

منیزے اسکی بند ہوتی انکھوں کو دیکھتے نیچے بیٹھی اور اپنی مٹھی میں اسکے بال جکڑے جس پر اسکی ایک درد بھری اہ نکلی

مجھے ان مردوں سے بے انتہا نفرت ہے جو عورتوں کو اپنے پاوں کی جوتی سمجھتے ہے اور پھر تم نے منیزے شاہ کو گالی دینے کی غلطی کی ہے

یہ سزا ابھی بہت چھوٹی ہے کیونکہ تم میرے بارے میں جانتے نہیں تھے

منیزے کا چہرہ کسی تاثرات سے پاک بالکل سپاٹ تھا اور یہی وجہ تھی کوی اسکے سامنے اونچی اواز میں بھی بولنے سے ڈرتا تھا

نہ صرف سٹوڈنٹس بلکے ٹیچرز بھی اور پرنسپل صاحب اسکے بیک گروانڈ کی وجہ سے اسے کچھ نہیں کہہ پاتے تھے

منیزے نے اپنے کو بالکل ہی چینج کر لیا تھا کسی کو بھی اسکے جہرے پہ اج تک کسی خوشی یہ غم کے تاثرات نظر نہیں اے

یونی میں واحد لڑکی تھی یشفہ جو انتہا کی ڈرپوک لڑکی تھی

اور یونی اسی بات کی وجہ سے اسکا بے حد مزاق بنایا جاتا تھا جسکی وجہ سے اسکا کونفیڈنس لیول اتنا گر گیا تھا

For more visit (exponovels.com)

کہ وہ بھیڑ میں بھی جانے سے گھبرانے لگی اس وجہ سے اسنے یونی تک چھوڑ دی تھی لیکن اپنی خالہ کی ڈیتھ کے بعد اسے پھر سے ہوسٹل انا پڑا

اپنے کیریر کو بنانے کے لیے اس نے پھر سے یونی جواین کرنے کا فیصلہ کیا

اس دن اسکے فرسٹ ڈے پر اسکے کپکپاتے قدموں کو دیکھ کر سارے ہنسنے لگے اور اسکا مزاق بنانے لگے

اس سے پہلے کے کے ڈر کی وجہ سے بیہوش ہوتی تبھی منیزے نے اسکا ہاتھ پکڑا اور سامنے اتے لڑکے کو اتنے زور سے پنچ مارا کے وہ اٹھنے کے قابل نہیں رہا

یشفہ کو بعد میں پتہ چلا کہ اسنے لنڈن میں اکر بلیک بیلٹ مارشل ارٹ اور بہت سے فائٹنگ کورسز کر رکھے تھے

نہ صرف یہ بلکہ وہ اپنی یونی میں بہت زیادہ میڈل جیت چکی تھی

منیزے نے یشفہ کو اپنے فلیٹ میں شفٹ ہونے کا کہا جس پر یشفہ نے کافی تردود کے بعد اخر کار مان لیا

یشفہ منیزے کے پاسٹ سے اگاہ تھی لیکن اسنے ابھی تک ہادی کی کوی بھی پک وغیرہ نہیں دیکھی تھی

منیزے ہر صبح ہر شام روحان کو کال کرتی تھی کہ وہ حورم سے اسکی بات کروادے کیونکہ اسکا نمبر پاورآف تھا

لیکن روحان کا اگے سے ایک ہی جواب ہو تا کہ منیزے کے اس طرح سے جانے سے وہ بے حد ناراض ہے اور وہ جب تک پکستن نہیں اجاتی تب تک وہ اس سے بات نہیں کرے گی

نہ ہی پریشے اس سے کوی بات کرتی تھی

----------------------------

روحان بس کروں کھانا کھالوں اکر سارہ بیگم نے بھرای اواز میں روحان سے کہا

جس نے حورم کے جانے کے بعد جینا ہی چھوڑ دیا تھا

روحان نے سارہ بیگم کی بھرای اواز کو سن کر جلدی سے لیپ ٹاپ ایک سایڈ پر رکھا اور جلدی سے انکے پاس جا کر بیٹھ گیا

سارہ بیگم نے اسکے بیٹھتے ہی اسکے منہ میں اپنے ہاتھوں سے نوالے ڈالنے لگی

روحان کیوں کرتے ہو ایسا پتہ ہے نہ میں اور تمھارے پا پا بس تمھارے لیے ہی زندہ پھر بھی ہمیں تنگ کرتے ہو دو دو تین تین دن تک کھانا پینا بھول جاتے ہو

سارہ بیگم روحان سے شکوہ کرتے ہوے بولی

ماما حورم کے بنا کھانے کی عادت ہی نہیں ہوی ایسا لگتا ہے حورم ابھی اے گی مجھ سے لڑای کریں گی پھر ہم دونوں ایک دوسرے کو اپنے ہاتھوں سے کھلاے گے

حورم خود تو چلے گی لیکن مجھے جینا نہیں سکھا کر گی

روحان اپنے درد کو ضبط کرتے ہوے بولا

روحان نے حورم کے جانے کے کچھ ماہ بعد ہی اپنی پڑھای کو چھوڑ کر صدیق صاحب کے ساتھ بزنس میں ہاتھ بٹانے لگا

اور خود کو اتنا مصروف کر لیا کہ سانس لینے کی بھی فرست نہیں ملتی تھی

روحان بایس سال کا ایک مردانہ وجاہت سے بھرپور نوجوان بن چکا تھا اسکی شرارتیں سب حورم کے ساتھ ہی ختم ہو چکی تھی

روحان کی بات پر سارہ بیگم نے اپنی سسکی روکی

روحان زندگی میں اگے بڑھنا سیکھوں مرے ہوے کے ساتھ مرا نہیں جاتا سارہ بیگم روحان کی بکھری ہوی حالت دیکھ کر دکھ سے بولی

روحان نے صرف سر ہلایا لیکن بولا کچھ نہیں اور چپ چاپ سارہ بیگم کے ہاتھوں سے کھانا کھانے لگا

For more visit (exponovels.com)

سارہ بیگم اسے کھانا کھلانے کے بعد جا چکی تھی

اتنے میں اسکا فون رنگ ہوا

روحان نے فون دیکھا تو وہ منیزے کی کال تھی

روحان تم نے اج پھر نہیں منایا حورم کو منیزے نے کال اٹھاتے ہی پوچھا

نہیں روحان نے دکھ سے اپنی انکھوں کو بند کرتے ہوئے کہا

روحان دیکھو حورم اگر کہے گی تو میں اسکے لیے واپس بھی اجاوگی اس سے کہو پانچ سال ہو گے ہیں لیکن اسکی ناراضگی ختم نہیں ہو رہی ہے

منیزے نے اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے کال کٹ کر دی

پیچھے سے روحان گہری سانس بھر کر رہ گیا

وہ اسے کیا بتا تا کہ وہ اس سے کیا سب سے ہی ناراض ہے

________________________

ہاہاہا نینا باجی گول گپے کھا کر کیا حال ہو گیا ہاں ہمیں شوپنگ پر لے جاو دیکھو پریشے کیسے بلش کر رہی ھے چڑیللللل

For more visit (exponovels.com)

اہ وہ ایک زوردار چیخ مار کر اٹھی

ویرا ویرا کیا ہوا حمنہ بیگم جلدی سے سے اسکے کمرے کی طرف بھاگی

حمنہ بیگم جلدی سے ویرا کے پاس بیٹھی جو مکمل طور پر ڈری ہوی تھی

ماما کتنے سال ہو گے ہیں یہ اوازیں میرا پیچھا نہیں چھوڑتی ہے ویرا روتی ہوی بولی

اج پھر سے وہ اوازیں سنای دی ہے حمنہ بیگم نے روتی ہوی ویرا کو گلے لگاتے ہوے بولی

جی ماما وہ کون لوگ تھے جو مجھے روز دیکھای دیتے ہے پہلے یہ اوازیں اور انکے چہرے مجھے دھندلے نظراتے تھے

لیکن کچھ دنوں سے وہ سب مجھے بالکل کلیر نظراتے ہے

ایسا لگتا ہے جیسے اگر ان میں سے کوی بھی میرے سامنے ایا تو میں پہچان جاوں گی

ماما اپ بتاے نہ کیا ہوا تھا ایسا میرے پاسٹ میں کون ہیں وہ سب لوگ ویرا روتے ہوے بولی

ویرا ایسا کچھ نہیں ہے ڈاکٹرز نے کہا ہے کہ تمھارے ایکسیڈنٹ کے وقت تمھارے دماغ میں چوٹ لگی تھی جسکی وجہ سے تم نے خود نے کچھ خیالی سوچ تم نے بنای ہے بس وہ تمھیں اپنے خوابوں میں نظراتی ہے

روز کی طرح حمنہ بیگم نے اسے بتای ہوی بات بتای

لیکن ہر روز کی طرح بجاے سوال جواب کرنے کے ویرا بالکل خاموش ہو گی

شاید اسے اج بھی ہمیشہ کی طرح حمنہ بیگم کی باتوں پر یقین نہیں ایا تھا

اب سو جاو صبح ہاسپٹل بھی جانا ہے تمھارے پیشنٹ تمھارا ویٹ کرتے ہے

کہ کب وہ خوبصورت ڈاکٹر اے اور ہمارا چیک اپ کریں

حمنہ بیگم نے بات بدلتے ہوے کہا اور یہ بات سچ بھی تھی

جس پر ویرا مسکراتے ہوے انکھیں بند کر گی اور حمنہ بیگم وہی بیٹھ کر اسکے سر میں انگلیاں چلانے لگی

وہ خود ایک ڈاکٹر تھی اور انھیں پتہ تھا کہ ویرا کو انکی بات پر یقین نہیں ایا تھا دن بدن انکی پریشانی بڑھتی جا رہی تھیو
تم ایسے نہیں مانو گی ارمان نے اپنے پاس پڑی بوتل کو اٹھاتے ہوے بولا جس میں ایسڈ موجود تھا

#Power of love#
#Epi 37#
#wrriter afzonia#

#dont copy paste with out my permussion#

ہادی میری بات سنو زیہان نے صوفے پر بیٹھتے ہوے کہا

ہاں بولو ہادی بالکل اسکے پاس بیٹھتے ہوے بولا

تم ای ایس ای کے سب سے بڑے ہیکر ہو اتنا تو مجھے بھی پتہ ھے کہ تمھیں پتہ ہے منیزے کہاں ہے زیہان اپنی بات کو شروع کرتے ہوے بولا

زیہان ایسی بات نہیں ھے ہادی نے سر کھجاتے ہوے کہا

تو کھاوں میری قسم کے تو منیزے کو ایک بار بھی دیکھنے نہیں گے زیہان ہادی کی طرف دیکھتے ہوے بولا

مطلب اب زیہان اتنا بھی غافل نہیں ہوا تھا جتنا وہ سمجھ بیٹھا تھا

وہ اتنی مرتبہ لنڈن میں صرف منیزے کو دیکھنا جاتا اور رات کو صرف کھڑکی کے ذریعے اندر جاتا اور پھر اسے دیکھ کر واپس اجاتا ایسا وہ تین چار دن لگاتار کرتا تھا

دیکھو ہادی میں جانتا تم نے اتنی بڑی غلطی نہیں کی ھے لیکن جب بات یقین کی اجاے تو تو تھوڑی سی بات بھی انسان کو توڑنے کے لیے کافی ہوتی ھے

اب تم سیدھا لنڈن جاوں گے منیزے کو منا کر لاوں زیہان اخر میں اسے حکم دیتے ہوے بولا

نہیں زیہان میں کیسے جا سکتا ہو ہادی اگر پانچ سالوں سے رکا ہوا تھا تو اس وجہ سے کیونکہ جب تک زیہان اپنی زندگی میں اگے نہیں بڑھ جاتا وہ بھی نہیں بڑھے گا

دیکھو ہادی میں سب جانتا ہو تم یہ سب کیوں کر رہے ہو لیکن یہ بات تم بھی جانتے ہو حورمکے علبوہ میری زندگی میں کسی کے لیے بھی جگہ نہیں ہے اسی لیے بحث کرنے کا کوی فایدہ نہیں ہے

میں اور روحان بزنس کے سلسلے میں انٹار جینا جا رہے ہے ادھر میرا ایک چھوٹا سہ مشن ہے جسکے لیے میرے پاس دن ہے لیکن ہمارا وہاں دس دن کا سٹے ہو گا

اس لیے میں چاہتا ہو میرے انے سے پہلے تم میزے کو واتس یہاں لے او لیکن اسے کچھ بھی مت بتانا وہ سب میں بتاو گا

زیہان نے اپنے درد کو کنٹرول کرتے ہوے بولا مطلب کسی طرح وہ حورمو کی موت کے بارے میں بتاے گا جبکے اسکے اور پریشے کے علاوہ کسی کو یہ بھی نہیں لگتا کہ وہ زندہ ہے

جس پر نا چاہتے ہوے بھی ہادی نے اپنا سر اثبات میں ہلا یا

________________________

منو یہاں دیکھو یشفہ نے لیپ ٹاپ میں کچھ دیکھتے ہوے منیزے کی طرف اشارہ کیا جو بسکٹ کھانے میں لگی ہوی تھی

ہاں دیکھاوں منیزے صوفے سے اٹھ کر اسکے پاس ای

یہ دیکھواے اپچ ایس یہ بندہ بھی پاکستانی ھے کیا مار تا ہے یار اور اسکی بوڈی چیک کر قسم سے ایسی فایٹ تو فلم کے ہیرو بھی نہیں کرتے ہے

یشفہ کے بولنے پر منیزے نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا مطلب وہ کبھی بھی کسی لڑکے کو دیکھتی نہیں تھی اور اب عبیر کی پک کو دیکھ کر کیسے ٹھرکیوں کی طرح بات کر رہی تھی

تم ٹھیک تو ہو منیزے نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا

ارے اسکو دیکھ کر کون سہی رہے گا تم ابھی سے اسکی سالی بننے کی تیاری کروں ٹھیک ہے

یشفہ کہ اس انداز پر منیزے ایک ٹھنڈی اہ بھری اور اثبات میں سر ہلا یا

اور سونے کے لیے دوسرے کمرے میں چلے گی جبکہ یشفہ کبھی کچھ تو کبھی کچھ کہہ رہی تھی

---

وہ تینوں اس وقت ایرپورٹ پر اپنی اپنی فلایٹ میں بیٹھے تھے

زیہان اور روحان کی سیٹ ساتھ میں ہی تھی

وہ دونوں بزنس کلاس میں بیٹھے تھے جہاں سیٹ کی جگ صوفے تھے

For more visit (exponovels.com)

جب ایک بے انتہا موڈرن لڑکی وہاں جسکے کپڑے تک پورے نہیں تھے

ہاے ہینڈ سم بوایز کین ای سیٹ ہیر اس لڑکی نے ایک حد ادا سے اپنے بالوں کو پیچھے جھٹکتے ہوے کہا

نوان دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا اور اسکی طرف ناگواریت سے دیکھتے ہوے روحان اپنے موبایل میں لگ گیا اور جبکے زیہان نے کوی فایل سامنے کر کے کھول لی مطلب صاف تھا دفعہ ہو جا

لیکن وہ بھی ڈھیٹ تھی کوی وہی بیٹھ گی شاید اسکی سیٹ ہی وہی تھی

روحان نے اپنے موبایل میں گیلری اوپن کر کے پریشے کی تصویر نکالی

ان پانچ سالوں میں وہی رکے ہوے تھے پریشے نے اپنے اپ کو اپنی پڑھای میں بزی کر لیا

وہ ہفتے میں ایک دفعہ ہی انکے گھر اتی تھی جس میں بھی روحان اپنے کمرے میں بند ہو تا تھا اسکی بہت کم اس سے ملاقات ہو پاتی تھی

اس میں بھی سرسری سی باتیں ہی ہوتی تھی پریشے کو لگتا ہے کہ روحان اب اس سے پیار نہیں کرتا

لیکن روحان کا پیار اس دن سے اور بھی بڑھتا ہی جا رہا تھا

لیکن وہ خود مجبور تھا حورم کی یادیں اسکے ساتھ ہمیشہ رہتی تھی

وہ گھر میں رہتا تو لگتا کہ اج بھی اس گھر میں اسکی کھلکھلاہٹ گونج رہی ہے

---------------------------------

وہ لوگ انٹار جینا میں اتر چکے تھے جتنا اس لڑکی نے انھیں تنگ کیا تھا نہ اتنا پوری زندگی میں کسی نے نہیں کیا

جیسے ہی وہ ایرپورٹ پر اترے ان دونوں نے ہی سکھ کا سانس لیا

ان دونوں نے ایک ہوٹل میں رکنا تھا لیکن پہلے انہوں نے ایک گاڑی رینٹ پر لی پھر ہوٹل کی طرف روانہ ہو گے

کتنی عجیب لڑکی تھی روحان نے گاڑی میں بیٹھتے ہی گہرا سانس لیا

وہ لوگ ایسے ہی افس کی باتیں کرتے ہوے جارہے تھے ڈرایونگ زیہان کر رہا تھا

جب اچانک کی بچی انکی گاڑی کے سامنے ایا اور اسے بچانے کے لیے ایک چھوٹا بچہ اسکے پیچھے اسکی گاڑی کے سامنے ایام

زیہان نے جلدی سے گاڑی کو دوسری طرف موڑا جب سامنے انے والی گاڑی سے زوردار ٹکر ہوی

زیہان کا سر بری طرح سے سٹیرنگ پر لگا تھا جس سے اسکے سر میں خون نکلنے شروع ہو گے تھے

جبکے روحان بالکل ٹھیک تھا سامنے والی گاڑی سے وہی لڑکی انتہای غصے میں نکلی

نوٹ اگین یارا اسے دیکھتے ہی روحان نے برا سہ منہ بنا کر کہا

جبکے وہ لڑکی انہی لڑکوں کو دیکھ کر مسکرای اور گاڑی میں بیٹھ کر اگے کی طرف روانہ ہو گی

روحان کی نظر جیسے ہی زیہان پر پڑی جسکے سر سے خون کل رہا تھا وہ ایکدم سے پریشان ہو گیا

بھای چلے ہو سپٹل چلتے ہیں روحان پریشانی سے بولا

نہیں روحان چھوٹا سہ زخم ہے خود ہی ٹھیک ہو جاے گا

زیہان نے اسے ٹالنا چاہا لیکن روحان نے اسکی ایک نہیں سنی خود ڈرایونگ سیٹ پر اکر بیٹھ گیا

اور کسی قریبی ہو سپٹل کی لوکیشن لگا دی اور اسے فولو کرنے لگے اور تھوڑی ہی دیر میں ہو سپٹل کے اگے تھے

زیہان نے ماتھے پر رومال رکھا ہوا تھا خون کو روکنے کے لیے

وہ زیہان کے لے کر اگے ڈاکٹر کے کیبن کی طرف بڑھا

حمنہ بیگم نے پہلے خود اسکے زخم کو چیک کیا لیکن کوی انفیکشن نہیں ہوا تھا

For more visit (exponovels.com)

پھر نرس کو اسکی بینڈ یج کا بول کر خود ایمر جنسی میں اے ایک پیشنٹ کا چیک اپ کرنے لگی

نرس اہستہ قدموں سے زیہان کی طرف بڑھی اج صبح سے ہی اسے چکر سے ار ہے تھے

وہ ایک ادھیڑ عمر کی خاتون تھی جیسے ہی اگے کی طرف بڑھنے لگی زور دار چکرا ے اور اس سے پہلے گرتی روحان نے جلدی سے انھیں تھاما

اپ ٹھیک ہے روحان نے انھیں تھامتے ہوے کہا

ہاں بیٹا بس عمر ہو گی ہے اسی لیے کمزوری سے چکرا جاتے ھے

ارے ابھی کہا ابھی تو اپ ینگ ہے اپ کسی اور کو کہہ دے بینڈیج کا اور اپ میرے ساتھ چلے جوس وغیرہ پینے کے لیے روحان نے نرمی سے انکا ہاتھ تھاما اور باہر کی طرف بڑھ گیا

پیچھے سے زیہان دیکھتا رہ گیا

ہاں بیٹا میں ویرا کو فون کر دیتی ہو وہ کر دے گی ورنہ کون ڈاکٹر اپنا کام چھوڑ کر میرا کام کرے گا

انہوں ویرا کو بتا یا کہ ڈاکٹر حمنہ کے کیبن میں ایک مریض بیٹھا ھے اور اپنی طبعیت کا بتا کر فون رکھ دیا

اتنے میں روحان نے کیٹین بوائے سے جوس لے کر انکی طرف بڑھا یا

------------------------

ویرا ابھی ایک اپریشن کر کے نکلی تھی اتنے نرس کا فون آگیا اسی لیے وہ جلدی سے اس پیشنٹ کو دیکھنے لگی

زیہان کب سے بیٹھا تھا اور ساتھ ساتھ اپنے خو کو صاف کر رہا تھا

اوہ ہو اپکو تو اتنی چوٹ لگی ھے ویرا نے ابھی تک ماسک وغیرہ نہیں ہٹا یا تھا

جیسے ہی روم میں داخل ہوی بیڈ پر بیٹھے مریض کو اپنا خون اس طرح صاف کر تے ہوے پریشانی سے بولی

اور جلدی سے فرسٹ ایڈ کٹ کو پکڑ تے ہوے زیہان کی طرف بڑھی

اس اواز کو زیہان لاکھوں کیا کروڑوں میں بھی پہچان سکتا تھا

ویرا نے جلدی سے اسکے قریب جا کر اسکا زخم صاف کیا

زیہان نے تھمی سانسوں سے اسکی ماسک میں چھپی انکھوں کو دیکھا اسے ابھی تک یقین نہیں ارہا تھا

ویرا جیسے ہی پٹی کو پکڑ نے کے لیے پیچھے کی طرف مڑی تبھی زیہان نے اسکا ہاتھ پکڑا

--------------------------

ہادی نے ایرپورٹ پر کھڑے ہو کر لنڈن کی فضا میں گہری سانس بھری کیونکہ اس فضا میں اسکی زندگی سانس لیتی ھے

وہ اگے بڑھا اور ٹیکسی میں بیٹھ کر اپنے فلیٹ روانہ ہو گیا پھر اسے یاد ایا کہ اس فلیٹ میں منیزے رہتی ہے

ہادی نے اپنا فون نکالا اور اپنے ایک دوست کو کال کی

ہاں وہ جو میرا فلیٹ ھے اسکے سامنے کس کا فلیٹ ھے سلام دعا کے بعد ہادی فورا اپنی بات کی طرف ایا

ہاں وہ ایک انگریزوں کا گروپ وہاں رہتا ھے سال میں ایک دو دفعہ اتے ھے

اور اجکل وہی اے ہوے ہیں اگے والے نے پوری تفصیل بتای

میری بات سنو بیس منٹ میں وہاں پہنچ جاوں گا لیکن بیس منٹ میں وہ فلیٹ انسے خرید لو جتنی رقم مانگے مجھے بتا دینا میں کر چیک دے دوں گا

اگے والے نے ٹھیک ھے کہہ کر فون کال کٹ کر دی

وہ فلیٹ بالکل اسکے فلیٹ کے سامنے تھا اور جو ہادی کا روم تھا اگر اسکی کھڑکی کھول دی جاتی تو وہ روم سامنے والے فلیٹ سے صاف نظر اتا تھا

ہادی بیس منٹ بعد وہاں پہنچ چکا تھا وہ سب لوگ سامان باندھے اسی کا انتظار کر رہے تھے

ہادی نے جاتے ساتھ ہی انکی مطلوبہ رقم کا چیک دیا

وکی نے بہت مشکل سے انھیں منا یا تھا جسکے لیے وہ وکی کا بھی شکر گزار تھا

وکی کو بائے کہہ کر وہ اندر کی طرف بڑھا وہ جاتے ہوے اسے ڈاکو مینٹس دے کر گے تھے

ہادی نے اندر جا کر دیکھا تو لان میں میں بے حد گند تھا لیز بر گر وغیرہ کے شاپر لان اور کمروں میں بکھرے ہوے تھے

ہادی پہلے ہی تھکا ہوا تھا لیکن اسے اتنی گندگی میں نیند تو کیا سانس بھی نہیں انا تھا

ہادی نے بیگ وہی صوفے پر رکھا اور شرٹ اتار کر صفای کرنے میں جت گیا

دو گھنٹے بعد اخر کار وہ اپنا کام مکمل کر چکا تھا بے شک وہ فلیٹ بے حد خوبصورت تھا

ہادی کمرے میں گیا وہی بیڈ پر گر گیا اسنے سوچ لیا تھا کہ وہ کس طرح منیزے کو منائے گا فی الحال تو تھکاوٹ سے اسکا برا حال تھا

---

#Power of love#
#Epi 38#
#wrriter afzonia #
#Dont copy paste with out my permission#

For more visit (exponovels.com)

زیہان نے ویرا کا ہاتھ پکڑا اور ایک انسو اسکی انکھ سے نکلا

ویرا نے غصے سے سامنے بیٹھے وجاہت سے بھرپور شخص کو دیکھا

اس سے پہلے کہ ویرا اپنے ہاتھ کا نشان سامنے بیٹھے شخص پہ چھوڑتی اسکی اگلی حرکت پر ششدر رہ گی

زیہان نے ویرا کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دے کر اسے اپنی طرف کھینچا

اور دوسرے ہاتھ سے اسکا ماسک کھینچ کر اتارا

اپنے سامنے حورم کو سہی سلامت دیکھ کر دل میں لگی پانچ سالوں کی اگ پر ٹھنڈک پڑ گی

زیہان نے اسے کھینچ کر گلے لگایا

حورم کہاں چلے گی تھی پتہ بھی ہے میں نے کہاں کہاں ڈھونڈا سب نے کہا تم مر گی ہو ایسے کیسے بھلا تم مجھے چھوڑ سکتی ہو میرے پیار کی طاقت ہے جو مجھے یہاں تمھارے پاس کھینچ لای

زیہان اسے گلے لگائے بہتی انکھوں سے اپنی کہے جا رہا تھا

جبکے ویرا ساکت دھڑکنوں سے صرف اسے سن رہی تھی

ویرا نے غصے سے اپنے اپ کو چھڑوایا اور پیچھے ہوتے ہی ایک زوردار تھپڑ زیہان کے منہ پر جڑ دیا

زیہان نے حیرت سے حورم کی طرف دیکھا لیکن اسکی انکھوں میں اپنے لیے اجنبیت دیکھ کر اندر تک ٹوٹ گیا

تمھاری ہمت کیسے ہوی مجھے چھونے کی اور اول فول کہے جا رہے تھے میں کوی حورم نہیں ویرا ہو بد تمیز نہ ہو تو

ویرا جیسے ہی پیچھے مڑنے لگی زیہان نے ایک بار پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر پھر سے گلے لگا یا

نہیں حورم تمہیں پہچاننے میں کیسے غلطی کر سکتا ہو زیہان اسکی دھڑکنوں کا محسوس کر تا پختہ یقین سے بولا

روحان جو اس نرس کو کینٹین میں ہی چھوڑ کر واپس ارہا تھا

جیسے ہی دراوزہ کھولا زیہان کو اس طرح کسی لڑکی سے گلے دیکھ کر گڑبڑا یا

بھای یہ حورم نہیں ہے جس کے گلے اپ۔۔۔۔۔اگلی بات اسکے منہ میں ہی رہ گی

جب ویرا نے روحان کی اواز کو سنتے ہی زیہان کو جھٹکا دے کر پیچھے کیا اور روحان کی طرف دکھ کر غصے سے شروع ہو گی

لے جاے اپنے اس سائکو بھای کو پتہ نہیں کونسا دماغی دورہ پڑا ہے اسے کسی مینٹل ہوسپٹل میں ایڈمیٹ کرواے

ویرا بولے جا رہی تھی جبکے روحان بالکل ساکت نظروں سے حورم کو دیکھ رہا تھا

لیکن اسکے غصے کی وجہ وہ اچھی طرح سمجھ چکا تھا مطلب اسے وہ سب یاد نہیں تھے

اگر یہ حورم ہے تو وہ کون تھی ??? لیکن یہ تو کنفرم تھا کہ وہی حورم تھی اسکی حورم اسکی خوشی کا کوی ٹھکانہ نہیں تھا

اسکا دل کیا وہ بھاگ کر حورم کو اپنے گلے لگا لے لیکن زیہان کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اسنے جلدی سے اپنا ارادہ چینج کیا

سوری ڈاکٹر ایکچلی وہ میرے بھای کو نہ ایک بہت ہی خطرناک بیماری لگی ہے اسی وجہ سے ادھر ادھر نکل جاتے ھے

روحان نے زیہان کا ہاتھ پکڑتے ہوے کہا جس پر دونوں نے ہی سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

وہ عشق کی بیماری لگی ہے اصل میں یہ جس سے پیار کرتے ہے نہ وہ انسے کچھ دیر کے لیے تھوڑی دور چلے گی ھے اسی وجہ سے ہر لڑکی میں وہی لڑکی نظر اتی ھے

روحان نے زیہان کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کی طرف کھینچتے ہوے بولا

لیکن اسکی بات سن کر ویرا غصہ چھوڑ کر ہمدردی سے زیہان کی طرف دیکھنے لگی

اتنے میں ہی ڈاکٹر حمنہ کیبن میں داخل ہوی

کیا ہوا ینگ بوائیز ابھی تک بینڈ یج نہیں کر وای ویرا بیٹا کوی پرابلم ہے کیا

حمنہ بیگم نے ان دونوں کو اس طرح چپ کھڑے دیکھ کر ویرا سے پوچھا

نہیں موم اکیلی انکی طبعیت زیادہ خراب ہو گی ھے اسی لیے انکا بھای انھیں گھر لے کر جا رہا ھے ویرا نے اصل بات کو گول کرت ہوے کہا

جبکے ویرا کے موم کہنے پر دونوں نے حیرت سے حمنہ بیگم کو دیکھا مطلب سچای یہ بتا سکتی ھے دونوں کے زہن میں ایک ہی بات ای

او کے اللہ حافظ ہم چلتے ہے روحان نے جلدی سے زیہان کا ہاتھ پکڑا اور باہر کی طرف لے گیا

جبکے حمنہ بیگم نے حیرت ان پاگل لڑکوں کو دیکھا جبکے ویرا نے اپنا سر جھٹکا اور اپنے گلوز وغیرہ اتار نے لگی

روحان پاگل ہو گے ہو کیا مجھے کیوں لے کر مجھے حورم کو اپنے ساتھ لانا تھا زیہان نے غصے سے اپنا ہاتھ چھڑوا یا اور واپس اندر جانے لگا

بھای پہلے میری بات سنے کیا مجھے خوشی نہیں ہوی حورم کو زندہ دیکھ کر اج مجھے لگ رہا ھے جیسے میں نے دنیا جیت لی ہو

For more visit (exponovels.com)

لیکن کیا اپ نے نہیں دیکھا کہ حورم ہمیں نہیں پہچان رہی ھے

اسکی انکھوں میں صاف ہمارے لیے اجنبیت تھی جسکا مطلب صاف ہے کہ حورم ہمیں بھول چکی ھے مطلب اسکی یاداشت جا چکی ھے

اگر ہم ابھی حورم کو اپنے ساتھ زبردستی کر کے لاتے کیونکہ ویسے بھی حورم نے ہمارے ساتھ تو انا نہیں اتا تھا اور وہ اسکی ماما بنی ہوی ھے

کیا وہ ایسے ہی ہمیں حورم کو لے جانے دیتی اور ہمارے پاس کوی پروف نہیں ہے جس سے ہم ثابت کر سکے کہ یہی حورم ھے اور اگر یہاں کی پولیس نے ہمیں پکڑ لیا پھر ہم گے کام سے

یہ پاکستان نہیں ھے جسکی پولیس کو پیسے دیکر کام کروالے ہمیں کچھ ایسا کرنا ھے جس سے حورم کی یادداشت واپس اے

روحان نے زیہان کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے معاملے کی گھمبیرتا سمجھای جو زیہان جزبات کی رو میں بہہ کر بھول رہا تھا

زیہان نے اپنی ماتھے کی پھولی ہوی رگ کو مسلا مجھے کچھ نہیں پتہ بس مجھے حورم چاہیے زیہان نے بے بسی سے کہا

بس کچھ دن اور صبر کرنا ہے پھر ہماری حورم ہمارے پاس ہوگی روحان نے اوپر کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر زیہان کو لے کر گاڑی میں بیٹھا اور ہوٹل کی طرف روانہ ہو گے

______________________

ہادی اپنی نیند پوری کر کے اٹھا تو اس وقت رات کے دو بج رہے تھے ہادی نے ٹایم دیکھا اور اپنے مشن پر ورک کرنے کا سوچا

لیکن پہلے پیٹ پوجا کرنے کا سوچا وہ جلدی سے کچن میں گیا اور فریج کھول کر دیکھا لیکن اسکی خوش قسمتی فریج میں چکن رول رکھے ہوے تھے

ہادی نے جلدی سے اسے اون میں گرم کیا اور کھا کر ٹیرس پر ایا جہاں سے ہادی کا روم جس پر اجکل منیزے کا قبضہ تھا صاف نظر ارہا تھا

ہادی نیچے گیا اور اسکے فلیٹ کے بالکل سامنے کھڑا تھا

ہادی پایپ کے ذریعے اوپر چڑھا پھر اپنی پوکٹ سے کارڈ نکال کر اسکے روم کی کھڑکی کا لاک کھولا اور پھر اہستہ سے شیشہ کھول کر اندر داخل ہوا

ہادی اہستہ سے بیڈ کی طرف بڑھا اسے پتہ تھا منیزے کی نیند بہت ہلکی تھی

ہادی بالکل بیڈ کے پاس اکر کھڑا ہو گیا جہاں منیزے نایٹ بلب کی روشنی میں ہلکا ہلکا اسکا چہرہ نظر ارہا تھا

پانچ سالوں بعد وہ اسے چھونے جا رہا تھا

ہادی نے جھک کر ایک ہاتھ سے اسکے منہ پر بکھرے بالوں کو پیچھا کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا

اس سے پہلے ہادی منیزے کے بالوں کو پیچھے کرتا تبھی منیزے نے پٹ سے اپنے انکھیں کھولی اور اسکے بڑھے ہوے ہاتھ کو پکڑا اور بیڈ پر گرایا اور خود اسکے چڑھ کر ایک ہاتھ اسکے اسکا گلا دبایا

ہادی اس سب کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا اور حیرت سے پھٹی انکھوں سے منیزے کو دیکھنے لگا

کون ہو تم کس کے کہنے پر یہاں اے ہو منیزے کی انکھ پوری طرح سے نہیں کھلی تھی اسی لیے سامنے والے کو دیکھے بنا ہی شروع ہو گے اور اسکے گلے پر اپنی گرفت اور مضبوط کی

ہادی کو اسکا انداز بالکل ایک ایجنٹ کی طرح لگا اوپر سے صرف محسوس کرنے سے ہی اسکی انکھ کھل گی

ہادی نے ایک ہاتھ منیزے کی کمر میں ڈالا اور اپنی گرفت کو مضبوط کو مضبوط کیا اور اسے دوسری طرف گرایا

اب منیزے بالکل ہی زیہان کے نیچے تھی اور منیزے کے دونوں ہاتھوں کو اپنے کنٹرول میں لے کر اسکے اوپر جھکا

اتنی جلدی بھول گی بے بی ہادی بالکل ہی اسکے کان کے پاس جا کر سرگوشی میں بولا

For more visit (exponovels.com)

منیزے کی نیند ااسکی اواز سنتے ہی غایب ہو گی

ہادی منیزے کے ہونٹوں سے ہلکی سی اواز نکلی

ہاں بے بی ویسے ماننا پڑے گا بلی شیر کی طرح بہادر ہو گی ھے خیر تو ہے کہی کوی گڑبڑ تو نہیں جسکا مجھے پتہ نہیں ھے

ہادی کے داد دینے والے انداز میں کہا لیکن بعد میں شکی نظروں سے اسکی طرف دیکھا

ہٹوں میرے اوپر سے گھٹیا انسان تمھاری ہمت کیسے ہوی یہاں انے کی اور میری روم میں انے کی منیزے اسکے شک پر گڑبڑای اور اسے اٹھنے کا کہا

میں تمھیں لینے ایا ہو چلو گھر چلتے ہے اور کتنی سزادوں گی میری تو غلطی بھی کوی نہیں تھی لیکن تمھارے فیصلے کو مانا

لیکن کیا تم نے ایک بار بھی پوچھا میری اصلیت کیا ہے کیوں میں نے یہ سب کیا

ہادی اہستہ سے منیزے سے بولا اس سے پہلے کہ منیزے اگے سے اسے گالیاں دیتی جس کا ہادی کو بخوبی اندازہ تھا

ہادی نے اچانک ہی اسکے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھے اور انھیں اپنی گرفت میں لے لیا

ہادی کی اس اچانک حرکت پر منیزے کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑکنیں لگا وہ بالکل بھی مزاحمت نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ مکمل طور پر ہادی کی قید میں تھی

ہادی پوری شدت سے اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے چکا لیکن چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا

یہاں تک کے منیزے کا سانس بند ہونے لگا اور وہ زوردار مزاحمت کرنے لگی لیکن فایدہ کوی نہیں تھا

ہادی نے اپنی مرضی سے ہی اسکے ہونٹوں کو ازاد کیا منیزے گہرے سانس لینے لگی

ہادی نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور جلدی سے اٹھ کر کھڑکی کے ذریعے نیچے کود گیا کیونکہ اسے پتہ تھا منیزے اب اسے چھوڑنے والی نہیں تھی

بھاگ کہاں رہے ہو ڈرپوک ادھر تمھیں میں بتاتی ہو منیزے کھڑکی میں کھڑی ہو کر چلای

تم سے نہیں بھاگ رہا اپنے جزباتوں سے بھاگ رہا ہو کہی تمھیں جلدی ہی ماما بنانے پر مجبور نہ کر دے ہادی نے چلا کر بے باکی سے کہا

جس پہ منیزے نے سٹپٹا کر جلدی سے کھڑکی کو بند کیا اور پردے برابر کر کے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی

اسے تو مزہ اب میں چکھاوں گی منیزے نے اپنے دماغ میں پلین بناتے ہوے غصے سے بڑبڑای

#power of love#
#epi 39#
#Wrriter afzonia#
#dont copy paste with out my permission#

ہادی اپنے فلیٹ میں واپس ایا اور اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کھول کہ بیٹھ گیا

ہادی اپنے فارغ ٹایم میں زیادہ تر سوشل میڈیا ہی یوز کرتا تھا لیکن کچھ دنوں سے اسے ایک مشن کی وجہ سے ٹایم ہی نہیں ملا اور اج منیزے کا ری ایکشن دیکھ کر

اسے احساس ہوا کہ جتنا وہ سوچ رہا تھا کہ منیزے اسکی شکل تک دیکھنا گوارا نہیں کرے گی لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا

مطلب اسے زیادہ محنت نہیں کرے گی اسے منانے میں

وہ اسی سوچ میں ہی گم تھا جب ایک وڈیو کی اواز سے ہوش میں ایا

اسنے سکرین پر دیکھا تو وہ منیزے ہی تھی منیزے نے ایک ہی پنچ میں اسے گرا دیا اور اسے لڑکے کی حالت بری ہو گی تھی

ہادی نے داد دیتی نظروں سے منیزے کو سکرین میں ہی دیکھا

مطلب اسکی منیزے بالکل ہی شیرنی بن چکی تھی

لیکن اچانک ہی اسکی نظر پیچھے بیک گراونڈ پر پڑی جس پہ کسی یونی کا نام لکھا ہوا تھا اور ارد گرد کافی زیادہ سٹوڈنٹس بھی کھڑے تھے

جہاں تک ہادی کی انفرمیشن تھی منیزے نے اپنے بابا کے خواب کو پورا کرنے کے لیے ایم بی بی ایس کیا تھا اور جب وہ لاسٹ ٹایم پچھلے سال لنڈن ایا تھا

تو منیزے اس ٹایم ہاوس جاب رہی تھی پھر منیزے دوبارہ یونی میں کیا کر رہی تھی

منیزے کا اتنا چوکنا ہو کر سونا اسکے مارنے کا انداز ہو گیا رہا

اس بس یہ سمجھ نہیں ارہا تھا جب منیزے ڈاکٹر بن چکی تھی تو وہ دوبارہ یونی کیوں گی

ہادی نے فوراہی اسکا یونی کا ڈیٹا نکالا جس میں وہ اس سال ہی یونی میں ای تھی

باقی کی منیزے کی ساری انفار میشن بلینک تھی

اگر کسی بندے کی انفار میشن بلینک اے تو اسکا مطلب صاف ہی تھا

کہ وہ ایک سیکر یٹ ایجنٹ تھے ہادی اور زیہان کی بھی جتنی مرضی کوشش کر لے لیکن صرف انکی بیسک انفار میشن ہی کوی نکال سکتا تھا کیونکہ وہ سیکر یٹ ایجنسی سے تعلق رکھتے تھے

منیزے کی انفار میشن میں تو یہ تک بھی شو نہیں ہو رہا تھا کو وہ ڈاکٹر بھی ھے جبکے زیہان کے موبایل میں اس نے خود اسکی ڈگری کی پک دیکھی تھی

کچھ تو ھے جو اس سے چھپا ھے لیکن وہ بھی ای ایس ای کا سب سے بڑا ہیکر تھا اور ہیکنگ کرنا اسکا فیورٹ ورک تھا

ہادی نے فوراہی منیزے کے موبایل فون کو ہیک کر کے اسکا سارا فنکشن اپنے لیپ ٹاپ پر سیٹ کیا

ویسے بھی اس وقت منیزے کو موبایل کی کوی ضرورت نہیں پڑنی تھی اس وجہ سے اسکے پاس کھلا ٹایم تھا

منیزے کی اج دونوں کی کالز میں ایک روحان کی تھی ایک زیہان کی تھی جبکے باقی ساری کالز جرنل ابراہیم کی تھی

زیہان اور ہادی بھی انہی کے انڈر کام کرتے ہے تو منیزے انھیں کیسے جانتی ھے

مطلب صاف اسکے سامنے تھا کہ منیزے ایک سیکریٹ ایجنٹ اور کسی مشن کے تحت اسنے اس یونیورسٹی میں ایڈمیشن لیا تھا

سب سمجھ میں اتے ہی ہادی نے فخر سے منیزے کی تصویر کو دیکھا

اور بیٹھے بیٹھے ہی اسکی پک کو سیلیوٹ کیا

ای پراوڈاف یو مائے گرل ہادی کا دل خوشی سے جھوم رہا اسی لیے لیپ ٹاپ کو سایڈ پر رکھا اور سونے کے لیے لیٹ گیا

حالانکہ نیند تو اسے انی نہیں تھی لیکن وہ صرف اپنی منیزے کو سوچنا چاہتا تھا

-------------------------------

بھای جو کہا ھے اپ نے وہی کرنا ھے اپنے حورم کو اپنے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دینا ھے روحان دس بار کہی ہوی بات کو دہرایا

روحان لیکن میں حورم کو اگنور کیسے کر سکتا ہو زیہان نے ایک بار پھر وہی جواب دیا جو وہ پہلے دس بار دے چکا تھا

وہ لوگ بھول چکے تھے کہ وہ کسی میٹنگ کے لیے اے ہے بس انھیں کسی بھی طرح حورم کی یادداشت کو واپس لانا تھا

وہ لوگ اس وقت ڈاکٹر حمنہ کے ہوسٹل کے سامنے کھڑے تھے

زیہان نے خود کو انے والے وقت کے لیے تیار کیا اور روحان کے ساتھ اندر بڑھا

وہ لوگ اسی کیبن میں داخل ہوے جس میں کل ہوے تھے

لیکن اج ویرا کے ساتھ کوی اور بھی لڑکی بیٹھی ہوی تھی

دروازہ کھلنے کی ہلکی سی اواز پر جب اس لڑکی نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو روحان اور زیہان دونوں نے برا منہ بنا یا

روحان نے جلد سے اپنے فیس کے ایسپریشن کو کنٹرول کیا اور ویرا سے مخاطب ہوا جبکے پاس بیٹھی لڑکی کی ان ہینڈ سم لڑکوں کو واپس دیکھ کر دیکھ کر پوری بیسی نکل گی

ڈاکٹر پلیز اپ میرے بھای کے زخم کو دیکھی گی

روحان کے کہنے پر ویرا نے زیہان کو بیڈ پر بیٹھنے کا اشرہ کیا جو اسے ہی تب سے دیر . ھے جا رہا تھا

لیکن پتہ نہیں کیوں ویرا کو ان نظروں سے بالکل بھی الجھن نہیں ہو رہی تھی

زیہان حورم کے کہنے پر بیڈ پر بیٹھا جبکے ویرا اسکی طرف فرسٹ ایڈ کیٹ کو لے کر بڑھی

جیسے ہی حورم نے اسکے ماتھے کی طرف ہاتھ بڑھا یا روحان کے اشارہ کرنے پر زیہان جلدی سے بولا

ڈاکٹر میں اپ سے نہیں ان خوبصورت ڈاکٹر سے بینڈ یج کروانا چاہتا ہو زیہان نے دل پر پتھر رکھتے ہوے پیچھے بیٹھی اسی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا

جبکے فاریہ اپنی طرف ہونے والے اشارے سے بالکل شوک ہوگی

کل ان دونوں پورے پانچ گھنٹے کی محنت کے بعد بھی منہ نہیں لگا یا ابھی ویرا کو انہی کے بارے میں بتا رہی تھی جس سے ویرا کافی ایمپریس ہوی تھی کیونکہ اسے وہی لڑکے پسند تھے جو کسی لڑکی کو نہ دیکھ . ھے اپنے اپ کو اپنی ہونے والی بیوی کے لیے سمبھال کر رکھے

اور دوسری لڑکیوں کے لیے اسکی نظروں میں عزت ہو لیکن اسے یہ بھی پتہ تھا کہ اجکل کے زمانے میں ایسے لڑکوں کا ہونا نا ممکن ھے

ویرا نے شاکڈ نظروں سے زیہان کو دیکھا جواب میٹھی نظروں سے فاریہ کو دیکھ رہا تھا یہ کہنا مشکل تھا دیکھ رہا تھا یہ گھور رہا تھا

کل تو بڑا مجنوں بنا پھر رہا تھا اپنی بیوی کی دوری پہ اج دیکھوں کس طرح کسی نا محرم کو لاینیں مار رہا ھے

ایک منٹ کہی اسے فاریہ میں بھی تو اپنی بیوی نظر نہیں ارہی ھے حورم نے دل میں کہتے ہوے اگے بڑھی اور اسکی بازو پر زور دار چٹکی کاٹی

تینوں نے حیران ہوتے ہوے ویرا کو دیکھا کہ یہ کر کیا رہی ھے جبکے زیہان اپنے کاندھے پر درد کو محسوس کرتا حورم کی طرف دیکھنے لگا

حورم نے اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف واپس کھینچا وہ میں نے اسی لیے کاٹی ھے کہ کہی تم فاریہ میں بھی تو اپنی بیوی کو نہیں دیکھ رہے ویرا نے تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوے زیہان سے کہا

کوی بھی بتا سکتا ھے کہ حورم کو یہ سب پسند نہیں ایا

تبھی فاریہ اگے بڑھی اور زیہان کے زخم کا معاینہ کرنے لگی

اوہ زخم تو کافی خراب ہوگیا ھے لیکن میں بینڈ یج کر دیتی ہو اور میڈیسن لکھ دیتی ہو سٹور سے یہ میڈیسن لے لینا فاریہ نے فکر مندانہ انداز میں کہا

جبکے زیہان نے غصے سے روحان کو گھورا جو اسے گے سے کول
ڈاون کا اشارہ کر رہا تا لیکن زیہان کی نظریں ابھی تک روحان کو گھور رہی ھے جو اسے کیا کرنے پر مجبور کر رہا تھا

جبکے ویرا زیہان کو گھورنے میں لگی ہوی تھی ایا بڑا ابیوی سے پیار کرنے والا ویرا نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلتے ہوے روحان کو دیکھا

اور پھر اسکے پاس جا کر بیٹھ گی

جبکے فاریہ نے بینڈ یج کرتے ہوے حیران نظروں سے حورم کو اسکے پاس بیٹھتے ہوے دیکھا

فاریہ حورم کو پچھلے ایک سال سے اچھی طرح جانتی تھی لیکن اسنے اج تک نہ تو حورم کو بغیر حجاب کے دیکھا نہ ہی حورم کو کسی میل ڈاکٹر یہ کسی لڑکے سے بات کرتے ہوے دیکھا

For more visit (exponovels.com)

وہ زیادہ بچوں اور بوڑھوں کے کیسز لیتی تھی

روحان نے پاس بیٹھی حورم کو دیکھا

ویرا کو خود نہیں پتہ وہ کیوں اس لڑکے کے پاس بیٹھی ھے لیکن جو بھی اسے اس لڑکے سے بہت اپنا پن محسوس ہو رہا تھا ایسے جیسے کوی پرانہ رشتہ ہو جیسے کوی بہت اپنا ہو

ویرا کو کل بھی لگا تھا اور اج بھی لگ رہا تھا جیسے اسے کہی دیکھا ہوا ہو

ویرا تھوڑی سی اور اسکے پاس ہو کر بیٹھی پھر روحان کے کان میں گھس کر بولی

میرا کوی بھای نہیں ھے میرے بھای بنوں گے تم بہت اپنے لگتے ہو اسی لیے بنوں گے میرے بھای ویرا نے ہاتھ اگے بڑھاتے ہوے روحان سے کہا

نکی اور پوچھ پوچھ روحان نے اپنی خوشی کو کنٹرول کرتے ہوے کہا

روحان نے سیکنڈ سے پہلے حورم کا ہاتھ تھامتے ہوے کہا

جو بھی تھا لیکن اسکے دل میں اج بھی روحان تھا لیکن اسے یاد نہیں وہ الگ بات تھی

#Power of love#

#epi 40#

#wrriter afzonia#
#dont copy paste with out my permission#

زیہان نے اہستہ سے کھڑکی کھولی اور اندر داخل ہوا

کبھی سوچا نہیں تھا کہ اپنی بیوی سے اس طرح چوروں کی طرح ملنا پڑے گا

زیہان منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور حورم کو دیکھا جو پورے بیڈ پر پھیل کر لیٹی ہوی تھی

زیہان نے اپنے جزباتوں کو کنڑول کیا اور پورے کمرے کی تلاشی لینے لگا

پورہ کمرہ چھان لیا لیکن اسے کچھ بھی نہیں ملا جو حورم ہونے کا ثبوت دے

تبھی زیہان کی نظر حورم کے تکیے کے نیچے پڑی ڈایری پر پڑی

زیہان نے اہستہ سے اسکے تکیے کے نیچے کے ڈایری نکالی

اور وہی سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر ڈایری کھول کر پڑھنے لگا

------------------------------

پتہ نہیں یہ خواب میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتے ھے

For more visit (exponovels.com)

مجھے بہت سی عجیب ملی جھلی اوازیں سنای دیتی ھے یکن کچھ صاف نہیں ہوتی ھے

کچھ چہرے نظراتے ھے جو پہلے تو صاف نظر نہیں اتے تھے لیکن اب صاف نظرانے لگتے ھے مجھے لگتا ھے میں ان چہروں کو پہچان لوں گی

لیکن صبح ہوتے ہی مجھے وہ چہرے بھول جاتے ھے صرف ایک ہی چہرہ یادرہتا ھے

ایک نیکلیس جو پتہ نہیں کب سے میرے گلے میں ھے کیوں ھے کہاں سے ایا مجھے کچھ نہیں پتا ماما سے پوچھتی ہو تو وہ کہتی ھے کہ میرے پاپا نے مجھے گفٹ دیا

لیکن میں ان پر شک نہیں کرنا چاہ‍تی لیکن مجھے اس سب پر یقین نہیں اتا

میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہو تا راتوں کو سو نہیں پاتی ہو میں۔۔۔۔۔

پیج پر کافی زیادہ انسو سوکھ ہوے تھے جسکا صاف مطلب تھا وہ روتے ہوے لکھ رہی تھی

زیہان نے پچھلے باقی سارے پیج پڑھ لیے تھے لیکن وہ سب حمنہ بیگم اور ویرا کے پیار اور محبتوں کے قصوں سے ہی بھرے پڑے تھے

زیہان نے پیج کو پڑھنے کے بعد اگے والا پیج پلٹا لیکن اگے بنی تصویر کو حیرت سے دیکھا وہ کسی اور کی نہیں وہ منیزے کی تھی

For more visit (exponovels.com)

جو بالکل صاف بنی ہوی تھی

زیہان نے دوسرا پیج کھولا لیکن ان تصویروں کی کچھ خاص سمجھ نہیں ارہی تھی کیونکہ وہ بہت دھندلی تھی

زیہان نے ٹیبل پہ پڑی پینسل اٹھای اور اور انکو ڈارک کرنے لگا کیونکہ وہ ایک بہت اچھا سکیچر بھی تھا

روحان نے حورم کے بناے ہوے نقوشوں کو ڈارک کر کے دیکھا تو الموسٹ روحان کی پک تھی

ایسی بہت سی تصویریں اگے بنی ہوی تھی جن میں کافی زیادہ زیہان کی بھی تھی

لیکن زیہان نے اسے ڈارک نہیں کیا کیونکہ ٹایم کافی زیادہ ہوگیا

زیہان نے اٹھ کر وہ ڈایری اسکے تکیے کے نیچے واپس رکھی

اور اسکے ماتھے پر بوسہ دیا

حورم دیکھنا بہت جلد تمھاری یادداشت واپس اجاے گی بہت جلد میں تمھیں اپنے پاس لے جاوں گا جہاں صرف تم اور میں ہو

For more visit (exponovels.com)

زیہان نے اہستہ سے اسکے کان میں سرگوشی کی اسکی پلکوں میں جنبش دیکھ کر جلدی سے کھڑکی کی طرف بڑھا اور جیسے ایا تھا بنا اواز کیے ویسے ہی واپس چلا گیا

___________________________

منیزے اٹھو جلدی یشفہ کے چیخ کر کہنے پر منیزے ہڑبڑا کر اٹھی

کونسی قیامت اگی ھے صبح صبح منیزے نے انکھ کھول کر صبح سلامت گھر کو دیکھ کر کہی گھر تو نہیں اڑ گیا جو یشفہ اتنا چلا رہی ھے

ارے قیامت تو ای ھے لیکن ہینڈ سم والی یشفہ بالکل اسکے پاس بیٹھتے ہوے بولی

کیا بکواس کر رہی ہو یشفہ منیزے نے یشفہ کی بات پر گھور کر دیکھا

ارے مطلب حیدر شاہ اج ہماری یونی میں ارہے ھے یشفہ خوشی کی انتہا کراس کرتے ہوے بولی

اسکے کہنے پر منیزے کے دل کی دھڑکن ایکدم سے تیز ہوی اور دو دن پہلے کا منظر اسکی انکھوں کے سامنے لہرایا لیکن پھر اپنے اپکو نارمل کرتے ہوے بولی

تو میں کیا کروں اور پیچھے ہٹوں مجھے یونی کے لیے تیار ہونا ھے

منیزے نے یشفہ کو پیچھے ہٹایا اور خود واش روم میں گھس گی

پتہ نہیں یہ لڑکی اتنی فیلنگ لیس کیوں ھے اسکے اتنے ٹھنڈے ری ایکشن پر براسہ منہ بنا کر بولی اور جلدی سے ریڈی ہونے کے لیے اپنے کمرے کی طرف بھاگی

کیونکہ اج حیدر شاہ سے جو ملنا تھا

-----------------------------------

وہ دونوں اپنی کلاس میں پہنچی تو صرف چند ایک لڑکے ہی انکی کلاس میں تھے اور لڑکیوں کا تو نام و نشان نہیں تھا

یہ سب کہاں چلے گے منیزے نے حیرت سے خالی ہوی کلاس کو دیکھا حالانکہ وہ کلاس میں دس منٹ لیٹ ہو گے تھے

لیکن نہ تو انکی ٹیچر کلاس میں تھی اور نہ ہی سٹوڈنٹس

منیزے تم اتنی جلدی بھول گی بتا یا تو تھا

کہ اج موسٹ ہینڈسم موسٹ رِچ حیدر شاہ اج ہماری یونی ارہے ھے

یشفہ منیزے کے کان کے پاس چلای

اتنی زور سے کیوں چلا رہی ہو بہری تھوڑی ہوں میں

منیزے نے اپنے کان میں انگلی ڈالتے ہوے اسے گھور کر کہا

منیزے چلوں نہ ہم بھی گرواند میں چلتے ہیں دیکھتے ہے کیا ہوتا ہے

یشفہ نے منت کرتے ہوے اس سے کہا کیونکہ یشفہ اتنی زیادہ ڈرپوک تھی کسی کی اونچی اواز پر بھی ڈر جاتی وہ صرف منیزے کے اگے ہی اتنی بے خوف ہوکر رہتی تھی

اگر کسی دن منیزے یونی سے چھٹی کرتی تو وہ مر کر بھی یونی نہیں اتی تھی چاہے اسکا امپورٹنٹ ٹیسٹ ہی کیوں نہ ہو

یشفہ کہ اس انداز پر منیزے منہ بنا کر کھڑی ہوی اور باہر چلنے کا اشارہ کیا

یشفہ خوشی سے اٹھی اور اسکے ساتھ باہر کی طرف چلتی وہ دونوں زیادہ تر پیچھے کا ہی راستہ یوز کرت تھی کیونکہ وہاں بہت کم رش ہوتا تھا

وہ دونوں جب گراونڈ میں پہنچی تو دونوں کا حیرت سے منہ کھل گیا

کیونکہ گرواند کا نقشہ ہی چینج ہوا پڑا تھا

گراونڈ کے بیچوں بیچ ریسلنگ رنگ رکھا ہوا تھا اور پورا گراونڈ سٹوڈنٹس سے بھرا ہوا تھا

تبھی کالج کے پرنسپل نے حیدر شاہ کا انٹروڈکشن کروایا جو مزے سے بیٹھ کر لیز کھا رہا تھا

تو سٹوڈنٹس ہے کوی یہاں جو حیدر شاہ کو ہرا سکے پرنسپل نے انگلش میں بولتے ہوے کہا

کیوں کہ لنڈن کی اس یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس کو مارشل ارٹ وغیرہ سکھا یا جاتا تھا

پھرا نھیں انٹرنیشنل ریسلنگ کے لیے بھیجا جاتا تھااس یونی ورسٹی کے کافی زیادہ سٹوڈنٹس گولڈ میڈل بھی جیت چکے تھے

اس لیےیونی کافی زیادہ مشہور تھی اسی لیے حیدر شاہ کی فایٹ اور انٹرویو کے لیے کافی زیادہ میڈ یا والے بھی اے ہوے تھے

تبھی ایک لڑکے نے ہاتھ اوپر اٹھا یا پرنسپل نے اسے سٹیج پر انے کا اشارہ کیا پھر دونوں کا ہاتھ پکڑکرانا وسمنٹ کی دونوں چیلنج کرنے کے لیےاندر چلے گے

حیدر شرٹ کے بغیر رنگ میں چڑھا تو لڑکیاں زور زور سے چیختیں لگی

حیدر کے بای سیپ اور سکیس پیک دیکھ کر تو منیزے بھی ششدر رہ گی بے شرم انسان کہی کا

تو اس وجہ سے یہ کمینہ انسان اپنی شرٹ نہیں اتارتا تھا تب منیزے کو پانچ سال پہلے کا منظر یاد ایا

جس میں ہادی اپنی شرم کا بہانہ بنا رہا

اور تھوڑی دیر دونوں کی فایٹ شروع ہو چکی تھی

کم ازکم چار منٹ یہ فیٹ چلی اور وہ انگریز لڑکا بری طرح سے حیدر شاہ سے ہارا

لڑکیاں زور شور سے حیدر شاہ حیدر شاہ پکار رہی تھی

جو منیزے کو ایک انکھ نہیں بھا رہا تھا

اور کوی پرنسپل نے مایوسی سے کہا کیونکہ جس لڑکے کو ہادی اتنے ارام سے ہرا چکا تھا وہ اس سال انکی یونی کا ٹوپ فایٹر تھا اور سے انٹریشنل ریسلینگ کے لیے تیار کیا ہوا تھا

سارے سٹوڈنٹس اس لڑکے کی حالت دیکھ کر پیچھے ہو گے تبھی منیزے نے اپنا ہاتھ اٹھایا

سب نے اور ہادی نے حیرت سے منیزے کو دیکھا لیکن پرنسپل نے خوشی سے منیزے کو دیکھا لیکن دل میں دعا بھی کر رہے تھے کہ کہی اس دفعہ بھی انکی ناک نہ کٹ جاے

جبکے یشفہ کو بہت ڈر لگ رہا تھا کیونکہ وہ منیزے کو بتانا بھول گی کہ ہادی تین گولڈ میڈل جیت چکا ھے اسنے دل ہی دل میں منیزے کی خیریت کی دعا کی

منیزے نے اگے کی طرف قدم بڑھاے منیزے جیسے جیسے اگے بڑھ رہی تھی سارے سٹوڈنٹس پیچھے ہٹ کر اسے راستہ دے رہے تھے

#Power of love#___________________________________

#Epi 41#
#wrriter afzonia#
#dont copy paste with out my permission #
#Hadi😮 maneezy special#

منیزے نے کپڑے چینج نہیں کیے اور سیدھا رنگ میں چڑھی

منیزے اس وقت وایٹ جینز اور ڈارک بلیوٹی شرٹ میں تھی

سیٹی کی اواز پر منیزے نے ہادی کی طرف دیکھا جو جنگ شروع ہونے کے بعد بھی شوخ نظروں سے منیزے کی طرف دیکھ رہا تھا

منیزے نے اسکی نظروں سے چڑ کر ایک لات ہادی کے سینے میں ماری جس سے وہ تھوڑا پیچھے ہو

پورا گراونڈ جو پہلے حیدر شاہ حیدر شاہ پکار رہا تھا ایک دم سے چپ ہو گیا

منیزے نے ایک اور لات ماری لیکن اس دفعہ ہادی نے اپنا بازو کو اگے کر کے اس کے وار کو روکا

منیزے ایک بعد ایک وار کر رہی تھی لیکن ہادی بس اسکے وار کو روک ہی رہا تھا

لیکن اگے سے اس پر وار نہیں کر رہا تھا بھلا حیدر شاہ اپنی منیزے کو کوی چوٹ پہنچا سکتا ھے

سب کو یہی لگ رہا تھا کو منیزے ہادی کو وار کرنے کا کوی موقع نہیں دے رہی تھی

لیکن اصل میں ہادی وار کر ہی نہیں رہا تھا تاکہ منیزے کو کوی چوٹ نہ لگ جاے

تبھی ہادی کی رومینس کی حس ایک دم سے جاگی

منیزے کی ایک ٹانگ ہادی کی گرفت میں تھی

تبھی منیزے نے اپنا مکا ہادی کے منہ پر جڑنا چاہا

ہادی اس وار کے لیے مکمل طور پر تیار تھا

تبھی منیزے کے مکے کو اپنے مضبوط ہاتھ میں لیا اور منیزے کو اپنی طرف زور سے کھینچا

منیزے ایک دم سے بلکل ہادی کے کھینچنے پر اسکے نزدیک اگی

ہادی نے جلدی سے اپنے ہاتھ کو جس میں منیزے کا ہاتھ بھی تھا منیزے کی کمر سے لگا کر اسے مکمل طور اپنی گرفت میں لیا

اب سچویشن یہ تھی ہادی نے ایک ہاتھ سے منیزے کی ٹانگ کو اپنی گرفت میں لیا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اسنے منیزے کے ہاتھ کو اسکی کمر سے لگا یا ہوا تھا

منیزے نے حیرت سے اپنی پوری انکھیں کھول کر ہادی کی طرف دیکھا

جسنے بڑی ہی اسانی سے اسے مکمل طور پر اپنی گرفت میں لے لیا تھا

ویل ڑاے ڈاکٹر کیپٹن منیزے حیدر شاہ لیکن کیا ھے نہ ابھی تم مجھ سے جونیر ہو اپنے سینیر سے مقابلہ کرنا اتنا اسان تھوڑی ھے

اور اوپر سے اپنی ہا یٹ دیکھوں منیزے ہادی کے سینے تک ارہی تھی

ہادی نے مسکرا کر منیزے کی چھوٹی ہا یٹ پر چوٹ کرتے ہوے کہا

منیزے نے حیرت سے ہادی کو دیکھا اسے کیسے پتہ چلا

لیکن ہادی کی بے شرمی پر منیزے اپنے ہاتھ کو چھڑوانا چاہا

ہادی چھوڑوں مجھے ورنہ اپنا حشر یاد رکھنا

منیزے نے غصے سے کہا اور اپنے ازاد ہاتھ سے ہادی کے کندھے پر مکے مارنے شروع کیا

لیکن ہادی کی گرفت بے حد مضبوط تھی

ہادی نے منیزے کو مسکرا کر دیکھا

منیزے کو ایکدم سے خطرے کی بو ائی اس سے پہلے منیزے اپنی ٹانگ کو ہادی کی ٹانگ میں پھسا کر گراتی

اس سے پہلے ہی ہادی منیزے کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دے

یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کے لیے بالکل عام بات تھی اسی لیے سب لڑکوں نے ہوٹنگ شروع کر دی جبکے لڑکیوں نے غصے سے منیزے کی طرف دیکھا

انکے مطابق منیزے نے انکی جگہ چھینی ھے

یشفہ نے جلدی نے انکھوں پر ہاتھ رکھا

ہاے منیزے یہ تو تمھارا جیجو تھا لیکن اب لگتا ھے یہ میرا جیجو ھے

انکھیں تو پرنسپل صاحب اور باقی ٹیچرز کی بھی کھل چکی تھی

منیزے بالکل ہی ساکت ہو گی لیکن اگلے ہی پل اپنے پلین پر عمل کرتے ہوے ہادی کو نیچے گر چکی تھی

منیزے کا اس وقت کچھ شرم س اور کچھ غصے سے گال بلکل لال ہو چکے تھے

منیزے نے عبیر کو نیچے گراتے ہی اسکے بازو کو موڑا اور اسکی کمر سے لگا یا اور ایک ہاتھ سے اسکی گردن کو دبوچا

ریفری نے کاونٹ ڈاون سٹارٹ کیا

منیزے کو ہادی پیچھے کر سکتا تھا لیکن کچھ سوچ کر بغیر کوی مزاحمت کیے بغیر لیٹا رہا

کاونٹ ڈاون پورا ہوتے ہی منیزے نے عبیر کو چھوڑا تبھی ریفری نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اوپر کی طرف اٹھا یا

ہادی نے انتہای غصے سے اس ریفری کو دیکھا جس نے منیزے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

you blady bastard she is my wife how dare u to touch her

زیہان نے غصے سے منیزے کا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑوا یا اور ایک مکا اسکے منہ پر جڑا

ہادی ریلکس منیزے نے جلدی سے ہادی کو پیچھے سے اپنی گرفت میں لیا

اسکی ہمت کیسے ہوے تمھارا ہاتھ پکڑنے کی ہادی غصے سے منیزے کی طرف پلٹا

لیکن منیزے کو دیکھتے ہی اسکے تنے ہوے اعصاب ایکدم ڈھیلے ہوے

ہادی نے ایکدم منیزے کو اپنے گلے سے لگا یا اور پوری شدت سے خود میں بھینچا

سارے میڈیا والے سب سٹوڈنٹس اور ٹیچرز اسکا جنونی روپ دیکھ کر ڈر گے تھے

انہوں نے ہمیشہ ہادی کو ہنستے مسکراتے ہوے دیکھا

جبکے یشفہ کے سر پر ساتوں اسمان ایک ساتھ ٹوٹ پڑے

مطلب میں اپنے ہی جیجو پر بری نظر ڈال رہی تھی وہ بھی منیزے کے اگے

یا اللہ منیزے کے عتاب سے بچانا وہ تو ہادی سے کتنا پیار کرتی ھے اسکی دیوانگی تو میں نے اپنی انکھوں سے دیکھی ھے

یشفہ نے جلدی سے درود و پاک پڑھ کر اپنے ارد گرد پھونک ماری

پرنسپل جلدی سے رنگ میں اینٹر ہوے

ھم اپ سے معافی مانگتے ھے ھمیں سچ میں نہیں پتہ منیزے اپکی بیوی ھے پرنسپل نے ہادی کو ٹھنڈا کرنا چاہا

ہادی نے کوی جواب نہیں دیا اور منیزے کا ہاتھ پکڑ کر رنگ سے نیچے اترا اور اگے بڑھنے لگا

منیزے کی ہمت نہیں ہو رہے تھی کہ ہادی سے اپنا ہاتھ چھڑا سکے

تبھی منیزے یشفہ کے پاس سے گزری اور جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھینچا

ہادی ابھی تک شرٹ لیس تھا اور لڑکیاں حسرت سے اسکی بوڈی کو دیکھ رہی تھی

باہر گیٹ کے سامنے اسکی گاڑی کھڑی ہوی تھی

ہادی نے منیزے کے لیے گیٹ کھولا

منیزے نے ایک نظر اپنے ساتھ کھڑی یشفہ کو دیکھا

ہادی نے چونک کر یشفہ کو دیکھا پھر جلدی سے اسکے لیے پیچھے کا دروازہ کھولا

شکریہ بھای یشفہ بغیر کسی دیر کے اندر بیٹھ کر بولی جس پر ہادی نے مسکرا کر سر ہلا یا

منیزے بھی اندر بیٹھ گی عبیر نے گھوم کر اپنی سیٹ سمبھالی اور گاڑی اگے بڑھادی

---------------------

#power of love#
#epi 42#
#wrriter afzonia #
#Dont copy paste with out my permission#
#huram😍 zihan special#

زیہان اور روحان دو تین دفعہ ہوسٹ اچکے تھے لیکن جس طرح زیہان اسے اگنور کر رہا تھا

ویرا سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ اج تک اسے کسی نے اس طرح اگنور نہیں کیا ہوسپٹل میں میں بھی بہت سے ڈاکٹرز تھے جو بس سے دوستی کے خواہش مند تھے

لیکن ویرا نے کام کے علاوہ کبھی ان سے بات نہیں کی

اصل میں وہ زیہان کے بارے میں زیادہ اس وجہ سے سوچ رہی تھی کیونکہ کہ کس طرح وہ پہلے دن اسکے لیے رو یا

اور اب سرے سے ہی اسے نہیں دیکھ رہا تھا

ہوسپٹل میں بھی اتا تو فاریہ کے ساتھ باتیں کرتا رہتا لیکن ویرا ایک بات سے بے حد خوش تھی کیونکہ کے اسے ایک بے حد پیار کرنے والا بھای جو مل چکا

حمنہ بیگم بھی کافی دفعہ روحان سے مل چکی تھی

انھیں بھی روحان سے مل کر بہت خوشی ہوی کیونکہ ویرا ہر وقت روحانکی ہی بات کرتی رہتی تھی

اور وہ اس بات سے بھی خوش تھی کہ حورم کو ایک بے حد پیار کرنے والا بھای مل چکا ھے

حورم انہی سوچوں میں گم پارکنگ کی طرف جا رہی تھی لیکن انجانے میں ہی سڑک کے اوپر اگی

اسے یہ تک احساس نہیں ہوا کہ وہ کہاں جا رہی تھی

سڑک پہ کوی خاص رش بھی نہیں تھا

تبھی سامنے سے ایک تیز رفتار والا ٹرک تیزی سے ہارن بجاتا ہوا ارہا تھا

حورم نے اسکے تیز ہارن پر چونک کر ادھر ادھر دیکھا

لیکن ٹرک اسکے بے انتہا قریب اچکا تھا

ویرا ایک دم سے وہی فریز ہو گی اسے لگا اب اسکی موت پکی ھے ٹرک کے ہارن اور رفتار سے صاف پتہ لگ رہا رھا تھا کہ ٹرک کی بریک فیل ھے

اس سے پہلے کہ ٹرک اسے اپنے کچل کر اگے بڑھتا کسی نے اچانک ہی پیچھے سے زور سے کھینچا

روحان جو ابھی حورم سے ملنے کے لیے ہوسپٹل ایا تھا لیکن اسے اس طرح بے دھیانی میں بیچ سڑک پر چلتے دیکھ کر پریشانی سے اسکی طرف بڑھا

لیکن جب سامنے سے اتے ٹرک کو دیکھ کر روحان کی جان ہی نکل گی

روحان جتنی تیزی سے بھاگ سکتا تھا بھاگا اس سے پہلے وہ پھر سے حورم کو کھو تا تیزی سے اپنی طرف کھینچا

اور اپنے سینے میں زور سے بھینچا لیکن تب تک حورم اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی

روحان کو جب یقین ہوا بلکل ٹھیک ھے تب اسے گود میں اٹھا کر ہوسپٹل کی طرف بڑھا

---------------------------

زیہان پریشانی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا وہ تھوڑی دیر پہلے ہی ایا لیکن جو کچھ روحان نے اسے بتایا تھا اسے لگا اسکی روح ہی فنا ہو گی ہو

اگر اج روحان وقت پر نہ پہنچتا تو کیا ہوتا اس سے اگے وہ کچھ بھی نہیں سوچ سکتا تھا اسکے اندر بالکل بھی ہمت نہیں تھی اس سے اگے سوچنے کی

حمنہ بیگم ابھی اسکا چیک اپ کر کے باہر نکلی وہ خود حد سے زیادہ پریشان تھی

لیکن تھوڑی پرسکون بھی تھی کیونکہ ویرا بالکل ٹھیک تھی

بس ڈر کی وجہ سے بیہوش ہوی تھی

بس تھوڑی دیر میں اسے ہوش اجانا تھا

For more visit (exponovels.com)

اور اس سے بھی زیادہ الجھن میں تھی کہ یہ دونوں لڑکے اتنے پریشان کیوں ھے لیکن پھر روحان کے پوچھنے پر اسے تسلی دی کہ وہ بالکل ٹھیک ھے

حمنہ بیگم کے بتانے پر بھی زیہان پر سکون نہیں ہوا وہ جب تک حورم کو اپنی انکھوں سے نہ دیکھ لیتا

اسے سکون نہیں ملنے والا تھا

حورم نے اہستہ سے اپنی انکھیں کھولی ساری یادوں کی فلم اسکی انکھوں کے سامنے چلنے لگی

کہ کس طرح ارمان نے اسے کینڈنیپ کیا

وہ اپنوں سے پانچ سال دور رہی وہ بھی ارام سکون سے حورم کی انکھوں سے انسو گر کر تکیے میں جزب ہونے لگے

روحان حورم کے منہ سے اہستہ سے سسکی نما اواز نکلی

تبھی روحان اور زیہان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوے

روحان تڑپ کر روتی ہوی حورم کو دیکھ کر اگے بڑھا

ویرا کیا ہوا اپ کیوں رو رہی ہو روحان نے نرمی سے اسکا ہاتھ پکڑا جبکے زیہان پیچھے ہی کھڑا تھا

روحان تم اتنی تمیز سے بولتے ہوئے بہت اچھے لگ رہے ہو

حورم روتے ہوئے بولی

جبکہ اس لہجے پر روحان نے حیرت اور خوشی سے حورم کی طرف دیکھا جبکہ زیہان نے بے ساختہ اوپر کی طرف دیکھا

حورم روحان نے ایک دفعہ پھر سے کنفرم کرنا چاہا

جس پر حورم نے اٹھتے ہوئے زور شور سے سر ہلایا لیکن رونا ابھی تک جاری تھا

حورم تم۔۔ تمھیں سب یاد اگیا روحان نے کانپتی اواز میں کہا اور زور سے اسے اپنے گلے لگا یا

کمینے پیچھے ہو ہٹوں ساری ہڈیاں توڑ دی جب کافی دیر بعد بھی روحان پیچھے نہ ہٹا تو حورم نے زور سے اسے دھکا دیا

روحان پیچھے ہٹا اور اپنے انسو صاف کیے اور پیچھے زیہان کی طرف دیکھا جو ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا

جیسے کہہ رہا ہو ہمیں بھی تو موقع ملنا چھاہیے کہ نی

زیہان بھای اپ اپنا کنٹینیو کروں میں مٹھای لے کر اتا ہو

روحان کہہ کر تیزی سے نکل گیاا

زیہان اہستہ سے قدم اٹھاتا ہوا حورم کے پاس ایا

جبکہ حورم اسے اپنے نزدیک کھڑے ہوتے دیکھ کر نظریں چرانے لگی

کافی دیر کی خاموشی کے بعد بھی زیہان کچھ نہ بولا تو حورم بغیر اسکی طرف دی . ھے بغیر بیڈ سے اٹھی اور باہر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھائے

تبھی زیہان نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیا

حورم نے اپنا چہرہ اٹھا کر زیہاان کی طرف دیکھا تو زیہان کا حہرہ انسووں سے تر تھا

حورم نے تڑپ کے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا

حورم مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا میں مرجاوں گا اس دفعہ برداشت نہیں کر پاوں گا

زیہان نے اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا

جس پر حورم نے نہ میں سر ہلایا اور اسکے انسو صاف کرنے لگی

یہ ہمارے پیار کی طاقت ھے جس نے مجھے مرنے نہیں دیا

مجھے سیف ہاتھوں میں بالکل ماں جیسا پیار کرنے والی دوسری ماں سے ملا یا

حورم نے بھیگے لہجے میں کہا

زیہان نے اسکی انکھوں میں دیکھا اور پھر ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر بالکل اسے اپنے نزدیک کر لیا

حورم نے گڑبڑا کر پیچھے ہونا چاہا جس پر زیہان نے اسکی کمر پر اپنی گرفت اور بڑھالی

اب نہیں حورم پانچ سال میں تم سے دور ہی رہا ہوا ب دور جانے کی کوشش بھی مت کرنا

حورم کے دور جانے پر زیہان نے سخت لہجے میں کہا

اور کہتے ساتھ ہی اسکے لبوں کو پوری شدت کے ساتھ اپنی گرفت میں لے لیا

اسکی اس شدت پر حورم نے اپنے اپ کو چھڑوانا چاہا لیکن زیہان نے اسکے ہونٹوں پہ اپنی گرفت اور بڑھالی

اتناکہ حورم کو اپنے ہونٹوں درد محسوس ہونے لگا

لیکن زیہان پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں تھا

#Power of love#______________________________

#Epi 43#
#writer afzonia#
#dont copy paste with out my permission#

حورم نے اپنے منہ کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو وہ بالکل ٹھیک بلکہ ارمان نے ٹریگر دبایا تو گولی بھی اسکے اندر سے نہیں نکلی

ہاہاہاہا تم کیا سوچ رہی ہوں اتنی اسان موت دے دوں گا تمھیں

ارمان نے تمسخرہ ہنسی ہنستے ہوے کہا

میں تمھیں اس سے بھی بدتر موت دوں گا

جیسی زیہان نے میرے چچا جمعیل کو دی تھی اتنا کہ وہ پہچانا نہیں جا رہے تھے وہ

لیکن میں تم سے پیار کرتا ہو اسی لیے تمھیں تو نہیں ماروں گا لیکن تمھاری موت کی خبر ثبوت کے ساتھ زیہان تک پہنچے گی

اور وہ تڑپ تڑپ کے مرے گا

یہ لاش دیکھ رہی ہو ارمان نے اگے بڑھ کر لاش کے اوپر سے کپڑا اٹھا یا

جس کے اوپر حورم کا ابھی تک دھیان نہیں گیا تھا

لاش دیکھتے ہی حورم کی چیخ نکلی کیونکہ اس لاش کا چہرہ بری طرح سے جلا ہوا تھا

لیکن حیرت کی بات یہ تھی کیونکہ اسنے ہوبہو حورم جیسے کپڑے اور حجاب کیا ہوا تھا

تمھارے گھر کے ادھے نوکروں کو میں نے خریدا ہوا تھا

جو مجھے تمھاری پل پل کی خبر دیتے رہتے تھے

لیکن یہ اتنا بھی اسان نہیں تھا اخر کو وہ ایک ارمی افیسر ھے کیپٹن زیہان شاہ

خیرابھی تفصیل بتانے کے لیے میرے پاس زیادہ وقت نہیں ھے

ارمان کے لہجے میں زیہان کے ڈر کا صاف پتہ چل رہا تھا

جبکے حورم کو بے پناہ خوشی ہوی زیہان کے ارمی میں ہونے کا اسکا سر فخر سے بلند ہوگیا

تبھی اسنے اپنے ادمیوں کو اواز دے کر اندر بلایا

چار پانچ موٹے موٹے سانڈ اندر داخل ہوے

اسے حفاظت سے ایرپورٹ لے جاوں اور ہاں اگر کوی ہوشیاری کریں تو وہی بیہوش کر دینا

ارمان نے اپنے ادمیوں کو حکم دیتے ہوے کہا

تبھی ان میں سے ایک سانڈ اگے بڑھا اور حورم کا بازو پکڑنے لگا

اے رک لڑکی کو ہاتھ نہیں لگانا اگر اس زیہان کو پتہ چلا نہ تو ہاتھ سلامت نہیں چھوڑے گا

ارمان کا ڈر وقت کے ساتھ بڑھتا جا رہا تھا

حورم انکے ساتھ شرافت سے چل لیکن اسکے زہن میں مسلسل پلیننگ چل رہی تھی

وہ لوگ باہر کار کے پاس اچکے تھے

حورم نے ارد گرد دیکھا تو اس پاس گھنا جنگل تھا مطلب وہ اسانی سے بھاگ سکتی تھی

تبھی دو سانڈ اندر بیٹھے ایک کار کی دوسری طرف گیا اور جبکے چوتھا کار کا دروازہ کھولے اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا

ان سب کے پاس اس وقت گن موجود تھی لیکن اسے اتنا تو یقین تھا کہ وہ لوگ اسے نہیں مارے گے

حورم نے پوری طاقت کے ساتھ اس موٹے سانڈ کو دھکا دیا اور فل سپیڈ سے جنگل کی طرف بھاگی

لیکن ساتھ میں اپنی چوڑیاں بھی نکالتی گی کیونکہ انکے شور سے وہ لوگ اسے اسانی سے پکڑ سکتے تھے

اتنے میں وہ سانڈ سمبھلتا اور باقی کے باہر نکلتے تب تک حورم اس جنگل میں داخل ہو چکی تھی

وہ چاروں اسکے پیچھے بھاگے لیکن اندھیرا اتنا تھا کہ وہ لوگ حورم کو ڈھونڈنے میں ناکام ٹھہرے

ادھا گھنٹہ مسلسل بھاگنے کے بعد حورم کو سامنے سے سڑک نظر ای لیکن حورم کے حواس کھو رہے تھے

حورم تیزی سے سڑک پر ای لیکن ایکدم سڑک پر انے کی وجہ سے ایک تیز رفتار گاڑی اسے کچلتی ہوی اگے بڑھ گی

اسکے بعد حورم کو کچھ پتہ نہیں چلا وہ کہاں ہے اور اسکے ساتھ کیا ہو رہا ھے

حمنہ بیگم اج پھر ہوسپٹل جا رہی تھی

وہ اور ویرا گھومنے کے لیے پاکستان ای تھی تبھی کسی نے ویرا کا کڈنیپ کر کے اسکا منہ جلا کر پھینک دیا

پولیس نے ویرا کو ڈھونڈ کر حمنہ بیگم کو اطلاع کی تھی

حمنہ بیگم پر تو قیامت ٹوٹ پڑی انکی زندگی میں ویرا کے علاوہ کوی نہیں تھا

ویرا باہر کے ماحول میں بھی رہ کر اتنی معصوم اور پاکیزہ تھی لیکن کسی درندے نے اسکی معصومیت کی پرواہ کیے بغیر بری طرح سے نوچ ڈالا اور

اس انسان کی درندگی کو نہ سہتے ہوے

وہ اپنی جان کی بازی ہار چکی تھی

اور کل اسکی لاش ہوسپٹل سے ہی غایب ہوگی پولیس اپنی پوری کوشش کر رہی تھی ویرا کو ڈھونڈنے کی لیکن اسکا کچھ اتا پتہ نہیں تھا

حمنہ بیگم نے سڑک پر پڑی لڑکی کو جلدی سے اپنے ڈرایور کی مدد سے گاڑی میں لٹایا اور ہوسٹل لے گی

ایک دن بعد حورم کو ہوش ایا تھا تب تک حمنہ بیگم اس انجان لڑکی کے لیے ہوسٹل میں ہی رہی تھی

اپکی پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے نرس نے حورم کے ہوش میں انے کی اطلاع دی تو

حمنہ بیگم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اندر ای سی یو کی طرف بڑھ گی تاکہ اس سے اسکے گھر والوں کا پتہ پوچھ کر اسکے گھر والوں کو انفارم کر سکے

ماما جیسے ہی حمنہ بیگم اسکے پاس کھڑی ہوی حورم نے انکھیں کھول کر کہا

حمنہ بیگم ششدر رہ گی کیونکہ اسکی انکھوں کا کلر بالکل ویرا جیسا تھا اور وہی معصومیت اسکے چہرے پر نظر ارہی تھی

حمنہ بیگم بے ساختہ سسک اٹھی تو کیا اللہ نے اگر بیٹی واپس لی تھی تو دوسری دے دی تھی

اپ میری ماما ھے نہ حورم نے کسی چار سال کے بچے کی طرح ان سے پوچھا

حمنہ بیگم خود اتنی بڑی ڈاکٹر تھی انھیں یہ جاننے میں بالکل بھی دیر نہیں لگی کہ یہ لڑکی اپنی یاداشت کھو چکی ھے

ہاں حمنہ بیگم نے اپنی تڑپتی ممتا کی اواز کو سنتے ہوے کہا

پھر دو دن بعد حمنہ بیگم اسے انٹارجینا لے گی اور اپنے ہوسپٹل میں اس کا علاج کیا

اسکی رپورٹ دیکھ کر پتہ چلا تھا کہ حورم کی یادداشت ہمیشہ کے لیے نہیں گی تھی اسکی یادداشت کبھی بھی اسکتی تھی

حمنہ بیگم نے حورم کو یہی بتایا تھا کہ ایک ماہ پہلے اسکے ایک حادثہ ہوا تھا جسکی وجہ سے اسکی یادداشت چلے گی تھی

لیکن وہ حادثہ اتن بڑا تھا جس میں وہ کومے میں چلی گی اور سکا منہ جل گیا اسی لیے اسکی سرجری کرنی پڑی

حورم نے بھی اس بات پر یقین کر لیا کیونکہ اسکی ساری تصویروں میں اسکی انکھیں گرین ہی تھی

For more visit (exponovels.com)

حمنہ بیگم کی کافی زیادہ پہچان تھی اسی لیے دوبارہ سے حورم کے ڈاکومنٹس وغیرہ ویرا کے نام سے بنوائے

حمنہ بیگم نے دن رات محنت کرواکر حورم کا میڈیکل کمپلیٹ کیا

کیونکہ ویرا بھی میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی

اور خوش قسمتی سے حورم بھی میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی اسی لیے جب حورم دو تین دفعہ کچھ پڑھتی تو اسے سب یاد ہو جاتا

اور اسی طرح حورم ایک ہارٹ سپیشلسٹ بنی

______________________

مجھے معاف کر دوں حورم بیٹا میں خود غرض ہو گی تھی

وہ سب اس وقت حمنہ بیگم کے لاونج میں بیٹھے تھے

سب کچھ بتانے کے بعد اینڈ پہ حمنہ بیگم روتے ہوے بولی

حورم تڑپ کر اٹھی اور حمنہ بیگم کو اپنے گلے لگا یا

اپ کیسی باتیں کر رہی ہیں ماما میں اب بھی اپکی ویرا ہی ہو

اپ نے جو کیا میرے بھلے کے لیے ہی کیا

حورم حمنہ بیگم کو چپ کرواتے ہوے بولی

اور یہ بات سچ ہی تھی حمنہ بیگم نے ایک ماں سے بڑھ کر اسکا خیال رکھا

ایک سگی ماں سے زیادہ پیار کیا

اسے اگر چھوٹی سی بھی چوٹ لگ جاتی تو حورم سے پہلے حمنہ بیگم رونا شروع ہو جاتی تھی

جی بالکل اور میں اپکا بیٹا روحان جلدی سے اٹھ کر حمنہ بیگم کے دوسری سایڈ پر بیٹھ گیا

اور انکے گلے میں بازو ڈالی

زیہان بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور حمنہ بیگم کے قدموں میں بیٹھتے ہوے بولا

اور میں اپکا داماد اور بیٹا دونوں مجھے ماں کا پیار محسوس کیے سالوں گزر گے ھے

لیکن اب میرے پاس بھی ماں ھے کیا اپ مجھے اپنا بیٹا بنائے گی

زیہان نے انکا ہاتھ عقیدت سے چومتے ہوے کہا

حمنہ بیگم نے روتے ہوے اثبات میں سر ہلایا اور زیہان کے ماتھے پر بوسہ دیا

جس پر روحان اور حورم دونوں نے منہ بنا یا

حمنہ بیگم اج بے حد خوش تھی کیونکہ انھیں تین تین بچے مل چکے تھے

اگر اپ مجھے اپنا بیٹا سمجھتی ھے تو کل کی ہماری فلا یٹ ھے اور اپ ہمارے ساتھ پاکستان چلے گی

روحان نے حمنہ بیگم کو اموشنل بلیک میل کرتے ہوے کہا

جس پر پہلے تو انہوں نے انکار کر دیا کیونکہ انکا یہاں پر ہوسپٹل تھا وہ کیسے ایسے سب کچھ چھوڑ کر جا سکتی تھی

لیکن پھر ان تینوں کے بے حد اصرار پر وہ ہاں کرتے ہی بنی

جبکہ روحان اور زیہان نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ بہت جلد پاکستان میں انکے ہوسپٹل کی برانچ اوپن کرے گے

اسی لیے وہ سب پاکستان جانے کی تیاری کرنے لگے تاکہ سب گھر والوں کو سرپرایز کر سکے

اور انھیں یقین تھا یہ سرپرایز اتنا بڑا ہو گا وہ سب زندگی بھر اسے نہیں بھولے گے

___________________________

#Power of love#
#Epi 44#
#writer afzonia#
#dont copy paste with out my permission#
#Hadi😚maneezy special#

ہادی نے انھیں انکے فلٹ کے سامنے ڈراپ کیااور خود اپنے فلیٹ کی طرف گاڑی موڑلی

ہادی نے کچھ سوچتے ہوے گاڑی گھر کی بجاے بازار کی طرف موڑلی

پھر وہاں سے کچن کا سامان اور ڈیکوریشن کا سامان خرید کر فلیٹ کی طرف گاڑی موڑلی

ہادی نے گھر اکر سارے گھر کو سجایا پھر کچن میں اکر کیک بیک کیا یہ سب کرتے ہوے اسے صبح سے شام ہوگی تھی کیونکہ اج حورم منیزے اور روحان کا برتھ ڈے تھا

لیکن اسنے صرف میسج کر کے روحان کو وش کیا اسے پتہ تھا کہ روحان کبھی بھی اپنا برتھ ڈے نہیں مناے گا

ہادی نے اپنے کپڑے چینج کیے اور اوپر ٹیرس پر اگیا

اور فون نکال کر منیزے کے نمبر پر کال کی

کیا ھے منیزے نے کال اٹھاتے ہی لٹھ مار انداز میں کہا

من۔ منیزے سامنے والے فلیٹ میں جج۔ جلدی او میں۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی نے اگے سے کال کاٹ دی اور مسکراتے ہوے سامنے فلیٹ کو دیکھنے لگا

ایک منٹ بعد ہی اس میں سے منیزے بوکھلاتی ہوی بھاگتی نکلی

ہادی نے مسکراتے ہوے دیکھا اور جلدی سے نیچے اتر گیا اور پورے فلیٹ کی لائٹس اف کر دی

منیزے جو ہادی کو سنانے کا پورا ارادہ رکھتی تھی لیکن اگے سے ہادی کی نقاہت سے بھرپور اواز پر اسکی جان ہی نکل گی

ہادی کا سوچتے ہی وہ جلدی سے اپنے کمرے سے نکلی اس وقت اسکے پاوں میں جوتا تک نہیں تھا

سامنے دو تین فلیٹ لیکن دو کے مالک کو وہ جانتی تھی ابھی کل ہی اسکے مالک سے بات ہوی تھی

جبھی اسکے پاوں میں کانچ چھبا شاید کسی شرابی نے بوتل کو سڑک پر پھینکا ہوا تھا جسکے ٹکڑے ارد گرد پھیل ہوے تھے

منیزے درد کی پرواکیے بغیر اس فلیٹ کی طرف بھاگی

دروازہ پر ہاتھ رکھا تو تو دروازہ اگے سے کھلتا چلا گیا

منیزے اگے بڑھی تو پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

وہ اہستہ سے چلتی ہوی اگے بڑھی اور ساتھ ساتھ ہادی کو اواز بھی دے رہی تھی

تبھی اس لگا اسکے پاوں کے نیچے نرم و نازک پھول کی پتیا ہو اس سے پہلے وہ کچھ اور سوچتی

ایکدم سے ساری لایٹس ان ہوی

ہپی برتھ ڈے ٹو یو ہاتھ سوچ بورڈ کے پاس کھڑا ہو کر بولا

اور اہستہ قدموں سے منیزے کی طرف بڑھا

منیزے نے ارد گرد دیکھا پورا گھر پھولوں سے سجا ہوا تھا

اوجہاں وہ کھڑی تھی وہ گلاب کے پھولوں کی روش تھی جو سیدھی اس ٹیبل تک جا رہی تھی

جہاں کیک رکھا ہوا تھا اور اسکے اوپر اتنے زیادہ بالون لگے ہوے تھے

منیزے نے ہادی کی طرف دیکھا جو بالکل صحیح سلامت اسکے پاس اکر کھڑا ہو گیا تھا

منیزے کی انکھوں سے انسو ٹوٹ کر گرا

تم نے اج پھر مجھ سے جھوٹ بولا میری جان نکل گی تھی یہ تک نہیں سوچا جار ہا تھا اگر تمھیں کچھ گیا تو میں کیا کروں گی

منیزے روتے ہوے اسکے سینے پر مکے مارتے ہوے بولی

ہادی نے منیزے کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور کھینچ کر گلے لگا یا

پانچ سال پہلے کس اذیت میں چھوڑ کر گی تھی مجھے

کیا میری منیزے کو اپنے عبیر پر اتنا بھی یقین نہیں تھا

عبیر نے روتی ہوی منیزے کو قابو میں کرتے ہوے کہا

یقین تھا سب پتہ تھا مجھے نینا جھوٹ بول رہی ھے زیہان بھای نے مجھے سب بتا دیا تھا مجھے جب نینا نے بتا یا تھا مجھے تب بھی اسک اوپر یقین نہیں ایا تھا

منیزے کے کہنے پر عبیر نے حیرت سے منیزے کے چہرے کو بالکل اپنے سامنے کیا

تو پھر یہ پانچ سال کی اتنی بڑی سزا کیوں جب کے تمھیں پتہ تھا میں بے قصور تھا

مجھے یہ پتہ تھا کہ نینا جھوٹ بول رہی ھے کہ تم اس سے پیار کرتے ہو لیکن تم ہی حیدر شاہ ہو یہ نہیں پتہ تھا

تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا یہ سوچ اتے ہی کہ مجھے ایک غیر محرم نے چھوا ہے مجھے راتوں کو نیند نہیں اتی تھی

پھر ایرپورٹ پر بھای نے مجھے بتا یا کہ تم ایک سیکریٹ ایجنٹ ہو اسی لیے یہ سب کیا

میں چاہتی تو تبھی واپس اسکتی تھی

لیکن میں تمھارے نزدیک رہ کر اپنے مقصد کو بھول رہی تھی میرے بابا مجھے ڈاکٹر بنانے چاہتے تھے لیکن میں دن رات بس تمھارے بارے میں سوچتی تھی

ڈاکٹر بننے کے لیے دن رات کی محنت چاہیے مجھے پتہ میں تمھارے نزدیک رہ کر کبھی بھی ڈاکٹر نہیں بن پاوں گی اور اگر تمسے کہوں گی

تو تم مجھے اپنے سے دور جانے نہیں دوں گے اسی لیے ورنہ منیزے کو اپنے عبیر اپنے سے زیادہ یقین ہے

منیزے کے اتنے یقین پر عبیر کے دل میں لگی برسوں کی اگ کو ٹھنڈک مل گی کہ اسکی منیزے کو اس پر یقین ھے

چلو جو ہوا سو ہوا اب ہم ایک اچھی لایف گزارے گے جہاں دس بچے ہو گے اور ہماری فیملی ہو گی

منیزے نے حیرت سے انکھیں پھاڑ کر عبیر کی طرف دیکھا لیکن عبیر نے کیک کے اوپر سے ہلکی سی چاکلیٹ اپنی انگلی پہ لگائی

اور اسے منیزے کے ہونٹوں پر لگادی اوع جھک کر اسی چاکلیٹ کے اوپر اپنے لب رکھ دیے اور دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر کو چکڑا اور اسے تھوڑا سہ اوپر اٹھایا

کافی دیر بعد ہادی نے جب اسکے ہونٹوں کو ازادی دی تو اسکے ہونٹوں سے ہادی مکمل طور پر صفایا کر چکا تھا

ہادی نے اہستہ سے منیزے کو نیچے اتارا تو درد کی وجہ سے ایک سسکی اسکے منہ سے نکلی

ہادی نے پریشانی سے منیزے کو دیکھا جو اپنے پاوں کو گھور رہی تھی

ہادی نے اسکے ننگے پاوں کو دیکھا اور پھر کرسی پر بیٹھا کر نیچے بیٹھ کر اسکے پاوں کو اوپر کر کے دیکھا

ہادی کیا کر رہے ہو اٹھوں نیچے سے منیزے نے اسے اپنے پاوں میں بیٹھتے دیکھ کر کہا

چپ اتنی چوٹ لگی ھے اور تمنے مجھے بتایا بھی نہیں ہادی نے تیز اواز میں منیزے کو ڈانٹا اور خود اٹھ کر کچن سے فرسٹ ایڈ باکس لے کر ایا

اور اچھے سے منیزے کے پاوں کا زخم صاف کر کے پٹی کی

چلواب اٹھواور کیک کاٹواتنی محنت سے بنایاھ ہادی نے منیزے کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا

منیزے نے کیک کاٹااور ہادی کی طرف ٹکڑابڑھایا

ہادی نے کیک کو ٹکڑے کو ہاتھ میں پکڑااور منیزے کو منہ کھولنے کااشارہ کیا

منیزے نے منہ کھولاتو ہادی نے کیک ادھا اسکا منہ رکھا جبکے ادھاکیک باہر تھا

اس سے پہلے کے منیزے کیک کو پورامنہ میں لیتی ہادی نے منیزے کی تھوڑی کو پکڑ کر چہرہ اور کیااور ادھے ٹکڑے کو کھایا

جیسے ہی اسکے ہونٹوں نے منیزے کے ہونٹوں کو ہلکاسہ چھواایک کرنٹ سہ منیزے کے جسم میں سرایت کرگیا

منیزے نے جلدی سے باقی کے کیک اپنے گلے سے اتارااور دوسری طرف اپنارخ موڑلیا

شرم سے اسکاپوراچہرہ لال ہوگیا تھا

ہادی نے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیااور جھک کر اسکے کندھے پر تھوڑی رکھی

تمھارامشن کمپلیٹ ہوگیاھے منیزے اب تم واپس گھر کب جاوں گی کیونکہ تمھیں لے بغیر تو میں جانے سے رہا

بس دو دن بعد منیزے نے مختصر سے جواب دیا

ہادی نے منیزے کے کندھے سے شرٹ ہٹا کر اسکی گردن میں اپنے لب رکھے

تت تم نے مم میرا گفٹ نہیں دیا

منیزے ہادی کے بڑھتے لمس سے گھبراتے ہوئے بولی

ہادی نے اسکا رخ اپنی طرف موڑا اور جیب میں سے ڈبی نکال کر گھٹنوں پر بیٹھا

اور ڈبی کو کھول کر اسکے سامنے کیا جس میں ڈائمنڈ کی بے تحاشہ خوبصورت انگھوٹی جگمگا رہی تھی

جبکے منیزے ابھی تک حیرت سے انکھیں کھول کر ہادی کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہی تھی

منیزے کو اج ہادی کا ایک الگ ہی روپ نظر ارہا تھا

کیا تم میرے ساتھ بوڑھا ہونا قبول کروگی ہادی کے الگ انداز پر منیزے کی زور سے ہنسی نکلی اور اثبات میں سر ہلا کر اپنا ہاتھ اگے کر دیا

ہادی نے مسکرا کر اسے انگلی پہنای اور اسکے ہاتھ پر عقیدت سے بوسہ دے کر اٹھا

تبھی منیزے کے موبایل کی رنگ ٹون بجی منیزے نے پوکٹ سے موبایل نکال کر دیکھا تو یشفہ کی کال تھی

منیزے نے ایک دم اپنے سر پہ ہاتھ مارا اسے پتہ تھا اب یشفہ کو ڈر لگ رہا ہو گا

ہادی میں جا رہی ہو وہ یشفہ کو ڈر لگ رہا ہو گا

منیزے نے جلدی سے اپنے قدم پیچھے کی طرف موڑے

رکو ہادی نے منیزے کا بازو پکڑ کر روکا یہ میرے جوتے پہن لو

ہادی نے اپنے پاوں سے جوتے نکالے

منیزے نے ایک نظر ہادی کو دیکھا پھر یشفہ کا سوچ کر جلدی سے جوتے پہنے اور اگے بڑھی

لیکن یہ کیا جوتے پیچھے ہی رہ گے منیزے کے پاوں جوتے کافی زیادہ کھولے تھے

اسی لیے اسکے پیر ہی باہر اگے

ہادی نے مسکراتے ہوے منیزے کو گود میں اٹھایا اور ننگے پاوں ہی باہر کی جانب تیزی سے چل دیا

ہادی میں چل سکتی ہو اتنی چھوٹی چوٹ کیپٹن منیزے حیدر شاہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی منیزے نے اسکے یوں اٹھانے پر منہ بگاڑ کر کہا

جبکہ اپنے کا حوالہ سنتے ہادی کے چہرے پر مسکراہٹ اگی

اور منیزے کو گیٹ کے باہر اتارا

منیزے جلدی سے نیچے اتری اور بغیر ہادی کو اندر رانے کی دعوت دیے اندر بھاگ گی

پیچھے سے ہادی مسکراتے ہوے پلٹ گیا

#Power of love#_____________________________

#epi 45#

#wrriter afzonia#

#dont copy paste with out my permission#

وہ سب پاکستان لینڈ کر چکے تھے اور اس وقت سب صدیق ہاوس جا رہے تھے

روحان حورم کو پہلے ہی بتا چکا تھا کہ صدیق صاحب کی طبعیت بہت زیادہ خراب رہتی ہے

پانچ سال ہو گے ہے لیکن وہ ایک دو دفعہ کے علاوہ کبھی اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلے

حورم یہ سن کر بہت زیادہ پریشان ہو گی تھی لیکن وہ بہت خوش بھی تھی کہ پانچ سال بعد اپنوں سے ملنے والی تھی

تقریبا ایک گھنٹے بعد وہ صدیق ہاوس کے باہر کھڑے تھے

چوکیدار شاکڈ نظروں سے حورم کو دیکھ رہا تھا

نم انکھوں سے بوڑھا چوکیدار اگے بڑھا اور حورم کے سر پر ہاتھ رکھا

حورم تب بہت چھوٹی تھی جب یہ چوکیدار ایا تھا انھوں نے حورم کو اپنی گود میں کھلایا تھا

خیر تھوڑی دیر انسے بات کر کے وہ لوگ اندر داخل ہوے

لاونج میں کوی بھی نہیں تھا جبکے کچن سے برتنوں کی اواز ارہی تھی

اسکا مطلب تھا کہ سارہ بیگم کچن میں تھی

زیہان اور روحان دونوں نے حورم کو صوفے کے پیچھے چھپنے کا اشارہ کیا

حورم جلدی سے صوفے کے پیچھے لیٹ گی اسی طرح وہ سارہ بیگم کو بالکل بھی نظر نہیں انی تھی

جبکے حمنہ مسکرا کر انکی بچوں جیسی حرکتیں دیکھ رہی تھی

ماما مام روحان نے تیز اواز میں سارہ بیگم کو پکارا

سارہ بیگم جو کچن میں صدیق صاحب کے لیے سوپ بنا رہی تھی

اور ساتھ ساتھ حورم اور روحان کو بھی یاد کر رہی تھی کیونکہ اج ان دونوں کا برتھ ڈے تھا

لیکن ان دونوں میں سے کوی بھی انکے پاس نہیں تھا

روحان کی تیز اواز پر انکے ہاتھ سے برتن گر گیا

روحان کی اواز سننے کے لیے تو وہ خود ترس گی تھی اور اس طرح انٹار جینا سے اسکا یوں اچانک انا

سارہ بیگم جلدی سے باہر کی طرف بھاگی

لیکن روحان کے ساتھ کھڑے وجود کو دیکھ کر حیرت سے وہی مجمند ہو گی

حمنہ سارہ بیگم کے منہ سے سرگوشی نما اواز نکلی

جبکے پتھر تو حمنہ بیگم بھی سارہ کو دیکھ کر ہو گی تھی

اخر پچیس سال بعد اپنی جان سے پیاری دوست کو دیکھا

دونوں جزباتی ہو کر ایک دوسرے کی طرف بڑھی اور پھر دونوں گلے لگ کر رونے لگی

جبکے زیہان اور روحان ت شاکڈ نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

وہ بیچارے تو انھیں شاکڈ کرنے اے تھے اور ہو خود گے

جبکے صوفے کے پیچھے لیٹی حورم کو کچھ سمجھ ہی نہیں ارہا تھا

کافی دیر ہو گی لیکن دونوں ایک دوسرے کو چھوڑنے کے لیے تیار ہی نہیں تھی

زیہان نے اگے بڑھ کر دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کیا

بس بھی کردوں لڑکیوں کتنا روتی ہو اپ لوگ زیہان دونوں کے باری باری انسو پوچھے اور شرارت سے کہا

ارے زیہان بھای اپکو نہیں پتا لیکن ان کے پاس اتنے انسو ہوتے ہے کہ یہ سیلاب بھی لا سکتی ھے

سارہ بیگم نے خوشی سے لیکن حیرت سے ان دونوں کو دیکھا جو بالکل پرانے انداز میں بول رہے تھے

انھوں نے دل ہی دل میں دونوں کی یونہی خوش رہنے کی دعا کی

For more visit (exponovels.com)

پھر سارہ بیگم اور حمنہ بیگم دونوں نے ان سب کو اپنی دوستی کا بتایا کہ کس طرح وہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر رہ تی تک نہیں تھی

لیکن پھر شادی کے بعد حمنہ بیگم اپنے شوہر کے انٹار جینا چلے گی اسی طرح انکے رابطے اہستہ اہستہ ختم ہو نے لگے

ماما اپکے لیے ایک سرپرایز ھے روحان جو صوفے پر مزے سے بیٹھ کر ان کی بات سن رہا تھا ایک دم پیچھے سے اپنے بال کھینچنے پر اسے بیچاری حورم بھی یاد ای

بیٹا تم لوگوں نے اتنا بڑا سرپرایز تو مجھے دے دیا اور کیا باقی ھے

نہں پہلے اپکی انکھوں پر زیہان بھای پٹی باند ھے گے پھر اپکو سرپرایز دیکھا یا جاے گا

سارہ بیگم کی کچھ بھی سنے بغیر زیہان نے پاکٹ سے رومال نکال کر انکی انکھوں پر باند ھا

پھر حورم کو سامنے انے کا اشارہ کیا

حورم جلدی سے اپنے کپڑے صاف کرتی کھڑی ہوی اور سارہ بیگم کے سامنے کھڑی ہو گی

سارہ بیگم کو دیکھتے ہی حورم کی انکھوں سے اشک روانہ ہو گے کتنی کمزور ہو گی تھی

حورم نے انکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور انکے ہاتھوں پر عقیدت سے بوسہ دیا

سارہ بیگم جو ابھی روحان کو اواز دینے والی تھی

ایک دم سے جانے پہچانے لمس پر پتھر کی ہو کر رہ گی

ایک ماں اپنی اولاد کے لمس کے کیسے بھول سکتی ھے جسے خودا سنے اپنی کوکھ سے جنم دیا ہو

انھیں لگا وہ خواب دیکھ رہی ھے انہوں نے ایک ہاتھ چھڑوا کر جلدی سے اپنی انکھوں سے پٹی ہٹای

سامنے حورم نم انکھوں سے مسکرا رہی تھی

انکی اتنی ہمت نہیں ہوی کہ ہاتھ بڑھا کر اسے چھو سکے بھلا ایک مرا ہوا انسان کیسے واپس اسکتا ھے

سارہ بیگم پیچھے کی طرف لڑکھڑای زیہان نے جلدی سے انھیں تھا مارو حان بھی جلدی سے اگے بڑھا

جبکے حمنہ بیگم کو اج شدت سے اپنی بیٹی ویرا کی یاد ارہی تھی

لیکن پھر حورم کی طرف دیکھا پھر دل میں سوچا ابھی انکے پاس ایک بیٹی اور ھے

ماما اپ مجھے گلے نہیں لگاے گی حورم نے سارہ بیگم کو پیچھے لڑکھڑاتے دیکھ کر کہا

یہ یہ سس سچ ھے سارہ بیگم نے دل کی تسلی کے لیے روحان سے روتے ہوے پوچھا

جس پر روحان نے ہاں میں سر ہلا یا

سارہ بیگم نے اگے بڑھ کر حورم کو اپنے سینے میں بھینچا میری بچی کہاں چلے گی تھی ہمیں چھوڑ کر سارہ بیگم نے روتے ہوے پوچھا

پھر زیہان نے انھیں سب بتا یا جسے سن کر ایک بار پھر سارہ بیگم رونے لگی

لیکن وہ دل میں بار بار اپنے اللہ پاک کا شکر ادا کر رہی تھی جسنے اک بار پھر اپنی رحمت سے خوشیوں کے دروازے انکے لیے کھول دیے

حورم صدیق صاحب جو کب سے باہر کبھی رونے کبھی ہنسنے کی اوازوں کو سن رہے تھے

لیکن باہرانے کی ہمت نہیں تھی پھر بیڈ کا سہارا لے کر اٹھے

اور دیوار کا سہارا لے کر باہرا ے

لیکن سارہ بیگم کے ساتھ صوفے پر بیٹھے وجود کو دیکھ کر وہی مجمند ہو گے

سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور حورم جلدی سے اٹھی اور اپنے باپ کے سینے سے لگ کر رونے لگی

اسے اتنا اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنے زیادہ بیمار ہو گے

صدیق بالکل ہی بوڑھے لگ رھے تھے

میری گڑیا کہاں چلے گی تھی یہ بھی نہیں سوچا تیرے کیسے رہے گا تمھارے بغیر

صدیق صاحب حورم کو اپنی کمزوں کے حصار میں لے کر روتے ہوے بولے

روتے روتے دونوں کی ہچکی بندھ گی تھی

زیہان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ حورم کے سارے انسوں کو سمیٹ لے اور کسی درد کو اسکے قریب نہ انے دے

لیکن وہ خود پر ضبط کیے بیٹھا رہا اسے پتہ تھا یہ دکھ سے زیادہ اپنوں سے ملنے کی خوشی ھے

حورم صدیق صاحب کو سہارا دے کر صوفے تک لای اور گلاس میں پانی ڈل کرا نھیں اپنے ہاتھوں سے پلایا

دونوں باپ بیٹی کے ملن پر سب کی انکھیں نم ہو گی لیکن یہ انسو خوشی کے تھے

------------------------

روحان اور حورم کرنل صاحب سے مل کر پریشے کے افس اے تھے

کرنل صاحب کا بھی وہی ری ایکشن جو سب کا تھا

وہ دونوں بمشکل صدیق صاحب کو سلا کر اے تھے ورنہ صدیق صاحب تو اسے اپنے پاس سے اٹھنے تک نہیں دے رہے تھے

ایک ڈر تھا جو انکے دل میں بیٹھ گیا تھا جو اہستہ اہستہ ہی جانا تھا

پریشے نے گریجویشن کمپلیٹ کر کے افس سمبھال لیا تھا

اور اس دوران روحان اسے منیزے کا بتا یا کہ وہ کس طرح ڈیلی فون کر کے اس سے بات کرنے کے لیے کہتی ھے

حورم کے دل میں پہلے سے ہی منیزے کے لیے اتنا پیار تھا یہ سن کر دس گنا اور بیٹھ گیا

لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ہادی کی کال ای تھی کہ وہ دن بعد پاکستان ارہے ھے

وہ دونوں افس میں اینٹر ہوے تھے انھیں اندر ہی نہیں جانے دے رہے تھے

اپنی میم سے کھوں کے روحان ملنے ایا ھے

کافی دیر بحث کرنے کے بعد بھی وہ انھیں اندر نہیں جانے دے رہے تھے تو روحان نے غصے میں اکر کہا

ریسپشن پہ کھڑی لڑکی نے جلدی سے پریشے کو کال ملای

میم اپسے کوی روحان ملنے اے ھے پریشے کے کال اٹھاتے ہی وہ لڑکی جلدی سے بولی

کیونکہ وہ اسے گھور رہی بہت برے طریقے سے رہا تھا

پاگل ہو تم نے انھیں ابھی تک وہ روکا ہوا ان سے سوری کروں اور اندر انے دوں پاگل لڑکی پریشے کو حیرت کے ساتھ ساتھ اس لڑکی پہ غصہ بھی ایام

ایک تو وہ پہلی دفعہ اس سے ملنے ایا ھے اور اوپر سے اس پاگل لڑکی نے اسے روکا ہوا ھے

سر ایم ریلی سوری اپ پلیز میرے ساتھ اندر اییے

اسکے سوری کرتے ہی روحان اور ایٹیٹیوڈ دکھانے لگا

اور گردن اکڑا اکرا اسکے اگے چلنے لگا جبکے حورم اس لڑکی کے ساتھ ہی چل رہی تھی اور وہ بیچاری بار بار سوری کر رہی تھی

حورم نے مسکرا کر اسے ریلیکس ہونے کہا

تبھی اسنے پریشے کے روم کا بتا یا روحان باہر ہی کھڑا ہو گیا اور خود کو کمپوز کرنے لگا

جبکے حورم نے دروازہ کھول اور اگے بڑھی

پریشے جو روحان کا سوچ رہی تھی سامنے حورم کو اتے دیکھ کر اپنی جگہ سے کھڑی ہو گی

جبکے حورم نے اسکی چھوڑی ہوی کرسی کو کھینچا اور اس پہ بیٹھ کر ادھر ادھر ہلنے لگی

جبکے پریشے بس منہ کھول کر اسے دیکھ رہی تھی

اور بتاو پری بڑی ترقی کرلی ھے یار حورم اسکی فایل سے چھیڑ چھاڑ کرتی ہوی بولی

پریشے نے جلدی سے اپنی بازو پہ چٹکی کاٹی

چٹکی کاٹے کے بعد بھی منظر نہیں بدلا تو پریشے زور سے اسکا نام لے کر چلای اور اسکے گلے لگ گی

مجھے پتہ تھا تم ایک دن ضرور اوں گی

پریشے خوشی سے زور سے چلای

روحان پریشے کے چلانے پر جلدی سے اندر داخل ہوا کہی دل کا دورہ تو نہیں پڑ گیا

لیکن پھر سامنے کے منظر کو دیکھ کر تھوڑی تسلی ہوی

-------------------------

یشفہ یہ میں اخری دفعہ کہہ رہی ہو پرسوں تم میرے ساتھ پاکستان جا رہی ہو مطلب جا رہی ہو

منیزے نے دو تین دفعہ تو اس سے پیار سے کہا

لیکن وہ ماننے کے لیے تیار ہی نہیں تھی

لیکن پھر منیزے کے اس طرح غصے میں بولنے سے اسنے جلدی سے گردن ہاں میں ہلای

وہ تو اسی بات پر ابھی تک سکون سے بیٹھی تھی کہ منیزے کو یہ بات نہیں یاد ایا

کہ کس طرح اسنے اسکی شوہر کے بارے میں اسکی سامنے کیا واحیات بکی تھی

چلو پھر سامان وغیرہ کی پیکنگ شروع کر دوں کیونکہ پرسوں صبح صبح ہم نکل جاے گے

پھر میں تمھیں روحان پریشے حورم سب سے ملواوں گی اوکے

منیزے نے یشفہ کے گالوں کو خوشی سے کھینچتے ہوے کہا

جس پر اسکی خوشی کو دیکھتے یشفہ بھی مسکرا دی

________________________________

#Power of love#
#second last#
#epi 46#
#wrriter afzonia#
#dont copy paste with out my permission#

کبھی میرے بھی اسی طرح گلے لگ جایا کروں

روحان نے جب پریشے کو مسلسل حورم کے گلے لگا دیکھا تو جب برداشت نہیں ہوا تو بول پڑا

روحان کے بولنے پر پریشے ہڑبڑا کر پیچھے ہوی جبکے حورم نے اسے گھورا

پھر انہوں نے پریشے کو سب بتا یا جسے سن کر وہ پہلے تو رونا شروع ہو گی لیکن وہ خوش بھی تھی کہ وہ سیف ہاتھوں میں گی تھی

حورم نے کافی دیر بعد جب پریشے کو اپنے ساتھ انے کا کہا تو پریشے بھی ساتھ کھڑی ہو گی لیکن اسے سارہ سامان سمیٹنے میں دس منٹ تو لگ جانے تھے

تبھی روحان نے حورم کو اشارہ کیا

حورم نے اشارہ سمجھتے ہی اپنی مسکراہٹ چھپائی

پریشے تم اپنا کام کر کے نیچے اجانا میں گاڑی میں ویٹ کر رہی ہوں وکے

حورم کے کہنے پر پریشے نے ہاں میں سر ہلایا اور تیزی سے ہاتھ چلانے لگی

اسے یہ تک احساس نہیں ہوا کہ کب حورم باہر گی اور کب روحان اسکے پیچھے کھڑا ہوا

ساکت تو تب ہوی جب روحان کے ہاتھ اپنی کمر پر رینگتے محسوس ہوے

پریشے وہی ساکت ہو گی کیونکہ روحان نے دونوں ہاتھوں سے اسکی کمر کو مضبوطی سے جکڑ لیا تھا

اور اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگا چکا تھا

اسکے پونی میں مقید بالوں کو ایک سایڈ پر کیا اور اسکی گردن پہ انگلی چلانے لگا

ویسے ان پانچ سالوں میں تمھاری ہائیٹ وہی کہ وہی رہ گی روحان نے اسکے کان میں جھک شرگوشی کی

روحان پیچھے ہٹوں پریشے نے اپنی اواز کو مضبوط کرتے ہوے کہا اور خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کی کیونکہ اہستہ اہستہ روحان کی گرفت مضبوط ہوتی جارہی تھی

روحان نے ایک جھٹکے سے پریشے کا رخ اپنی طرف کیا اور اسے اپنی بانہوں کے حصار میں قید کر لیا

روحان کی قربت پر پریشے کا سانس ہی گلے میں اٹک گیا

روحان نے ایک ہاتھ سے اسکے گال کو سہلایا اور اور اسکا چہرہ اوپر کیا

پری تمھارے گال لال کیوں ہو رہے ھے روحان نے معصومیت سے اسکے سرخ گالوں کو ہلکے سے چھوتے ہوے کہا

پری نے اپنی بھاری ہوتی پلکوں کو بمشکل اٹھا کر اسے دیکھا لیکن اسکی شوخ نظروں کی تاب نہ لاتے ہوے اپنی اپنی پلکوں کی باڑ کو پھر سے گرالیا

اسکی پلکوں کی حرکت کو دیکھ کر روحان نے جھک کر اپنے لب پریشے کی انکھوں پر نرمی سے رکھے

جبکے پریشے کی دل دھڑکن اتنی تیز ہو گی کو روحان باآسانی سے سن سکتا تھا

پریشے نے سختی سے روحان کے کالر کو جکڑ لیا

روحان نے اپنا چہرہ پیچھے کیا اور اسکے سرخ لبوں پر اپنا انگھوٹھا پھیرا

روحان نہیں کروں پریشے نے پھولی سانسوں کے درمیاں ان کہا

پچھلے پانچ سالوں سے چھوڑ ہی رہا ہو روحان نے گھمبیر اواز میں کہتے ہوئے اسکے لبوں پر جھکا

اور پوری شدت کے ساتھ اسکی سانسوں کو اپنے اندر اتارنے لگا

جتنی نرمی پہلے تھی اتنی ہی شدت اب اسکے انداز میں تھی

جبکے اسکا لمس پریشے کی جان نکالنے لگا

پریشے نے سانس بند ہونے پر روحان کو پیچھے ہٹانا چاہا لیکن وہ اسکے کسرتی وجود کو ٹس سے مس نہیں کر پای

روحان اہستہ سے پیچھے ہوا اور پریشے کو اپنے سینے میں بھینچ کر اسکی پشت کو سہلانے لگا

اتنے میں ہی روحان کا فون رنگ پر پریشے نے پیچھے ہونا چاہا لیکن روحان نے پریشے کو پیچھے ہی نہیں ہونے دیا

فون نکال کر دیکھا تو حورم کی کال کی تھی

روحان نے کال کاٹ کر اہستہ سے پریشے کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اہستہ سے چھوڑا

پھر اسکا ہاتھ پکڑ باہر کی طرف بڑھ گیا اور پریشے بھی چپ چاپ اسکے ساتھ چل دی

جبکے سارے منہ کھول کر اس وجاہت سے بھرپور شخص کو دیکھ رہے تھے

جوانکی میم کا ہاتھ پکڑ کر شان سے چلتا ہوا باہر کی طرف جا رہا تھا

جتنا ہینڈ سم ہے اتنا ہی کھڑوس ھے جیسے ہی روحان اس سیکٹری کے پاس سے گزرا وہ اسے دیکھ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑائی

شکر ہے تم دونوں اگے ورنہ میں تو کچھ اور ہی سمجھی تھی

حورم نے روحان کی شرٹ پر بل دیکھ کر بولی

جس پر پریشے شرم سے پانی پانی ہو گی جبکے روحان اپنا سر کھجانے لگا

________________________

حورم سونے کی تیاری کر رہی تھی کیونکہ پریشے کو اسنے اج کافی تھکا دیا اور اسکا خود کا کام بھی تھا

وہ واپس جا رہی تھی لیکن حورم نے اسے بڑی مشکل سے روکا اسی لیے حورم کے ساتھ والے کمرے میں پریشے اپنا افس کا کام کر رہی تھی

تبھی سارہ بیگم کھانا لے کر اسکے کمرے میں داخل ہوی

حورم بیٹا ڈائینگ ٹیبل پر تم نے ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا

تمھیں رات میں بھوک بھی اتنی لگتی ھے اسی لیے میں کھانا لے کر ای ہو

اج میری بیٹی اپنی ماما کے ہاتھ سے کھانا کھاے گی

سارہ بیگم کے کہنے پر حورم نے مسکرا کر سر ہلا یا

ابھی سارہ بیگم بیڈ پر بیٹھی ہی تھی تبھی حمنہ بیگم بھی کھانے کی پلیٹ لے کر اندر داخل ہوی

دونوں کے ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ دیکھ کر حورم کی ہنسی نکل گی

حمنہ بیگم بیڈ کی دوسری سایڈ پر اکر بیٹھ گی

سارہ بیگم نے ان کی طرف دیکھا اور جلدی سے نوالہ بنا کر حورم کو کھلا یا

اتنے میں حمنہ بیگم نے بھی نوالہ بنا یا اور حورم کے منہ میں ڈالا

دونوں ایک دوسرے سے اگے تھی جبکے حورم کھانے کو بغیر چبا ے نیچے اتاری جا رہی تھی

اسکا پیٹ فل ہو گیا تھا لیکن وہ دونوں اسے بولنے کا موقع تک نہیں دے رہی تھی

حورم نے ہاتھ اٹھا کر دونوں کو روکا اور بمشکل نوالے کو نیچے اتارا

بس اب مجھ سے نہں یں کھا یا جا رہا اپ دونوں نے تو مجھے بھینس ہی سمجھ لیا

حورم نے منہ بنا کر کہا اور بلینکٹ میں گھس گی جبکے وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا ی اور اپنی اپنی پلیٹ اٹھا کر باہر چل دی

انکے جانے کے بعد حورم نے بلینکٹ سے منہ نکالا اور جلدی سے بیڈ سے اٹھی

اور ادھر ادھر چکر لگانے لگی کیونکہ اسکے پیٹ درد شروع ہو گیا تھا اتنا کھا کے

کم از کم ادھے گھنٹے چکر لگانے کے بعد اسکے پیٹ میں کچھ سکون ہوا لیکن اسکے پاوں بہت زیادہ درد کرنے لگے

اور بیڈ پر لیٹتے ہی اسے نیند اگی

--------------------------------

ہادی ابھی زیہان کی کال سن کر فارغ ہوا تھا

لیکن جو اسنے بتا یا تھا وہ ناقابل یقین لیکن وہ خوش تھا بلکے بے حد خوش تھا

ہادی نے پا یپ چڑھا اور منیزے کے کھڑکی کے ذریعے اندر اترا

منیزے اپنی پیکنگ کر رہی تھی

انھوں نے اپنی ٹکٹ کینسل کروا کے اج بارہ بجے کی کروالی تاکہ سب کو سرپرایز دے سکے

اسکے اندر اترتے ہی منیزے الرٹ ہوی لیکن ہادی کو دیکھ کر ریلیکس ہو کر اپنے کام میں مصروف ہو گی

ہادی نے منیزے کا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا

اور اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسکے لبوں کو قید کر لیا

پھر کچھ دیر بعد نرمی سے اسکے لبوں کو ازاد کیا اور اسکے گلے میں جھک گیا اور جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا

ہادی پیچھے ہٹوں منیزے ہادی کی قربت سے گھبراتے ہوے بولی لیکن وہ تھا کہ پیچھے ہٹنے کا نام تک نہیں لے رہا تھا

اسکی انگلیاں منیزے کی کمر کو سختی سے جکڑ رہی تھی

منیزے کا ہادی کی قربت میں برا حال ہو رہا تھا اور سانسیں بے تحاشہ پھول چکی تھی

ہا۔۔ہادی چھوڑوں منیزے نے ہادی کو دھکیلتے ہوے کہا تبھی ہادی پیچھے ہوا لیکن اسکی انکھوں میں منیزے زیادہ دیر تک نہ دیکھ سکی

For more visit (exponovels.com)

پتہ نہیں کیا ہو جاتا ھے مجھے میں خود ڈر جاتا ہو جب یہ دل ہر وقت تمھاری قربت کی خواہش کرتا ھے میں خود مجبور ہو جاتا ہو مجھے نہیں پتہ کہ تم میری شدتیں سہہ سکوں گی یہ نہیں لیکن پھر سہنا تمھیں پڑے گی

ہادی منیزے کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوے بولا جس پر منیزے صرف گہرا سانس بھر کر رہ گی ڈر تو وہ بھی جاتی تھی اسکی اتنی سی قربت پہ

ہادی پیچھے ہٹوں ٹایم تھوڑا سہ رہ گیا ھے اور مجھے ابھی اپنی ساری پیکنگ کرنی ھے

منیزے نے ہادی کے سینے پر مکے برسائے

ہادی نے بھی منیزے کے اوپر ترس کھاتے ہوے اسے چھوڑ دیا

______________________

کرنل صاحب کافی دیر پہلے صدیق ہاوس تھے

اور انکا اہم ڈسکشن بچوں کی شادی کا تھا

زبیر کو بھی بلا لیا تھا جبکے حورم پریشے اور روحان اپنے کمرے میں سو رہے تھے

کرنل صاحب کو تھوڑا سہ بھی صبر نہیں ہو رہا تھا موت کبھی بھی اسکتی تھی لیکن وہ اپنے پوتے پوتیوں کو دیکھ کر مرنا چاہتے تھے

اور کرنل صاحب کی بات پر پورا پورا ساتھ دیا جس پر سب کو ہاں کرنی ہی پڑی

منیزے اور پریشے کی رخصتی جبکے حورم اور زیہان کے ولیمے کا پلان بنا

پہلے منیزے اور پریشے کی رخصتی ہونی تھی جبکے اگلے دن سب کا ولیمہ ساتھ ہونا تھا

اور اس سب کے لیے ٹایم صرف ایک ہفتے کا تھا

زبیر اور سارہ بیگم خود پریشان ہو گے اتنا کم ٹایم لیکن پھر کرنا تو تھا ہی

اسی لیے یہ میٹنگ اینڈ ہوی لیکن باہر بارش شروع ہو گی تھی اسی لیے زبیر اور کرنل صاحب بھی صدیق ہاوس ہی رک گے

روحان جو دروازے کے کان لگا کر انکی ساری باتیں سن رہا تھا

اتنے کم ٹایم میں رخصتی کے فیصلے پر بے انتہا خوش ہوا

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ یہی ناچنا شروع کر دے لیکن پھر کچھ سوچ پریشے کے روم کی طرف بڑھا

اصل مزہ تو اب انے والا تھا

For more visit (exponovels.com)

روحان نے پریشے کے روم کا ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا ارسامنے ہی پریشے افس کی فائلز میں سر جھکاے بیٹھی کچھ کام کر رہی تھی

دروازے کھلنے پر نیند سے بھری انکھیں اٹھا کر روحان کی طرف حیرت سے دیکھا

اسکے چہرے سے ہی اسکی تھکاوٹ کا پتہ چل رہا تھا

پری صبح کرنے یہ کام چپ کر کے سو جاوں بارہ بجنے والے ھے روحان جو اسے تنگ کرنے ایا تھا

لیکن پھر اسکا تھکاوٹ سے چور اور نیند سے بھری انکھوں کو دیکھ کر اپنا ارادہ بدل لیا

نہیں ابھی میرا کچھ کام رہتا ھے پھر پتہ نہیں دو تین دن افس جا پاوں یہ نہیں اسی لیے ابھی کرنا لازمی ھے

پری نے اسکے فکر مندانہ لہجے پر مسکراتے ہوے کہا

پتہ نہیں لیکن پریشے اب اسکی موجودگی میں کنفیوز ہو جاتی ھے یہ بات وہ خود بھی نہیں سمجھ پای تھی

شاید ان کے درمیان کچھ فاصلے اگے تھے اسی وجہ سے

چھوڑوں یہ کام مجھے دوں میں کرتا ہو روحان نے پریشے کے بالکل ساتھ بیٹھتے ہوے کہا اور اسکے ہاتھ سے فایل لی

اور اسے سمجھنے میں اسے بالکل بھی دیر نہیں لگی

روحان ہیپی برتھ ڈے پریشے نے غور سے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوے کہا

تمھیں میرا برتھ ڈے یاد تھا روحان نے حیرت سے اسکی طرف دیکھ کر کہا

جبکے روحان اور حورم انٹار جینا میں ہی ایک دوسرے کو گفٹ ار ٹریٹ دے چکے تھے

ہاں پری نے ہاں میں سر ہلا یا

اچھا پھر میرا گفٹ دیکھا اور روحان نے ہاتھ اسکے اگے کیا جبکے اسے پورا یقین تھا کہ اسنے گفٹ نہیں لیا ہوگا

جبکے نظریں اسکے ہونٹوں پر تھی

حیرت سے انکھیں تب پھٹی جب اسنے اپنے بیگ سے ایک گفٹ نکال کر اسکے ہاتھ میں تھما یا

لیکن ایک نہیں بلکے ایسے چار اور پیکٹس نکالے

یہ والا گفٹ میں نے پانچ سال پہلے لیا تھا

یہ جب لیا تھا جب مجھے بھای سے پہلی سیلری ملی تھی

اور باقی کے بھی سب تمھارے برتھ ڈے پر لیے تھے

پریشے نے انکے اوپر سے ڈیٹ پڑھ کر اسے بتا یا

پھر مجھے دیے کیوں نہیں روحان نے ان گفٹس کو دونوں ہاتھوں میں پکڑتے ہوے پوچھا

کیونکہ حورم جو نہیں تھی اور یہ جب میں اور حورم زبیر بھای سے ملنے گے تھے تب اپنے بیگ میں رکھ لیے

لیکن پھر کام اتناز یادہ تھا اس وجہ میں بھول ہی گی

روحان نے پہلا گفٹ کھولا تو اسکے اندر سے ایک رولیکس کی واچ نکلی جسکے اندر روحان اور پریشے کے نکاح کی تصویر لگی ہوی تھی

یہ کیسے بنوای روحان نے حیرت سے گھڑی کو دیکھتے ہوے کہا

یہ گھڑی پورے ایک ماہ میں تیار ہوی ھے اور واٹر پروف بھی ھے

روحان نے وہ گھڑی اپنے ہاتھ میں پہنی یہ میں کبھی خود سے الگ نہیں کروں گا اسنے پیار بھری نظروں سے پریشے کو دیکھتے ہوے کہا

جبکے باقی کے چار کفنٹس کو اسنے صبح کھولنے کا سوچا کیونکہ پریشے اسکے کندھے پر سر رکھ کر سو گی تھی

روحان نے پہلے پریشے کا کام کمپلیٹ کیا تب تک پریشے اسکے کندھے پر ہی سر رکھ کر سوتی رہی

کام ختم ہونے کے بعد روحان نے پریشے کو گود میں اہستہ سے اٹھایا اور نرمی سے بیڈ پر لٹایا

پھر اسکی ساری فائیلز کو سمیٹا پھر کمرے کو لاک کر کے واپس بیڈ کی طرف ایا

پری کا سر اٹھا کر اپنی بازو پہ رکھا اور دوسرا ہاتھ اسکی کمر پر رکھا اور پوری طرح سے اسے اپنے حصار میں لیا

نرمی سے اسکے اسکے نرم ہونٹوں کو اپنے لبوں سے چھوا اور نیند کی وادیوں میں اتر گیا

---

بارہ بجنے میں ابھی ادھا گھنٹہ تھا

زیہان نے صبح سے ہی حورم کو وش نہیں کیا تھا جبکے بس انتظار کرتی ہی رہ گی

زیہان نے کھڑکی کھولی اور جلدی سے اندر کودا

حورم کو دیکھا تو وہ دنیا جہان سے بیگانہ پورے بیڈ پر پھیل کر سوی ہوی تھی

زیہان نے پہلے کمرے کا لاک کھولا اور باہر جا کر چیک کیا لیکن لاونج میں اندھیرا تھا اور سبکے کمروں کی لائٹس اف تھی

زیہان نے شکر کا سانس لیا اور واپس کمرے میں

اور پھر بیڈ کی طرف ایا زیہان نے حورم کو دیکھ کر نفی میں گردن ہلای اور اپنا جیکٹ نکال کر حورم کے چہرے پر ڈالا اور سکے بالوں کی چوٹی کو اگے کر دیا تاکہ کوی بھی اسے بغیر حجاب کہ نہ دیکھ سکے

اور حورم کو اہستہ سے اپنی گود میں اٹھا یا

اور اہستہ سے اسے لے کر کمرے سے باہر نکل گیا

وہ تو شکر تھا کہ سب سوے ہوے تھے اسی لیے زیہان کو اسانی ہوی اور اوپر سے بارش بھی تھم چکی تھی

گارڈ نے حیرت سے زیہان کو دیکھا کیونکہ اسنے زیہان کو اندر اتے نہیں دیکھا تھا لیکن اپنی حیرت چھپاتے اسنے گیٹ کھولا

تھوڑی دور ہی زیہان کی گاڑی کھڑی تھی زیہان نے دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھایا اور اسکے سیٹ بیلٹ باندھا

زیہان کو ساتھ ساتھ حیرت ہو رہی تھی حورم کی نیند پر جو شاید بھنگ پی کر سوی ہوی تھی لیکن جو بھی تھا اسکے لیے فایدہ مند ہی تھا

زیہان نے اپنی سیٹ سمبھالی اور گاڑی کی سپیڈ بالکل سلو کر کے فارم ہاوس تک ایا

بیس منٹ اسے فارم ہاوس تک انے میں لگے تھے حالانکہ باکل بھی رش نہیں تھا اور پانچ منٹ کا راستہ تھا

زیہان نے بریک لگای اور گھوم کر ایا حورم کا سیٹ بیلٹ کھول کر اسے پھر سے اپنی گود میں اٹھا یا اور اندر کی طرف بڑھا

پورا فارم ہاوس اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

زیہان لاونج کے بیچ و بیچ اکر کھڑا ہو گیا

اور حورم کو جگانے کی کوشش کی لیکن حورم اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

پورے اٹھ منٹ رہ گے بر تھ ڈے ختم ہونے میں لیکن حورم اٹھی نہیں رہی تھی

زیہان نے اسے صوفے پر لٹا یا اور موبایل کی لایٹ جلا کر حورم کے چہرے پر ماری

ایک دم لایٹ پڑنے سے حورم نے اپنی انکھوں کو سختی سے بھینچا

زیہان نے حیرت سے اسے دیکھا جو جاگ رہی رھی لیکن سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی

حجاب تو پہلے ہی نہیں تھا زیہان کے دماغ میں ایک شرارت ای

زیہان نے بالکل نیچے بیٹھتے ہوے اسکے بالوں کی چوٹی کو کھولا

پھر اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسا کر اسکے چہرے کو اوپر کیا

اور اس سے پہلے وہ اسکے ہونٹوں کو اپنی قید میں لیتا حورم نے پٹ سے اپنی انکھیں کھولی

اور مسکرا کر زیہان کی طرف دیکھا اندازے سے لیکن وہ اسے اندھیرے میں نظر بلکل نہیں ارہا تھا

اور اوپر سے سارے موبایل کی روشنی اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی

اسکے ایسے اٹھنے پر زیہان نے مسکرا کر دیکھا اور تالی بجای

اسکے تالی بجاتے ہی پورا لاونج روشنیوں سے بھر گیا

اور حورم کی انکھیں حیرت سے پھٹ گی

پورے گھر گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا اور چھت اور لاونج پوری طرح سے غباروں سے بھری پڑی تھی

حورم حیرت اور خوشی کی ملی جلی کیفیت سے اٹھی اور اس ٹیبل کے پاس ای جس پر اتنے زیادہ گفٹس رکھے ہوے تھے

جیسے ہی وہ ٹیبل کے پاس ای اوپر سے گلاب کے پھولوں کی برسات ہونا شروع ہو گی

حورم اس وقت بے انتہا خوش تھی وہ اس بات پر زیہان سے کافی زیادہ ناراض تھی کہ اسنے اسے ایک دفعہ بھی وش نہیں کیا لیکن یہاں تو اتنا بڑا سرپرایز ملا تھا

اتنے میں زیہان کیک لے کر آگیا جس کے اوپر ہیپی برتھ ڈے حورم لکھا ہوا تھا

حورم نے ساری سجاوٹ کو دیکھا تبھی بیچارے کو اتنی دیر لگی تھی

حورم صرف تین منٹ رہ گے تھے کیک کاٹو زیہان نے کیک ٹیبل پر رکھا اور چھری اسکے ہاتھ میں پکڑای

تم بھی میرے ساتھ کٹ کروں نہ حورم نے اہستہ اواز میں زیہان س کہا

زیہان نے اسکے پیچھے اکر اسکا چھری والا ہاتھ تھاما اور پھر دونوں نے ساتھ مل کر کیک کاٹا

زیہان نے کیک کا ٹکڑا پیار سے حورم کو کھلایا

اسی طرح حورم نے بھی کیک کا ٹکڑا کاٹا اور زیہان کی طرف بڑھایا

زیہان نے کھانے کے لیے جیسے ہی منہ کھولا

حورم نے سارا کیک اسکے گالوں پر لگا یا اور بھا گنے کی تیاری کی لیکن اس سے پہلے ہی زیہان اسکی بازوں کو پکڑ چکا تھا

اہاں جاناں کدھر بھاگ رہی ہو زیہان نے اسکی کمر پر اسکے دونوں ہاتھ باند ھتے ہوے بولا

اور جھک کر اسکے چہرے کے سامنے اپنا چہرہ کیا

زیہان نو تم ایسا نہیں کروں گے حورم نے زیہان کی قید میں پھڑ پھڑا کر منع کرتے ہوے کہا

لیکن زیہان نے مسکراتے اپنا گال حورم کے گال سے رگڑا

ایک کیک کی کریم اوپر سے زیہان کی ہلکی ہلکی بریڈ سے حورم کو اپنے گال پر گدگدی ہوی

جس سے وہ کھلکھلا کر ہنسی اسکی کھلکھلاہٹ کو ایک دفعہ اور سننے کے لیے زیہان نے اپنا دوسرے گال بھی اسکے گال پر رگڑا حورم نے ہنستے ہوے منع کرنا چاہا

زیہان بے خودسہ اسے اس طرح ہنستے ہوے دیکھ رہا تھا لیکن پھر جلد ہی اپنی نظروں کا زاویہ چینج کر لیا کہی اسکی ہی نظر
نہ لگ جاے

تبھی حورم کو کسی کے کراہنے کی اوازای حورم ایک دم چپ ہو گی لیکن وہ اوازیں بڑھتی جا رہی تھی

زیہان یہ کس کی اواز ھے حورم نے گھبراتے ہوے پوچھا

جاناں اگنور کروں کسی کی نہیں ھے زیہان نے بات کو ٹالنا چاہا لیکن حورم نے اپنے اپ کو چھڑوا یا

اور اواز کا تعاقب کرنے لگی

زیہان جانتا تھا وہ اب نہیں مانے گی اسی لیے اگے بڑھ کر صوفے پہ پڑا کپڑا اٹھا کر حورم کے سر پر دیا

حورم نے اسے دوپٹے کی طرح سیٹ کیا اور دروازے کو جیسے ہی کھولا

ایک بدبو اسکی ناک سے ٹکرائی لیکن سامنے بیٹھے شخص پر نظر پڑتے ہے ششدر رہ گی

اور ڈے یقینی سے زیہان کو دیکھا جس کے چہرے پر بالکل بھی افسوس نہیں تھا#Power of love#

#Last epi#

#Part_1#

#Wrriter afzonia#

#Dont copy paste with out my permission#

بارہ بجے وہ تینوں ایرپورٹ پر پہنچ چکے تھے

ہادی اور منیزے کی سیٹ ایک ساتھ تھی جبکے یشفہ بیچاری کافی اگے تھے اور ایک بوڑھی عورت کے ساتھ بیٹھی تھی

جس پر اسکا منہ کا زاویہ ہی ٹھیک نہیں ہو رہا تھا

رات کا سفر تھا اسی لیے سب پیسنجر سو چکے تھے اور یشفہ بھی سو چکی تھی

جبکے مینیزے کھڑکی سے سر ٹکائے سو رہی تھی

ہادی کافی دیر تک مینیزے کو ایسے ہی تکتا رہا جیسے یہ اسکا پسندیدہ کام ہو

تبھی ہادی کی نظر مینیزے کے ہونٹ کے نیچے تل پر پڑی

پہلے تو کافی دیر تک دیکھتا رہا لیکن جب جزبات بے قابو ہو گے

تو اہستہ سے کھسک کر اسکی سیٹ کی طرف ہوا

اور اسکے سر کو بالکل اہستہ سے اپنے کندھے پر رکھا

مینیزے کے ہونٹوں اور ہادی کے ہونٹوں میں ایک انچ کا بھی فرق نہیں تھا

مینیزے کی گرم سانسیں ہادی کے گالوں پر پڑ رہی تھی

ہادی نے اپنے ہونٹوں کو نرمی سے اسکے تل پر رکھا

اسکے ہونٹوں کو چھونے کی دیر تھی منیزے ایک دم نرم گرم لمس پر چونک کر جلدی سی اٹھی

ہادی نے اسکے سمجھنے سے پہلے ہی اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا اور اسکے ہونٹوں پر پوری شدت سے اپنے لب رکھے

کچھ دیر بعد اسکے ہونٹوں کو ازادی دی تو یونہی اسکے چہرے کو پکڑے اسکی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی جوڑی

اور انکھیں بند کر کر گہرا سانس بھرا مجھ سے کبھی دور مت جانا منیزے ہادی نے چہرے کو تھوڑا سہ دور کرتے اسکی انکھوں میں دیکھتے ہوے کہا

منیزے بس اسکا جنون دیکھتی رہ گی جسکا اسے وقت کے ساتھ ساتھ احساس ہو رہا تھا

---

حورم نے انکھیں پھاڑ کر ارمان کو دیکھا جو ہڈیوں کا ڈھانچا بنا ہوا تھا

اتنا کہ کمزور سی رسیاں تک اس سے نہیں کھل رہی تھی

ز۔۔زیہان ی۔یہ کیا ھے حورم نے ارمان کو دیکھتے ہوے کپکپاتی اواز میں زیہان سے پوچھا

تمھیں مجھ سے پانچ سال دو ماہ تیرہ دن دور رکھنے کی سزا زیہان نے سرخ انکھیں لیکن پر سکون چہرے کے ساتھ کہا

حورم نے اگے بڑھ کر جگ سے پانی ڈال کر ارمان کو دیا اور اسکے ہاتھ کی رسیاں کھولی

حورم تم کیا کر رہی ہو یہ اپنی اخری سانس تک یہی سڑتا رہے گا اور یہی اسکی سزا ھے زیہان نے اگے بڑھ کر حورم کا ہاتھ پکڑا

حورم نے زیہان کو سخت تاثرات سے گھورا زیہان کو ہنسی تو بہت ای لیکن اسکا ہاتھ چھوڑ کر باہر چلا گیا

ایک منٹ بعد حورم باہر ای لیکن میز سے اسکا موبایل اٹھا کر دوبارہ اندر چلے گی

حورم تم ایسا کچھ نہیں کروں گی ورنہ اسکا انجام بہت برا ہو گا

زیہان باہر سے اونچی اواز میں بولا

زیہان اب اگر مجھے تمھاری اواز ای تو اسکا انجام بھی بہت برا ہو گا

حورم نے بھی اگے سے اتنی اونچی اواز میں جوابی کاروای کی

زیہان بس خجالت سے سر کو کھجا کر رہ گیا

عبیر صحیح کہتا تھا کیا چن کر بیوی ملی ھے

جو ایک ارمی افیسر پلس غنڈے سے بالکل بھی نہیں ڈرتی

For more visit (exponovels.com)

ارمان جوانکی ہی باتیں سن رہا تھا اگے سے زیہان کے چپ ہو جانے پر نقاہت کے باوجود بھی مسکرادیا

تھوڑی دیر بعد ہی فارم ہاوس کے باہر تین چار گاڑیوں کے ہارن کی اوازای

اور ارمان کے پاپا روتے ہوے اندر اے

کہاں ھے میرا بیٹا ملک صاحب روتے ہوے زیہان سے پوچھنے لگے لیکن زیہان کا انکے منہ لگنے کا کوی ارادہ نہیں تھا اسی لیے منہ موڑ کر کھڑا ہ گیا

اتنے میں حورم باہر ای انکل اندر ھے اپکا بیٹا ملک صاحب روتے ہوے حورم کے پاوں میں گر گے

حورم ایک جھٹکے سے پیچھے ہوی اب زیہان اتنا بھی پتھر دل نہیں تھا اسی لیے اگے بڑھ کر انھیں اٹھایا

مجھے معاف کر دوں میری وجہ سے تم سب کو اتنی مشکلات جھیلنی پڑی اگر میں اسی دن ارمان کو ایک تھپڑ لگا کر منع کرتا تو اج مجھے یہ سب نہ دیکھنا پڑتا

ملک صاحب نے ہاتھ جوڑ کر دونوں سے معافی مانگی

اور ارمان کو لے کر چلے گے

انکے جانے کے بعد حورم زیہان کی طرف ای لیکن زیہان حورم سے رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا

حورم نے جیکٹ سر سے اتار کر صوفے پر پھینکی اور زیہان کی طرف بڑھی

حورم نے زیہان کا رخ اپنی طرف کیا لیکن اسکا پھولا ہوا منہ دیکھ کر ہنسی نکل گی

زیہان جتنی سزا تم نے اسے دی ھے کیا اس سے بھی تمھارا دل نہیں بھرا اور میں صحیح سلامت تو تمھارے سامنے کھڑی ہو پھر بھی

نہیں میں اسے اس بھی بد تر سزا دیتا لیکن مجھے یقین تھا تمھیں کچھ نہیں ہوا

ان پانچ سالوں میں کوی ایسی رات نہیں گزری جس میں ارام وسکون سے سو یا ہو

کوی ایسی پل نہیں گزرا جس میں تمھارا خیال میرے دل سے نکلا ہو

زیہان نے اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کے لیے ماتھے کی پھولی ہوی رگ کو دبایا

جبکے حورم خاموشی سے اسکی دیوانگی دیکھ رہی تھی

اج میں نے اسے اس لیے جانے دیا کیونکہ اج تمھارا بر تھ ڈے تھا

زیہان نے کہتے ہوے اپنا رخ موڑ لیا

حورم نے مسکراتے ہوے اگے بڑھی اور زیہان کو بازو پکڑ کر اپنے سامنے کرنے کی کوشش کی لیکن زیہان ٹس سے مس نہیں ہوا

حورم اسکے بالکل سامنے کھڑی ہو گی لیکن زیہان اسکی طرف دیکھ نہیں رہا تھا

حورم نے زیہان کے پاوں کے اپنے دونوں پاوں رکھے اور اسکے گلے میں اپنی بازو ڈالی لی

زیہان حیرت سے منیزے کی کارکردگی دیکھ رہا تھا

زیہان نے حورم کی کمر کے گرد اپنے دونوں بازو باندھے لیکن ناراضگی ہنوز برقرار تھی اور منہ پھولا ہوا تھا

حورم نے زیہان کے ماتھے پر بوسہ دینے کی کوشش کی لیکن وہ اسکے ماتھے تک کیا بمشکل اسکی گردن تک پہنچ رہی تھی

زیہان نے مسکراتے ہوے اسے دونوں ہاتھوں سے کمر سے پکڑ کر اوپر اٹھایا

حورم نے شرمندگی سے نظریں جھکا لی اپنے قد کی وجہ سے

زیہان نے اسکا چہرہ بالکل اپنے چہرے کے سامنے کیا

For more visit (exponovels.com)

تب حورم نے اپنے نرم لبوں کا لمس اسکی پیشانی پر چھوڑا

زیہان نے واپس اسے اپنے پاوں کے اوپر کھڑا اور جھک کر اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا

اور اسکی سانسوں کو قطرہ قطرہ پوری شدت سے اپنے اندر اتارنے لگا

جبکے حورم اسکی گرفت میں قید اسکی جنونیت اور اپنے لیے اسکے پاگل پن کو محسوس کر رہی تھی

زیہان نے کافی دیر اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چھوڑا

حورم اپنے پھولے سانس کو ہموار کرنے لگی

زیہان ہمیں گھر جانا چاھیے کافی دیر ہو گی ھے

اپنا گفٹ نہیں لینا زیہان اسکے پیچھے ہٹنے پر بولا

جس پر حورم نے اپنا ہاتھ اگے کیا

زیہان نے صوفے پہ پڑا جیکٹ اٹھایا اور اسکے پوکٹ میں سے ایک بوکس نکالا اور حورم کے ہاتھ میں تھمایا

حورم نے اسے کھولا تو اسکے اندر سے ایک لاکٹ اور ہاتھ کی چین تھی جس میں بلیو کلر کے ڈایمنڈ لگے ہوے تھے

او مای گوڈ یہ کتنا پیارا ھے حورم نے نے انھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ کھولے ہی نہیں

جس پر حورم نے نا سمجھی سے زیہان کی طرف دیکھا

زیہان نے حورم کے ہاتھ سے وہ دونوں چیزیں لی

لاکٹ میں ایک کی تھی جس سے اس چین کو کھولااور بر سلیٹ کی کی سے لاکٹ کھولا

یہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں کھل سکتے ھے

زیہان نے کہتے ہوے اسکے بالوں کو اگے کی طرف کیااور خود اسکے پیچھے جا کر لاکٹ کو پہنانے لگا

لاکٹ کو ہاتھ کی چین کی ہی کی سے بند کیااور اسکی گردن پر اپنے لب رکھے

جس پر حورم بس اپنے اپ میں سمٹ کر رہ گی

اب اسے میرے ہاتھ میں باندھوں زیہان نے شرارت سے کہا کیونکہ اس لاکٹ کو اسکے گلے میں باندھ چکا تھا

دور اسکے بغیر وہ بر سیلیٹ ٹایپ چین بندھ نہیں ہونا

حورم نے سمجھے بغیر اس چین کو پکڑا

لیکن سمجھ تو اسے اب ای تھی کیونکہ لاکٹ کی کی سے ہی بند ہونا تھا اور اسکے لیے یہ تو اسے اسکا ہاتھ کے اوپر جھکنا پڑتا یہ پھر اسکے ہاتھ کو اپنے گلے تک لے جانا پڑتا

اور یہ دونوں ہی اسے منظور نہیں تھے کیونکہ حورم نایٹ سوٹ میں تھی اور اسکے جھکنے سے اسکے سینے کی تمام تر عرایاں ظاہر ہونی تھی

زیہان حورم نے بے بسی اور غصے سے کہا لیکن زیہان کو جیسے کھ فرق ہی نہ پڑا ہو

جلدی کروں حورم ہمیں گھر بھی جانا ھے ورنہ اگر کسی کو پتہ چل گیا تو کیا ہوگا

حورم نے ہمت کی اور زیہان کا ہاتھ پکڑا اپنے گلے تک لے گی اور جلدی سے اسکا لاک بند کیا

لیکن اتنا سہ ہی کرنے پر حورم کا چہرہ مکمل طور پر سرخ ہو چکا تھا

---

صبح کے چھ بج رہے تھے جب منیزے لوگ صدیق ہاوس میں پہنچی

انھیں چوکیدار نے ہی بتایا تھا کہ سب صدیق ہاوس گے ھے

منیزے یشفہ اور عبیر اس وقت لاونج میں کھڑے تھے

اور ہلکا ہلکا سہ ہی اندھیرا تھا منیزے نے عبیر کو ہی رکنے کا اشارہ کیا اور خود حورم کے روم کی طرف بڑھی

انہوں نے اندازے سے ہی روم کا دروازہ نوک کیا

روحان جو ابھی سو کر اٹھا تھا اور باہر جانے کا ارادہ رکھتا تھا تاکہ کوی دیکھ نہ لے

لیکن اب اچانک ہوتی دستک پہ روحان ہڑبڑا کر اٹھا اور پورے ہاتھ کو منہ میں ڈال کر ہڑبڑاہٹ میں ڈالی

اتنے میں دستک کی اواز پر پریشے بھی کسمسای

روحان جلدی سے کھڑکی کے پردے کے پیچھے چھپ گیا

اتنے میں پریشے نے نیند میں ہی اٹھ کر دروازہ کھولا

لیکن سامنے منیزے کو دیکھ کر نیند بھک سے اڑی اور چیخ مار کر منیزے کے گلے لگی

روحان جو ٹیرس سے ہی نیچے اترنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا

پریشے کی اتنی بھیانک چیخ پر ہڑبڑاہٹ میں اسکا ہاتھ چھوٹا اور دھرام سے نیچے گرا

For more visit (exponovels.com)

زیہان جو جلدی میں پایپ کے ذریعے نیچے اتر رہا تھا ایک دم سے دھڑام کی اواز پر نیچے دیکھا تو روحان الٹا پڑا اتھا

زیہان وہی اٹکا کہ اٹکا ہی رہ گیا

تبھی روحان نے اپنی چینخیں دباتے ہوے سیدھا ہوا تو سامنے دیوار پر بندر کی طرح لٹکے زیہان پر نظر پڑتے ہی اسکی چینخ نکلی

عبیر جو لاونج میں بیٹھا ہوا تھا باہر لان میں پہلے دھڑام کی اواز اور پھر کی چینخ کی اواز پر جلدی سے باہر بھاگا

لیکن زمین پر پڑے روحان اور دیوار سے لٹکے زیہان کو دیکھ کر معاملہ سمجھتے ہوے زوردار قہقہہ نکلا

زیہان بھی نیچے اترا اور کھسیانی مسکراہٹ سے دیکھا

روحان بھی کراہتا ہوا اٹھا

تو میری بہن کے روم میں کیا کر رہا تھا زیہان نے اپنی کھسیاہٹ چھپاتے ہوے روحان سے غصے میں پوچھنے کی ایکٹنگ کی

پہلے اپ بتاے اپ میری بہن کے روم میں کیا کر رہے تھے

روحان نے بھی اگے سے سوال اٹھا یا اخر کار عزت کا سوال تھا

بیوی ھے میری وہ زیہان نے اپنی شرٹ کے کالر اٹھاتے ہوے کہا

جبکے عبیرا بھی تک اپنے ہنسی پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوے پاکستان اور بھارت کی جنگ دیکھ رہا تھا

ہاں جیسے میری تو وہ ماسی کی بیٹی ھے میری بھی بیوی ہی ھے حد ھے روحان نے اپنے جسم میں بڑھتے درد کو قابو کرتے ہوے کہا

اور بتاو عبیر تم کب اے زیہان نے جلدی سے اگے بڑھ کر عبیر کو گلے لگا یا

جسکا اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں منہ لال ہوا پڑا تھا

تینوں اندر کی طرف جانے لگے جبھی حورم کی چیخنے کی اواز ای

روحان جو اندر جانے والی دو سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا ایک دفعہ پھر سے چیخنے پر زور سے پھسلا اور اس دفعہ کمر کے بل نیچے گرا

زیہان نے پریشان نظروں سی اوپر کی طرف دیکھا

اور تیزی سے اوپر کی طرف بھاگنے لگا تبھی عبیر نے ہنستے ہوے

زیہان کا ہاتھ پکڑ کر روکا وہ مینیزے سے ملی ھے اس وجہ سے چیخنی ھے ہادی نے ہنسنے کے درمیان کہا

مینیزے کا سن کر زیہان کے چہرے پر مسکراہٹ ای

اور پیچھے مڑ کر روحان کو دیکھا جو بس رونے کی تیاری کر رہا تھا

زیہان نے اگے بڑھ کر اسے اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھا یا جیسے ہی روحان نے ہاتھ پکڑا یا زیہان نے ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

اور روحان کی رہی سہی ہڈیوں کو بھی توڑ ڈالا

اللہ پوچھے اپکو زیہان بھای کیا کھاتے ھے اپ روحان نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر روہانسی اواز میں مسکراتے ہوے زیہان سے پوچھا

زبیر بار بار چیخنے کی اواز پر اپنے کمرے سے باہر نکلا تو سامنے ہادی زیہان اور روحان کو دیکھ کر مسکراتے ہوے اگے بڑھا اور دونوں کو گلے لگا یا

اتنے میں کرنل صاحب حمنہ بیگم اور سارہ بیگم بھی اپنے کمرے سے باہر نکل کر اگی اور انکے پیچھے ہی صدیق صاحب اگے

اور پریشان نظروں سے ان چاروں کی طرف دیکھا

For more visit (exponovels.com)

اتنے میں اوپر سے منیزے یشفہ حورم اور پریشے مسکراتے ہے نیچے اترتی ہوی ای

جبکے زبیر کی نظریں تو اس پری پیکر چہرے پر ہی اٹک گی

سیم منیزے جیسی ڈریسنگ انگلیوں کو موڑتے ہوے اور چہرے پر ڈر اور گھبراہٹ کے تاثرات صاف نظر ارہے تھے

زبیر نے جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ موڑا

جبکے منیزے کو دیکھ کر سب کے چہرے کھل گے منیزے سب سے پہلے کرنل صاحب کی طرف ای جنکی انکھوں میں انسوا چکے تھے

پھر زیہان کی طرف بڑھی زیہان نے سیدھے کھڑے ہو کر منیزے کو فوجی سٹایل میں سیلیوٹ مارا

سب نے ناسمجھی سے زیہان کی طرف دیکھا

ویلکم ہون ڈاکٹر کیپٹن منیزے حیدر شاہ زیہان نے فخر سے اس سے کہا

تھینک یو سر منیزے نم انکھوں سے زیہان کے گلے لگی

جبکے باقی سب منہ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے

For more visit (exponovels.com)

تبھی منیزے ٹوٹی ہڈیوں سمیت کھڑے روحان کی طرف ای اور اسکے گلے لگی اور اتنی زور سے اسے بھینچا

میرا بھای کیسا ھے منیزے نے پیار سے روحان کے بال بکھیر کر پوچھا

جبکے روحان کی تو درد کی وجہ سے اواز ہی نہیں نکلی

اور وہی صوفے پر گر گیا سب نے ہنستے ہوے روحان کو دیکھا وہ سب تو روحان کی ایکٹنگ سمجھ رہے تھے

لیکن اصلیت تو ہادی اور زیہان کو پتہ تھی

ہادی کا ایک بار پھر سے چھت پھاڑ قہقہ نکلا

تبھی منیزے زبیر کی طرف ای اور اسکے سامنے اپنا سر جھکا یا زبیر نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور خوش رہنے کی دعا دی

پھر حمنہ بیگم سے ملی اور سبکو اپنی دوست یشفہ سے ملوا یا

---

شام کا وقت ہو گیا تھا اور اس وقت سب بڑے چھوٹے لاونج میں بیٹھے ہوی تھے

تبھی کرنل صاحب نے اپنی بات کا اغاز کیا

بچوں ہم سب نے فیصلہ کیا ھے کہ اپ تم سب کی رخصتی کر دی جاے

روحان سب درد بھلا کر سیدھا ہو کر بیٹھا

تو ٹھیک ایک ہفتے بعد منیزے اور ہادی کی رخصتی اور اس سے اگلے دن زیہان اور حورم کے ساتھ انکا ولیمہ ہو گا

کرنل صاحب نے اپنا فیصلہ سنا یا تو ہادی اور زیہان دل ہی دل میں بے حد خوش ہو گے

لیکن پھر بھی شریف بن کر بیٹھے رہے

روحان جو اپنا نام سننے کے لیے بے تاب ایک دم جھٹکے سے سب کی طرف دیکھا لیکن کسی نے روحان کی طرف دھیان ہی نہیں دیا

روحان نے پاس بیٹھی حورم کو کہنی ماری

حورم نے غصے سے حورم کی طرف دیکھا

لیکن اسکی رونی شکل پر نظر پڑتے ہی حورم کو غصہ ایک دم سے اڑن چھو ہو گیا

کیا ہوا روحان حورم نے پیار سے اس سے پوچھا حورم کو لگا شاید اسے درد ہو رہا ھے یہ پھر کوی سیریس بات ہو گی

For more visit (exponovels.com)

حورم دیکھو نہ یہ میری رخصتی کی بات تو کر ہی نہیں رہے تم نانو سے بات کروں نہ

روحان نے جس انداز سے کہا حورم کا دل کیا اسکا سر پھاڑ دے

نانو روحان کہہ رہا ہے کہ کوی اسکی رخصتی کی بھی بات کر دے

حورم کے اس طرح کہنے پر سب نے اپنی مسکراہٹ چھپای

اور روحان نے تو باقاعدہ حورم ک حجاب کے کونے کو پکڑ کر منہ میں ڈال کر چبانا بھی شروع کر دے اور شرمانے کی کوی انتہای بھدی ایکٹنگ کی حورم کے مطابق

ہاں اسکی بھی رخصتی کی بھی بات کریں گے لیکن اب تین تین شادیاں ایک ساتھ تو نہیں کریں گے نہ

اسی لیے ہم نے سوچا ہے کہ تمھاری ایک سال تک رخصتی کریں گے کرنل صاحب نے اتنے سیریس انداز سے کہا کہ روحان اگے سے کچھ بھی نہیں کہہ سکا

کرنل صاحب کے کہتے ہی روحان نے اپنے نادیدہ انسو صاف کیے لیکن کسی کچھ فرق نہیں پڑا

سب نے ٹیڑھی انکھوں سے روحان کو دیکھا اور اپنی مسکراہٹ چھپای

روحان نے زیہان اور ہادی کی طرف دیکھا جو خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے

پھر منیزے اور حورم کو دیکھا جو حمنہ بیگم کے ساتھ کسی رازونیاز میں لگی ہوی تھی

روحان نے زبیر کے ساتھ بیٹھی پریشے کو دیکھا لیکن وہ شرمای شرمای سی مسکراہٹ لے کر اس سے بات کر رہی تھی

ابھی ہماری رخصتی کی بات ہوی نہیں ھے اس نے شرمانا پہلے شروع کر دیا اور جنھیں شرمانا چاھیے وہ اپنی شادیوں کی تیاری میں ابھی سے لگی ہوی ھے

روحان کے دماغ میں ان سب کو مگن دیکھ کر ایک شرارت سوجھی جس پر ورک کرنے کا اسکا سو فیصد ارادہ تھا

_________________________

پریشے کافی زیادہ لیٹ اپنے کمرے میں ای تھی

اج بھی ان سب نے سارہ اور حمنہ بیگم کے بے حد اصرار پر صدیق ہاوس رکنے کا ہی ارادہ کیا تھا

پریشے اپنے کمرے میں ای تو اسکا پورا کمرہ پورے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

پریشے نے جیسے ہی سوچ اون کیا پورا کمرہ ایک دم روشنی سے بھر گیا

اور کافی زیادہ کلر لایٹس کمرے کے ماحول کو فسوں خیز بنا رہی تھی

اور پورا کمرہ پھولوں سے اور غباروں سے بھرا پڑا تھا

اور کالین کے اوپر ٹیبل رکھا ہوا جس پہ کیک رکھا ہوا تھا

اور اسی ٹیبل پر کافی زیادہ گفٹس رکھے ہوئے تھے

پریشے ایک ٹرانس کی کیفیت میں اگے بڑھی تبھی پیچھے سے غبارہ پھٹنے کی اوازای اور اسکے ساتھ ہی اسکے اوپر گلاب کے پھول کی پتیا گرنا شروع ہو گی

پریشے نے مسکراتے ہوئے روحان کو دیکھا

روحان نے اگے بڑھ کر پریشے کا ہاتھ تھاما اور اگے کی طرف بڑھا

پریشے نے اور روحان نے مل کر کیک کاٹا پریشے اتنے زیادہ گفٹس دیکھ کر مسکرای پھر انھیں صبح کھولنے کا ارادہ کیا

پری روحان نے جزبات سے چور اواز میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اسکے بالوں کی لٹ کو پیچھے کیا

اسکی گھمبیر اواز پر پریشے کا دل زور زور سے دھڑکنا شروع ہو گیا اتنا کہ ایسے لگ رہا تھا جیسے دل ابھی سینا توڑ کر باہرا جاے گا

ہاں پریشے نے اہستہ سی اواز میں کہا انکھیں شرم سے جھک گی جب اسکا ہاتھ اپنی کمر پر سرسراتا ہوا محسوس ہوا

یار یہاں کمر میں بہت درد ہو رہا ہے دبا دوں روحان پریشے کی شرم سے جھکی نظروں کو دیکھتے ہوا کہا

روحان نے اسکی کمر کے اس حصے پر ہاتھ رکھ کر بتا یا جہاں اسکی درد ہو رہا تھا

پریشے جو یہ سمجھ رہی تھی کو وہ پیار بھرے لفظ بولے گا

لیکن بولا بھی تو کیا شرم ایک دم سے پر لگا کر اڑ گی

لیکن یار تم اتنا بلش کیوں کر رہی تھی روحان نے معصومیت سے پوچھا

تم ہو اسی قابل کمینے انسان پریشے نے اپنا مزاق بنائے جانے پر روحان کو پیچھے کی طرف دھکا دیا

اور روحان ایک بار پھر سے زمین سے گلے ملا

ہائے میری کمر ٹوٹ گی روحان نے اپنی کمر کو پکڑتے ہوئے دہای دی

پریشے نے اسکی دہای کو اگنور کیا اور ایک ادا سے اسکے اوپر سے گزری اور اپنے سارے گفٹس کبرڈ میں رکھنے لگی

روحان بمشکل کھڑا ہوا اور پری کی طرف بڑھا لیکن پری اسے مسلسل اگنور کر کے اپنے کام میں لگی ہوی تھی

روحان نے پریشے کے چہرے کو ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھوں میں بھرا اور اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے

نرمی سے اسکے لبوں کو چھوڑا اور پریشے کے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے کمرے سے ہی بھاگ گیا

پیچھے سے پریشے بس دانت پیستی ہی رہ گی

---------------------------------

ہر طرف شادی کی تیاریاں چل رہی تھی

بازاروں کے چکر پہ چکر لگ رہے تھے روحان کی دن رات محنت نے صدیق ولا کو جگمگا دیا پورے صدیق ہاوس کو برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا

زبیر نے بھی اپنی طرف سے کوی کمی نہیں چھوڑی تھی اگر کوی چیز اسے تنگ کر رہی تھی تو وہ تھی یشفہ کا کنفیوز گھبراہٹ والا چہرہ جو نہ رات کو اسے سونے دیتا نہ دن میں کوی کام کرنے دیتا

لیکن اسنے اپنے گھر کوی پوری طرح سے ڈیکوریٹ کیا تھا

ہر چیز پریشے کے پسند کی تھی لیکن ایک بات تھی جو ان سب نے روحان س چھپای تھی حالانکہ پریشے کو پتہ تھا کہ اسکی رخصتی ہونی ھے

لیکن اس دن روحان کو اتنا خوش دیکھ کر کرنل صاحب کے دماغ میں کھچلی ہوی جس میں سب نے بھرپور ساتھ دیا

---

شاہ ہاوس میں تو جیسے بہار اتر گی ہو کرنل صاحب کی دوڑیں لگی ہوی تھی

اخر کار دو دو بیٹوں کی شادی تھی عبیر اور زیہان نے مل کر اپنے گھر کو سجا یا اور خاص طور پہ اپنے کمروں کو 😂

دونوں کی خوشی کا کوی ٹھکانہ نہیں تھا زیہان کو بس ایک ہی بات کا غم تھا کہ اسکی بہن اسکے گھر سے رخصت نہیں ہوی ھے

لیکن وہ یہ بات بھی جانتا تھا کہ پری پر اس سے زیادہ زبیر کا حق ھے اسی لیے خاموش ہو گیا

---

اج وہ دن بھی اگیا جس کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا

اج منیزے اور پریشے کی رخصتی تھی انہوں نے ایک ساتھ ہی منیزے اور حور کو پارلر میں ریڈی ہونے کے لیے بھیجا تھا

اور اگلے دن سب کا ولیمہ ہونا تھا

ماما نے شیروانی تو ایسے لا کر دی ھے جیسے دلہا میں ہی ہو

روحان نے شیروانی کو پہنتے ہوے برا سہ منہ بنا یا

اتنے میں حمنہ بیگم اسکے کمرے میں داخل ہوی

روحان تم ابھی تیار نہیں ہوے حد ھے مطلب منیزے اور حورم پار لر جا چکی ھے انھیں کون لاے گا

حمنہ بیگم اس عرصے میں سب سے اتنا گھل مل گی کہ اپنا سب درد بھول گی

گھر کے سارے بچے انھیں ماما کہہ کر بلاتے تھے

اوریشفہ تورات میں منیزے کی بجاے حمنہ بیگم کے پاس سوتی تھی

وہ حمنہ بیگم سے اپنی ماں کا پیار وصول کر رہی تھی

ماما اپ لوگوں نے مجھے شیروانی تو اس طرح لا کر دی ھے جیسے سب بڑا دلہا میں ہی ہو

روحان کے رونے والے انداز میں کہنے پر حمنہ بیگم نے اپنی ہنسی چھپای

روحان ایسے نہیں کہتے سب لڑکوں اور لڑکیوں کے کپڑے سیم ہی ھیں نہ بس اج کے دن میری حورم اور سارہ کے کپڑے الگ ہونگے

واہ ماما کیا طریقہ ھے اپنے اپ کو لڑکی کہنے کا روحان نے شرارت سے حمنہ بیگم کو چھیڑا

جن پر وہ بس بلش کر ہی رہ گی اور روحان کے کندھے پر دھمو چار سید کیا

چلو جاو ٹایم ہوگیا ھے منو اور حور کو لے کر اوں حمنہ بیگم نے اس کمرے سے باہر دھکا دیتے ہوے کہا

روحان بھی منہ بنا کر نکل گیا

---------------------------------

شام ہونے کو ای تھی بارات بھی ابھی ای تھی

لیکن حورم منیزے اور روحان کا کوی اتہ پتہ نہیں تھا

ابھی تک یہ بات کسی کو پتہ نہیں تھا

لیکن کب تک سب پوچھنے لگے اخر دلہن کہاں ھے

ہادی بھی پریشانی سے حمنہ بیگم کی طرف ایا

کیا ہوا اما منیزے کدھر ھے ہادی نے بے تابی سے پوچھا اتنے میں زیہان بھی اگیا اسکا بھی وہی سوال تھا

تین گھنٹے ہونے والے ھے لیکن روحان ابھی تک ان دونوں کو لے کر نہیں ایا

سارے حمنہ بیگم کے ارد گرد کھڑے ہو گے لیکن کسی کے سوال کا جواب انھیں نہیں پتہ تھا

یہ سب اس ارمان کی چال ھیں زیہان انتہای غصے سے بولا اتنا کہ ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکی انکھوں میں خون اتر گیا ہو اور ہادی کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا

زیہان کی سرخ انکھیں ہادی کے چہرے کے پتھریلے تاثرات کو دیکھ کر کسی کی بھی کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

یشفہ نے تو باقاعدہ رونا شروع کر دیا تھا

تبھی زیہان کے موبایل کی رنگ ٹون بجی

زیہان نے انجان نمبر دیکھ کر جلدی سے کال اٹھای

اور کال کو سپیکر پر ڈالا

اپنی بیوی اور بہن کی سلامتی چاہتے ہو تو میری شرط کو ارام سے مان جاو

سب لوگ کنفیوز ہو کر پریشانی سے اس اواز کو پہچاننے کی کوشش کر رہے تھے

جبکے زیہان کو اواز پہچاننے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگا

For more visit (exponovels.com)

ٹھیک ھے تم ان دونوں کو رکھو اپنے پاس ہی ہمیں نہیں چاھیے وہ دونوں

زیہان نے کہا اور کال کٹ کر دی

سب لوگ حیرت سے زیہان کی طرف دیکھنے لگے

جبکے ہادی بھی ساری بات سمجھ چکا تھا

تبھی زیہان کے فون کی پھر سے رنگ ٹون بجی اور اس مرتبہ وڈیو کالنگ تھی

سب سے پہلے جو چہرہ نظر ایا وہ کالے ماسک میں چھپا ہوا تھا اور انکھوں پر گلاسس لگای ہوی تھی

کیسے انسان ہو اپ اپنی بیوی اور بہن کی کوی پرواہی نہیں ھے

اگلے بندے نے دکھ اور افسوس سے کہا

تمھیں کیا کرنا ھے جان کر پرواھے یہ نہیں تو ان دونوں کو اپنے پاس ہی رکھ زیہان لاپرواہی سے بولا

جبکے باقی ابھی حیرت سے گنگ زیہان کی طرف دیکھ رہے تھے

زیہان بھائی شرم کروں ویسے تو بڑا کہتے ہو اب کیا ہوا

روحان نے اپنا ماسک وغیرہ غصے سے پھینکتے ہوے کہا

جبکے سب نے حیرت اور غصے سے سکرین سے نظراتے روحان کو گھورا

لیکن اب لوگ بھی یہ بات یادرکھ لو جب تک میری شرط نہیں مانی جاے گی تب تک میں ان دونوں کو واپس نہیں لاوں گا

زیہان نے کیمرہ کا رخ منیزے اور حورم کی طرف کیا

جو مزے سے بیڈ پر بیٹھ کر لیز کھا رہی تھی

روحان بچیوں کو لے کر اجا ہم تمھاری شرط ماننے کو تیار ھے

کرنل صاحب نے زیہان سے فون پکڑتے ہوے روحان سے کہا

جس پر روحان کا چہرہ خوشی سے کھل گیا

اب اپنی شرط بتاو کرنل صاحب نے روحان سے اسکی شرط پوچھی

For more visit (exponovels.com)

وہ میری بھی اج ہی رخصتی کروادے روحان نے شرماتے ہوے کہا

پیچھے کمرے میں بیٹھی پریشے نے باقاعدہ اپنا سرہی پیٹ لیا اتنا نکمہ شوہر ملنے پر کیونکہ وہاں تک روحان کی اواز صاف سنای دے رہی تھی

کیونکہ حال میں اس وقت بالکل خاموشی ہی خاموشی تھی

روحان کے شرما کر کہنے پر سب کا چھت پھاڑ قہقہہ نکلا

اور روحان نے جلدی سے کال کٹ اور دونوں کو اپنے پیچھے انے کا اشارہ کیا

جس پر دونوں نے ہی برا منہ بنا یا

کتنا مزا ایا نہ حورم کڈنیپ ہونے کا منیزے نے ہنستے ہوے کہا

جبکے ایک پل کے لیے تو حورم کا چہرہ سفید پڑ گیا لیکن پھر جلدی سے مسکراتے ہوے ہنس کر بولی

-------------------------

روحان جب وہاں پہنچا تو سب کی گھوریوں نے اسکا استقبال کیا

لیکن روحان نے سب کو اگنور کیا

For more visit (exponovels.com)

ایک ہاتھ میں منیزے کا ہاتھ تھامے اور جبکے منیزے کی دوسری طرف حورم نے منیزے کا دوسرا ہاتھ تھاما ہوا تھا

کسی سے بھی نہ گھبرانے والی منیزے اج دلہن کے روپ میں گھبرای گھبرای سی لگ رہی تھی چہرے پر جالی دار گھونگٹ گرایا ہوا تھا جس میں اسکا چہرہ بالکل بھی نظر نہیں ارہا تھا

روحان نے منیزے کا ہاتھ ہادی کے ہاتھ پکڑا یا اور خود سٹیج پہ چڑھ کر پریشے کا ویٹ کرنے لگا

تھوڑی ہی دیر بعد پریشے برایڈل ڈریس میں میں حورم اور یشفہ کے ساتھ باہر نکلی

ارے اتنی جلدی پری کے لیے برایڈل ڈریس بھی اگیا کیا میرے گھروالوں نے تو بہت ترقی کرلی ھے

روحان پریشے کو دیکھ کر منہ میں ہی بڑبڑایا لیکن وہ اسکا چہرہ نہیں دیکھ سکا کیونکہ اتنا لمبا گھونگٹ جو گرایا ہوا تھا

-----------------------

سب رسموں کے ہوجانے کے بعد بارات گھر کے لیے روانہ ہوی پھر دو تین وہاں رسم ہوی پھر دلہنوں کو انکے کمروں میں پہنچایا گیا

ہادی اور منیزے کے ساتھ یشفہ اور حمنہ بیگم ای تھی

یشفہ پورا دن زبیر کی گہری نظروں کے حصار میں رہی تھی

اسکی نظروں سے ایک انوکھا سہ احساس یشفہ کو محسوس ہوتا جواج سے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا

پریشے کو جیسے ہی کمرے میں بٹھا یا گیا

حورم کافی دیر اسکے پاس بیٹھی رہی پھر اسے کھانا کھلا کر چلے گی

اور روحان کو اسکے بزنس پارٹنرز نے جان بوجھ کر گھیر رکھا تھا

پریشے اتنی تھکی ہوی تھی وہی بیٹھی بیٹھی سو گی

روحان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اس لگا وہ شرمای گھبرای اسکا انتظار کرتی ہوی نظر اے گی

لیکن یہ کیا پری میڈم تو بیڈ پر ارام سے پیچھے کی طرف ٹیک لگا کر سوی ہوی تھی

روحان اسکے پاس بیٹھا کافی دیر تک اس خوبصورت چہرے کو تکتا رہا پھر اسکا ہاتھ پکڑ اہستہ اسکی ساری چوڑیاں اتاری اور اسکے ہاتھ میں بریسلیٹ پہنا یا

اور اہستہ سے اس پر اپنے لب رکھے

روحان کی شیو کی چھبن سے پریشے نے عجیب سے احساس کے تحت انکھیں کھولی

اور اپنے اتنے نزدیک بیٹھے روحان کو دیکھ کر ہڑبڑا کر سیدھی ہو کر بیٹھی

کیسی ہو روحان نے ابھی تک اسکا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

ٹھیک ہو اپ بتاو پریشے کو پتہ نہیں کیوں روحان سے اتنی شرم ارہی تھی

اپ سنتے ہی روحان کو ایکدم سے کھانسی کا دورہ پڑا

پری نے پریشانی سے روحان کی طرف دیکھا

کیا ہوا پری نے روحان سے پوچھا

نہیں وہ اپ کہنے پڑا تھوڑا سہ دھچکا لگا شاید غلطی سے نکل گیا ہو گا

روحان نے اپنی بات کا خود ہی جواب دیتے ہوے کہا

جبکے پری اسے کیا بتاتی کہ سارہ بیگم اور حمنہ بیگم نے سختی سے تینوں کو ہدایت دی تھی کہ وہ اپنے اپنے شوہر سے اپ کہہ کر بات کریں گی

اور اگر کسی کے منہ سے انھوں نے تم سن لیا نہ تو اسکی خیر نہیں ھے

نہیں ایسی بات نہیں ھے پریشے نے نہایت تمیز سے جواب دیا

روحان نے اچھنبے سے پری کو دیکھا جو اج سچ مچ کی پری لگ رہی تھی لیکن وہ روحان ہی کیا جو سیدھے طریقے سے تعریف کر دے

ویسے جس نے بھی میک اپ بنایا ھے اس نے کمال کا بنایا ھے

پریشے نے نا سمجھی سے دیکھا

مطلب دیکھو کوی بھی کالے پیلے رنگ والی موٹی ناک والی بسوڑے جیسی منہ والی کو کم از کم لڑکی کو بنا ہی سکتے ھے

اب اپنی مثال لے لوں روحان نے پریشے کے خوبصورت چہرے کی طرف اشارہ کیا

پری نے بات کو سمجھتے ہوے انتہای غصے سے روحان کی طرف دیکھا

کمینے انسان تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تمھیں تمیز سے بلایا جاے گدھے کہی کہ

پریشے نے اپنا لہنگا سمبھالا اور بیڈ سے کھڑی ہوی اور کبرڈ سے اپنے کپڑے نکالے اور واش روم میں گھس گی

روحان نے مسکراتے ہوے کبرڈ سے اپنے کپڑے نکالے اور ڈریسنگ روم میں جا کر چینج کر کے واپس ایا اور لایٹ بند کر کے ایک سایڈ پر لیٹ گیا

پریشے کافی دیر بعد باہر ای لیکن غصہ کسی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا

لایٹ بند دیکھ کر تھوڑا سکون ہوا اور بیڈ پر جا کر لیٹ گی

اور انکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی

صبح کی تھکی ہوی تھی اسی لیے نیند سے پلکیں بھاری ہونے لگی

تبھی پریشے کو ایسا محسوس ہوا جیسے پیچھے سے اسکی قمیض کی زپ کھل رہی ہو

نیند بھک سے اڑ گی اور جلدی سے سیدھی ہو کر دوسری طرف دیکھا

تو روحان انکھوں میں خمار لیے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا

کیا لگا بیوی اتنے ارام سے سونے دونگا روحان نے اسکے بالوں کو سایڈ پر کیا اور خود اسکے اوپر جھک کر مکمل طور پر اسے اپنے حصار میں لیا

جبکہ پریشے کی زبان جیسے گنگ ہی ہو گی اور انکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی

ایسے کیا دیکھ رہی ہو نظر لگاو گی کیا روحان نے شرارت سے پریشے کی کھلی کیا پھٹی انکھوں کو دیکھتے ہوے کہا

اور جھک کر اسکی انکھوں پر اپنے لب رکھ گیا

پھر اسکے لبوں پر گال رکھے

روحان نے سر اٹھا کر کافی دیر تک اسکی بند انکھوں کو دیکھا

لیکن اسکی پلکوں میں کوی جنبش تک نہیں ہو رہی تھی

پری روحان نے اہستہ سے اسکے کان کے پاس سرگوشی کی لیکن کوی جواب نہیں ایا

روحان کا شک یقین میں بدل چکا تھا کہ پریشے سو چکی ھیں

روحان نے گہری سانس بھری اسکے اوپر سے اترا اور سائیڈ پر ہو کر لیٹ گیا

ایک نظر پری کو دیکھا جو ارام سکون سے سو رہی تھی

روحان نے اہستہ سے اسکا سر اٹھا کر اپنی بازو پر رکھا

اور اپنا دوسرا ہاتھ اسکی کمر میں رکھا اور اسے مکمل طور پر اپنے حصار میں لے کر سونے کی کوشش کرنے لگا

جو کہ ناممکن سہ تھا لیکن پتہ نہیں رات کے کس پہر اسکی انکھ لگی

---------------------------------

منیزے کو جیسے ہی ہادی کے کمرے میں پنچا یا

منیزے جلدی سے بیڈ سے اٹھی اور اپنے زیور وغیرہ اتارنے لگی

ان سب سے فارغ ہو کر جلدی سے واش روم میں گھسی

اپنے کپڑے چینج کیے بلیو جینز اور وائیٹ شرٹ پہنی اور میک اپ وغیرہ صاف کیا

ان سب سے فارغ ہو کر واش روم سے باہر ای اور اپنی کامیابی سے دل سے مسکرای کاپی اٹھای اور اس پر پینسل سے کچھ لکھا اور د سے بیڈ پر رکھا لایٹ کو بند کیا اور کھڑکی کی طرف بڑھی اسے کھول کر باہر دیکھا

باہر فل اندھیرا اتھا اور مہمان کوی نہیں تھا

منیزے کھڑکی کے ذریعے بنا اواز پیدا کیے اتری لاونج میں سے ہادی کی اور زیہان اور کافی زیادہ لوگوں کی اوازیں ارہی تھی

مطلب ابھی اسکے پاس بھاگنے کے لیے ٹایم تھا

منیزے دبے قدموں سے پیچھے کی طرف گی

دیوار پھلانگی تو وہاں اسکی کار کھڑی تھی جسے اسنے روحان سے کہہ کر کھڑا کروای تھی

جلدی سے بیٹھ کر گاڑی ایک ہوٹل کی طرف بڑھادی

ہادی نے بمشکل ہی اپنی جان چھڑوای اور اپنے کمرے کی طرف ایا

ورنہ نہ تو کرنل صاحب اپنے پاس سے زیہان کو اٹھنے دے رہے تھے کیونکہ انھیں شک تھا زیہان سیدھا حورم کے پاس جاے گا

اسی لیے زیہان اور عبیر کے کچھ دوستوں نے اسے اٹھنے ہی نہیں دیا

ہادی اپنے کمرے میں ایا تو کمرے کی لایٹ اف تھی

اوہ ہو منیزے اج مجھ سے اتنا شرمارہی ھیں ہادی خود سے ہی کہتا ہوا لایٹ ان کرنے لگا

لیکن یہ کمرے میں کوی نہیں تھا

شاید واش روم میں ہو ہادی نے جیسے خود کو ہی تسلی دی

کافی دیر بعد بھی واش روم سے نہ تو کوی اواز ای نہ ہی کوی باہر ایا

ہادی نے منیزے کو اواز لگای لیکن کوی جواب نہیں ایا

ہادی نے واش روم کھول کر دیکھا تو وہاں منیزے کا نام ونشان تک نہیں تھا

بلکہ سامنے اسکا لہنگا وغیرہ رکھا ہوا تھا

ہادی پریشانی سے باہر ایا تبھی بیڈ پہ رکھی چٹ پر نظر پڑی

ہادی نے جلدی سے لپک کر اسے پکڑا

خود کو بہت بڑے ہیکر سمجھتے ہوی دیکھتے ہیں مجھے ڈھونڈ پاتے ہو یہ نہیں تمھاری پیاری سی بیوی.........

ہادی نے مسکراتے ہوے پہلے اپنے کپڑے چینج کیے اور کھڑکی سے کودا اور اسکی لوکیشن کو ٹریس کیا

یہ اس کے لیے بالکل بھی مشکل نہیں تھا

کیونکہ منیزے کی انگھوٹھی میں ٹریسر لگا ہوا تھا

دس منٹ بعد وہ ہوٹل کے سامنے کھڑا تھا

For more visit (exponovels.com)

اسکی لوکیشن کے مطابق اس روم کا دروازہ نوک کیا

منیزے نے روم کھول کر ہادی کو داد دیتی نظروں سے دیکھا

اور اندر کمرے میں داخل بالکل ایسے ہی جیسے ہادی نے منیزے کے برتھ کے لیے ڈیکوریٹ کیا ٹھیک اسی طرح سے منیزے نے ہادی کے لیے ڈیکوریٹ کیا تھا

ہیپی برتھ ڈے مائے سویٹ ہبی منیزے نے ایک انگلی پہ ہلکا سہ کیک لگا یا

اور ہادی کے گال پہ لگا یا پھر ہادی کو گلے سے پکڑ اپنی طرف کھینچا اتنا کہ ہادی کا چہرہ بالکل اسکے چہرے کے سامنے آ گیا اور پھر اسی جگہ پہ اپنے ہونٹ رکھے اور پیچھے ہوئی

نوٹ . میرے بی بی میں نے ایسا تو نہیں کیا تھا خیر کوئی بات نہیں

چلو میں سکھا دیتا ہو ہادی نے ہلکی سی کریم ایک بار پھر اسکے ہونٹوں پر لگائی

ہادی تمھارا گفٹ منیزے نے اسے جھکتے دیکھ کر اسکا دھیان گفٹ کی طرف کروایا

میرا سب سے بڑا گفٹ تم ہی ہو کہتے ساتھ ہی ہادی منیزے کے لبوں پر جھک گیا

اور اسے اپنی گود میں اٹھا کر بیڈ کر طرف بڑھا

ہادی نے اسے بیڈ پر لٹا یا اور پوری شدت کے ساتھ اسکے گلے میں جھکا اور جگہ جگہ اپنا لمس چھوڑنے لگا

ہا۔۔ہادی م۔ مجھے ڈر لگ رہا ھے منیزے اسکی بڑھتی گستاخیوں سے ڈر کر بولی

میں پوری کوشش کروں گا تمھیں زیادہ ڈرانے ہادی نے کہتے ساتھ ہی اسکے دل کے مقام پر اپنے لب رکھے

جس سے منیزے کے پورے بدن میں سنسنی دوڑ گی

منیزے نے سختی سے انکھیں بند کر کے اسکے شرٹ کے گلے کو مضبوطی سے پکڑا

ہادی نے اسکے ہاتھوں کو پکڑ کر بیڈ سے لگا یا اور اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسای

جیسے جیسے رات گزر رہی تھی ہادی کی شدت میں اضافہ ہو تا جا رہا تھا

جو منیزے کی سانسوں کو روکنے کی لیے کافی تھا۔۔۔۔

#Power of love#

#last epi #

#last part#

#wrriter afzonia#

#dont copy paste with out my permission#

زیہان کب سے کرنل صاحب کے کمرے میں بیٹھا تھا

اج حورم کو دیکھنے کا بے تحاشہ دل کر رہا تھا

لیکن کرنل صاحب پچھلے ایک ہفتے سے اسکے ساتھ اسی طرح کر رہے تھے

اپنے کمرے میں ہی سلاتے وہ بھی صوفے پر اور پوری رات اٹھ اٹھ کر دیکھتے تھے کہ کہی زیہان بھاگ تو نہیں گیا

لیکن اج تو کرنل صاصب سو بھی نہیں رہے تھے

زیہان نے تھک ہار کر اپنی انکھیں ہی بند کر لی اور اسے سوتا دیکھ کر کرنل صاحب بھی سونے کی کوشش کرنے لگے

---

منیزے کی انکھ کھلی تو اسکا سر ہادی کے سینے پہ رکھا ہوا تھا

ہادی کی شدت کو یاد کرتے ہوے منیزے کانپ گی

منیزے نے اٹھنا چاہا لیکن نیند میں بھی ہادی کی گرفت بہت مضبوط تھی

تبھی منیزے کی نظر سامنے گھڑی پر پڑی جو صبح کے چار بجا رہی تھی

منیزے ہڑبڑا کر اٹھی اسکے ہڑبڑا کر اٹھنے پر ہادی نے بھی جلدی سے اٹھا

For more visit (exponovels.com)

کیا ہوا ہادی نے منیزے کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر پوچھا

ہادی ٹایم دیکھو ہمیں نکلنا ھیے

منیزے نے ہادی کو انکھوں میں دیکھنے سے مکمل طور گریز کرتے ہوے اٹھتے ہوے کہا

اور ہادی کی معنی خیز نظروں سے بچتے ہوے جلدی سے واش روم میں گھس گی

------------------

روحان کی انکھ دروازے پر ہوتی دستک سے کھولی

روحان نے دیکھا تو پری ابھی تک اسکے حصار میں لیٹی مزے کی نیند سو رہی تھی

روحان نے نظروں میں بے پناہ محبت سموتے ہوے اسے دیکھا

پھر اسے تنگ کرنے کا موڈ ہوا

روحان نے اہستہ سے اپنے دانتوں میں پریشے کے لب کو دبایا

پریشے جو میٹھی نیند سو رہی تھی

اپنے ہونٹوں پہ درد محسوس کر کے انکھیں کھولی

لیکن سمجھ کچھ نہیں ایا

اسے انکھیں کھولتے دیکھ کر روحان جلدی سے پیچھے ہوا اور اپنی انکھیں بند کر لی

پریشے نے اپنی ادھی کھولی انکھوں سے اپنے بھیگے ہونٹوں کو چھوا

جہاں ابھی تک درد ہو رہا تھا

پریشے کے زہین میں نیوز گھومی جس میں کسی کیڑے نے لڑکی کے ہاتھ کو کاٹا اور ادھے گھنٹے بعد ہی اس لڑکی کی موت ہو گی

کہی مجھے بھی تو وہی کیڑا نہیں

روحان روحان کھڑے ہو پریشے نے زور زور سے روحان کو ہلانا شروع کیا

روحان نے بھی نیند میں اٹھنے کی کمال کی ایکٹنگ کی

روحان مجھے ابھی کسی زہریلے کیڑے نے کاٹا اب میں مرجاوں گی ادھے گھنٹے میں پریشے نے روتے ہوے کہا

For more visit (exponovels.com)

پریشے رو نہیں روحان اسکے تیز تیز رونے سے خود گڑبڑا گیا

دیکھو جیسے سانپ کا زہر بھی واپس کھینچ لیتے ہیں اسی طرح اس کیڑے کے زہر کو بھی واپس کھینچ لینگے

روحان کو خود پتہ نہیں چل رہا تھا وہ کیا کیا بولے جا رہے ھیں

دماغ میں تو بس زہریلا کیڑا چل رہا تھا

کیسے پریشے نے روتے ہوے کہا

سانپ کا زہر کس چیز سے نکالتے ہیں روحان نے اپنی طرف بہت ہی مشکل سوال پوچھا

منہ سے اس دفعہ پریشے کے رونے میں بھی تیزی ای

ہا۔۔ہاں تو لاوں میں بھی نکالوں روحان نے اسے قابو کرتے ہوے کہا

اور پریشے نے بھی جلدی سے اپنا چہرہ روحان کے قریب کیا

روحان ایک پل کو مسکرایا اور اسکے ہونٹوں کو جکڑا

کافی دیر بھی روحان پیچھے نہیں ہٹا تو پریشے کو تشویش ہونے لگی

تبھی روحان نے روحان نے ایک بار پھر پریشے کے ہونٹ کو اپنے دانتوں میں لے کر کاٹا

بالکل اسی طرح کاٹنے پر پریشے روحان کی چال کو سمجھی اور دور ہونا چاہا

روحان نے پریشے کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا

اور اسے پیچھے بیڈ پر لٹایا اور اپنی پیاس بجھانے لگا

تبھی دروازے پر ایک بار پھر سے دستک ہوی پریشے نے ایک جھٹکے سے اپنے اپ کو روحان سے چھڑوایا

اور واش روم میں گھسی پیچھے سے روحان کا زوردار قہقہہ سنای دیا

---

ایک ہفتے میں جتنی بری حالت کرنل صاحب نے زیہان کی کی تھی

کرنل صاحب زیہان کے پیچھے کیوں لگے تھے یہ بات سکی سمجھ سے باہر تھی

روحان کو جب حال میں پہچنے پر یہ بات پتہ چلی تو بس وہ کھسیانہ ہو کر رہ گیا

بس اپنی اپنی بیویوں کا انتظار ہو رہا تھا

For more visit (exponovels.com)

تبھی وہ تینوں اتی ہوی نظرای اورارد گرد حمنہ بیگم اوراور سارہ بیگم تھی اور پیچھے یشفہ تھی جسے دیکھتے ہی زبیرایک دفعہ پھر سے اسکے چہرے میں غم ہوگیا

اوریشفہ نظریں جھکایں اسکی قاتل نگاہوں سے بچنے کی کوشش کررہی تھی

زیہان توبس حورم کے چہرے میں ہی کھوگیا

کتنے دن بعدارام سے اسکا چہرہ دیکھنا نصیب ہورہا تھا لیکن اسے اسکی انکھیں کافی زیادہ سرخ نظرارہی تھی

ورنہ یہ تووہ خوداس سے دور بھاگتی اگروہ کہی اکیلی نظراتی وہ کرنل صاحب دھاوابول دیتے

روحان نے پریشے کی طرف ہاتھ بڑھایا جو اسے صبح کی بات پر گھوریوں سے نوازرہی تھی

اسکا ہاتھ تھاماوراپنے ساتھ بڑھایا

ہادی نے بھی شرمای شرمای سے منیزے کا ہاتھ تھام کراپنے ساتھ بٹھایا

زیہان نے حور کا ہاتھ تھاماتواسے حیرت کا جھٹکالگاکیونکہ حورم کا ہاتھ بے حد گرم تھا

زیہان نے اسکاایک ہاتھ تھام کراور دوسرااسکے گردرکھ کر سہارادیا

جیسے پورے حال میں ہوٹنگ شروع ہو گی

کیا کر رہے ھوں زیہان سب دیکھ رہے ھیں حورم نے بلش کرتے ہوے کہا

تبھی زیہان نے اسے نرمی سے صوفے پر بٹھایا اور خود اسکے اتھ بیٹھ گیا

حورم خود ڈاکٹر ہو اور اپنا دھیان بھی نہیں رکھا

زیہان نے اسکی بات کو نظرانداز کرتے ہوے کہا

اور اسکا ہاتھ تھام کر سہلانے لگا

سب لوگ اتنے پیارے کپلز کو دیکھ کر رشک کی نظروں سے دیکھ رہے تھے

تبھی سامنے سے نینا چلتی ہوی ای لیکن حیرت کی انتہا اسکے سر پہ حجاب تھا

نینا نے سب لوگوں سے معافی مانگی خاص طور پر ہادی سے جو اسکا بیسٹ فرینڈ اور ہمیشہ رہے گا

سب نے اسے دل سے معاف کیا اور پورے فنکشن میں یشفہ نے اسے اپنے ساتھ ساتھ رکھا

حورم کی بوجھل ہوتی پلکوں کو دیکھ کر زیہان نے فنکشن کو جلدی ختم کروایا

اور حورم کو لے کر گھرا یا لیکن گھراتے اتے حورم کا بدن بخار سے جل رہا تھا

زیہان نے نوکروں اور مہمانوں کی پرواکیے بغیر حورم کو گود میں اٹھا یا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا

جسے اسنے بے حد محنت کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں سے سجا یا تھا

لیکن زیہان کو اس وقت پروا تھی تو بس اپنی جان کی جو حورم میں بستی تھی

حورم نے تین چار دن سے پوری نیند نہیں لی تھی اور اوپر سے اتنی بھاگ دوڑ جسکی اسے بالکل بھی عادت نہیں تھی اسی وجہ سے اسے اتنا تیز بخار ہو گیا

زیہان نے اسے ارام سے بیڈ پر بٹھا یا حورم کی اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ وہ بیٹھ سکتی اسی لیے وہ بیٹھی بیٹھی ہی بیڈ پر لیٹ گی اور اسکے غنودگی چھانے لگی

جبکے اسکی ٹانگیں نیچے لٹک رہی تھی

زیہان اسکے قدموں میں بیٹھا اور اسکی ہیلز اتارنے لگا

اسکے پاوں پکڑتے ہی حورم نے اپنے پاوں چھڑوانے کی کوشش کی لیکن اتنی ہمت اسکے اندر نہیں تھی

زیہان نے اسکے جوتے اتارے اسکے بعد اسکا حجاب اتارا اہستہ اہستہ اسکے سارے زیور اتارے حورم اس وقت ریڈ کلر کے شرارے میں تھی جبکے زیہان بلیک شیروانی میں تھا

زیہان نے اپنی شیروانی اتاری نیچے صرف بلیک بنیان تھی اسوقت جتنا زیہان حورم کے لیے پریشان تھا اسکی حد نہیں

پریشانی اسکی سرخ انکھوں سے صاف جھلک رہی تھی

بالوں کو کھلا چھوڑا اور اسے گود میں اٹھا کر واش روم کی طرف بڑھا

حورم کو شاور کے نیچے کھڑا کیا ایک بازو اسکے گرد باندھا اور دوسرے ہاتھ سے پانی کا ٹمپریچر کم کر کے شاور اون کیا

ٹھنڈا پانی گرتے ہی حورم نے زیہان کے ساتھ لگ کر اس میں اپنی پناہ ڈھونڈنی چاہی

ٹھنڈے پانی سے حورم کا بخار کافی حد تک کم ہوا اور اسکے حواس تھوڑے بحال ہوے

حورم کا بدن جو بخار سے جل رہا تھا اب بالکل ٹھنڈا ہو چکا تھا اور اسے ٹھنڈ لگنا شروع ہو چکی تھی

زیہان نے دیوار کے سہارے کھڑا کیا

اور خود بھاگ کر باہر آیا اور کبرڈ سے بیڈ شیٹ نکالی جو اسے سب سے پہلے نظر ای

وہ خود بری طرح سے بھیگ چکا تھا لیکن فلحال اسے اپنی ٹینشن بالکل بھی نہیں تھی

زیہان نے اپنی بنیان بھی نکال کر وہی پھینکی اور جلدی سے واپس اندر گیا

شاور کو بند کیا حورم کے ہونٹ نیلے پڑنا شروع ہو گے تھے ٹھنڈ کی وجہ سے زیہان نے واش روم کا بلب اف کیا

اور بیڈ شیٹ کو اپنے اور اسکے گرد اچھے سے لپٹا اور اہستہ سے حورم کی کرتی کی ڈوریاں کھولنے لگا

اسکی سرسراتی ہوی انگلیوں کی حرکت حورم کو سمٹنے پر مجبور کر رہی تھی لیکن فلحال اس میں مزاحمت کرنے کی ہمت بالکل بھی نہیں تھی اسکی انکھیں ہنوز بند تھی

زیہان نے گیلے کپڑوں کو اسکے بدن سے دور کیا اور اسے اس لحاف میں اچھی طرح لپیٹ کر باہر لا یا

اور بیڈ پر لٹا کر اسکے اوپر کمبل اچھے سے سیٹ کیا

اور خود واش روم میں جا کر اپنی پینٹ چینج کر کے ایا

واپس ایا تو حورم کمبل میں گھس کر کپکپا رہی تھی

زیہان نے کبرڈ سے اپنی شرٹ نکالی اور کچن میں جا کر اسکے لیے دودھ گرم کیا

اور تھوڑے سے بسکٹ پلیٹ میں نکال کر کمرے کی طرف بڑھا

گھر میں کوی مہمان نہیں تھے سب لوگ اج ہی اپنے اپنے گھر جا چکے تھے

زیہان نے کمرے کو لاک کیا اور حورم کی طرف بڑھا

حورم اٹھو یہ گرم دودھ پی لو سردی کم ہو جاے گی

مجھے نی پینا کچھ بھی حورم نے کمبل کے اندر سے ہی کپکپاتی اواز میں منع کیا

زیہان نے ٹرے ٹیبل پر رکھی اور خود کمبل کو ہٹا کر حورم کو اپنے حصار میں لیا

اور اچھے سے کمبل کو اسکے اوپر ڈھانپا تا کہ اسے سردی نہ لگے

کیا ہوا جاناں سردی زیادہ لگ رہی ھیں زیہان نے اسکے نیلے ہوتے ہونٹوں پر انگھوٹھا پھیرتے ہوے کہا

حورم نے ہاں میں سر ہلایا اور زیہان کی گردن میں منہ چھپا یا

زیہان اسکی حرکت پر مسکرایا اور اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر اسکے ٹھنڈے لبوں پر اپنے لب رکھے

پوری شدت سے اسکے ہونٹوں کو قید کیا اور اتنے دنوں کی اپنی پیاس بجھانے لگا

زیہان نے ایک ہاتھ اسکے سر کے نیچے رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر سے پکڑ نیچے کھینچا اور خود اسکے اوپر جھک گیا

زیہان نے اسکے ہونٹوں کو ازاد کیا اور اگلا نشانہ اسکی بے داغ گردن تھی

اسکی شہ رگ پر اپنے لب رکھے حورم نے زیہان کی شرٹ کو گلے سے پکڑا

زیہان نے اسکے ہاتھوں میں اپنی انگلیاں پھنسای اور تکیے سے دونوں ہاتھوں کو لگا یا

اور اسکے دل کے مقام پر اپنے لب پوری شدت سے رکھے اسکے لمس سے حورم کی جان حلق تک اگی

زیہان نے ایک ہاتھ سے اپنی شرٹ نکالی اور اسی ہاتھ سے اسکی کمر کو جکڑا

زیہان پوری شدت سے اپنا پیار اسکے اوپر برسا رہا تھا

جیسے جیسے رات گزرتی جارہی تھی حورم کی سانسیں اکھڑ رہی تھی جنھیں زیہان اپنے لبوں سے اسکی بکھری سانسوں کا چین رہا تھا

---

پریشے نے اج جان بوجھ کر سونے کی کوشش کی تھی لیکن ٹھیک پانچ منٹ بعد روحان کمرے میں داخل ہوگیا

سامنے ہی بیڈ پر پریشے اپنی انکھیں سختی سے بند کیے بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی ہوی تھی

روحان نے اسکی مچی انکھوں کو دیکھ کر مسکرا یا اور اپنی شیروانی کو نکال کر بیڈ پر پھینکا اور ساتھ میں بنیان بھی نکالی

کسرتی بازو اور چوڑا سینہ نمایاں ہونے لگا

پریشے اواز سن کر اپنی انکھیں اور سختی سے بند کی

روحان نے ایک جھٹکے سے پریشے کی ٹانگوں کو کھینچ کر سیدھا لٹا یا

اس طرح کھینچنے پر پریشے کے منہ سے زوردار چیخ نکلی

بیوی اب روز روز تو ایسا نہیں چلے گا نہ روحان نے نرمی سے اسکے اوپر جھکتے ہوے کہا

روحان تم نے مجھے ڈرا دیا تھا پریشے اپنے دل پر ہاتھ رکھتی ہوی بولی

روحان اسکی حالت دیکھ کر مسکرا یا

اور اسکی کرتی کو نیچے سرکا کر اپنے ہونٹ اسکے دل پہ رکھے

اسکے گرم لمس پر پریشے کے ہونٹوں سے سسکی نکلی

جس روحان نے اپنے ہونٹوں میں دبالی اور صبح کی بات کو یاد کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر سے اسکے ہونٹوں کو دانتوں کے بیچ میں لے کر کاٹا

پریشے نے ایک مکا روحان کے سینے پر رسید کیا

لیکن جب انکھیں کھول کر دیکھا تو روحان شرٹ لیس تھا

گندے پریشے نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اپنی انکھیں بند کی

روحان نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھوں کی پشت پر ہونٹ رکھے پھر اسکی کالربون پر جھک گیا

---

ہادی کمرے میں ایا تو منیزے اپنی چوڑیوں میں الجھی ہوی تھی

اسکے چہرے سے تھکاوٹ کے اثار صاف نظر ا رہے تھے

اس تھکا ہوا دیکھ کر اج ہادی کا اسے تنگ کرنے کا ارادہ بدل گیا تھا اور منیزے کا ہاتھ پکڑ کر اسکا رخ موڑ اپنی طرف کیا

ہادی نے اسکی مدد کرتے ہوئے اسکے سارے زیور اتارے پھر اپنی ڈھیلی سی شرٹ اور ٹراوزر نکال کر منیزے کی طرف بڑھای

منیزے چینج کر کے باہر نکلی تو ہادی صرف ٹراوزر میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا

ہادی اپنی شرٹ پہنوں منیزے نے بیڈ سے تھوڑی سی دور کھڑے ہو کر نظریں جھکاتے ہوئے کہا

بیگم ابھی بھی شرم ارہی ھیں ہادی نے معنی خیز نظروں سے منیزے کو دیکھ کر کہا

پھر اٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ کر اپنے سینے پر اسکا سر رکھا اور اسکے گرد اپنی مضبوط بازوں کا حصار باندھ اور ہلکے اسکے لبوں کو چھو کر انکھیں بند کر لی

اور منیزے بس اسکے سینے پر سر رکھے اسکی دھڑکنوں کے شور کو محسوس کرتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگی اور ٹھیک پانچ منٹ بعد دونوں ہی گہری نیند میں تھے

\-------------------------

دو سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر باہر اپکے شوہر اپکو لینے اے ھیں

نرس بواے نے حورم کو اطلاع دی جو ابھی ابھی اپریشن روم سے نکلی تھی

حورم نے مسکراتے ہوئے سرہاں میں ہلایا اور حمنہ بیگم کے روم کی طرف بڑھی

ماما اپ چل رہی ھیں میرے ساتھ حورم نے حمنہ بیگم سے پوچھا

بیٹا وہ ایک ایمرجنسی کیس آگیا ھے تم جاو میں تھوڑی دیر بعد روحان کو کال کردوں گی وہ اجاے گا

حمنہ بیگم نے مسکراتے ہوے کہا

اور دھیان سے جانا جیسے ہی حورم پیچھے کی طرف مڑی حمنہ بیگم دن میں ہزار دفعہ بولی ہوی لاین پھر سے دوہرای

حورم نے مسکراتے ہوے سرہلایا اور باہر کی طرف موڑی

جہاں زیہان دھوپ میں بالکل دروازے کے پاس گلاسز لگاے کھڑا تھا

حورم نے مسکراتے ہوے اسکی طرف دیکھا

اج بھی وہ اسکی وجہ سے دھوپ میں کھڑا تھا کیونکہ شروع شروع میں زیہان اندر اجاتا تھا اور ساری نرسیں اور ڈاکٹرز یہاں تک کہ پیشنٹ بھی اسے گھورنے میں مصروف ہوجاتی

جو حورم کو قطعی منظور نہیں تھا اسی لیے اس باہر کھڑے ہوکر ویٹ کرنے کے لیے کہا

اسے اتا دیکھ کر زیہان نے ہاتھ سے اسے وہی رکنے کا اشارہ کیا

اور خود تیزی سے اسکی طرف ایا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے سیڑھیوں سے اتارا

اور اتنی ہی نرمی سے سے کار میں بٹھا یاا

اور محبت سے اسکے بھرے بھرے وجود کو دیکھا

زیادہ تنگ تو نہیں کیا نہ میری چھوٹی دنیا نے زیہان نے اسکے پیٹ پر انتہای محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوے کہا اور جھک کر اسکے پیٹ پہ اپنے لب رکھے وہ تو گاڑی کے شیشے بلیک تھے اسی لیے کسی کو اندر والا منظر نہیں اتا ورنہ زیہان ادھر ادھر دیر . ھے بنا ہی کسی بھی جگہ شروع ہو جاتا

ہر دن کے ساتھ اسکی شدت اور محبت میں اضافہ ہو تا جار ہا تھا

اسکی پریگنینسی کی وجہ سے زیہان بے حد پریشان رہتا تھا کیونکہ حورم کی رپورٹس کے مطابق جڑواں بے بی تھے جن میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی

اور اجکل اسکے ڈیلیوری کے اخری دن چل رہے تھے

سب کے لاکھ منع کرنے کے بعد بھی حورم نے ہوسپٹل سے چھٹی نہیں لی

زیہان بھی اسکی ضد کے اگے خاموش ہو گیا کیونکہ حمنہ بیگم بھی اسکے ساتھ ہی ہوسپٹل میں رہتی تھی اور ہر دس منٹ بعد کبھی اسے جوس کبھی کچھ کبھی کچھ

For more visit (exponovels.com)

نہیں زیادہ تنگ تو نہیں کیا حورم نے مسکراتے ہوئے اسے گاڑی سٹارٹ کرنے کا اشارہ کیا

اج یشفہ اور زبیر کی شادی تھی کیونکہ یہ یشفہ کی ہی ضد تھی کہ جب تک اسکی سٹڈی کمپلیٹ نہیں ہو جاتی وہ شادی نہیں کرے گی

جسکی وجہ سے بیچارے زبیر کو اتنا انتظار کرنا پڑا لیکن ایمرجنسی کیس کی وجہ ان دونوں کو ہوسپٹل جانا پڑا

زیہان اور روحان نے اپنے وعدے کے مطابق حمنہ بیگم کے نام سے ایک بہت بڑا ہوسپٹل تعمیر کروایا جسکا ابھی تک کا سفر بے حد کامیاب رہا تھا

__________________________

میری شہزادی چپ کر جا پلیز منیزے ساتھ ساتھ تیار ہو رہی تھی اور ساتھ میں اپنی چھ ماہ کی بیٹی کو بھی چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن وہ تھی کہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی پہلے ہی منیشے کو تیار کرنے کے چکر میں اتنا لیٹ ہو گی تھی

اوپر سے پری اور یشفہ کی کال پہ کال ارہی تھی یشفہ کی رخصتی صدیق ہاوس سے ہونی تھی حمنہ بیگم کی وجہ سے کیونکہ یہ انکی ضد تھی

کل بھی وہ منیشے کے چکر میں وہاں رات نہیں رکی تھی کیونکہ ایک تو منیشے کو تھوڑے سے بھی شور میں نیند نہیں اتی تھی

منیشے سب کی لاڈلی تھی خاص طور پر کرنل صاحب کی جو دس منٹ بھی اپنی پوتی پلس نواسی کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے

اج بھی وہ صبح صبح ہی صدیق ہاوس چلے گے تھے اسی وجہ سے منیزے کی جان پر بن ای تھی

زیہان اور حورم کی خود کی اس نیلی انکھوں والی گڑیا میں جان بستی تھی جس نے ابھی بس چلنا ہی سیکھا تھا

اتنے میں ہادی کمرے میں نک سک تیار ہوا اندر ایا

کیا ہوا میری گڑیا کو جو اتنا رو رہی ھیں ہادی نے اپنی شہزادی کو گود میں اٹھایا اسکے گود میں اٹھاتے ہی وہ بالکل چپ کر گی جس پہ منیزے نے سکھ کا سانس لیا اور اپنی تیاری کو اخری ٹچ دینے لگی

جبکے ہادی کی نظریں تو منیزے کے خوبصورت سراپے میں ہی الجھ کر رہ گی وہ اج بھی بالکل ایسی ہی تھی سمارٹس سی

کہی سے بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ ایک بیٹی کی ماں ھیں

چلے ہادی ابھی تک اسی میں ہی گم تھا جب منیزے کی اواز ای جبکے منیشے ہادی کے کندھے پر ہی سر رکھے منہ میں انگھوٹھا ڈالے سو چکی تھی

بہت پیاری لگ رہی ہو بالکل کسی پرنسس کی طرح ہادی نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری جبکے منیزے نے مسکراتے ہوے اسکے سینے سے سر ٹکا یا

-----------------------

روحان اپنے گدھوں کو ڈھونڈ کر لاوں

روحان جو تھوڑی دیر پہلے ہی تھک ہار کر لیٹا تھا تاکہ بارات انے سے پہلے اپنی کمر کو سیدھا کر سکے

تبھی پریشے نے زور سے اسکے بال کھینچے اور روہانسی اواز میں چینخی کیونکہ اذان اور اذلان دیکھنے میں بالکل ایک جیسے تھے

اور جب سے ان دونوں نے پاوں پر چلنا سیکھا تھا وہ گھر میں کم ہی پاۓ جاتے تھے ایک نمبر کے شیطان تھے اور بالکل ہی جورم اور روحان پر گے تھے

ان دونوں کی شرارتوں کی وجہ صدیق صاحب سارہ بیگم اور حمنہ بیگم کی خوشیوں کا کوی ٹھکانہ نہیں تھا سب کے بے جا لاڈ نے دونوں کو کافی حد تک بگاڑ دیا

جس کا اندازہ ابھی سے ہو رہا تھا

روحان نے بند انکھوں سے ہی اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے بیڈ پر گرا یا

دونوں اپنے دادا دادی کے پاس ھیں میں ہی چھوڑ کر ایا تھا

روحان نے اپنی ہلکی سے کھلی انکھوں سے اسے دیکھ کر کہا اور کہتے ساتھ ہی اسکے لبوں کو اپنی قید میں لے لیا

اور اپنی ساری تھکن اتارنے لگا اور اخر میں ہمیشہ کی طرح اسکے ہونٹوں کو اپنے دانتوں کے بیچ میں لے کر کاٹا پری کو درد تو ہوا لیکن اس میٹھے سے درد کی اسے حد سے زیادہ عادت ہوگی تھی

---------------------------

سب رسموں کے بعد یشفہ کو زبیر کے کمرے میں بٹھایا ہوا تھا

اس وقت یشفہ بے حد ڈری ہوی تھی

اتنے میں ہی زبیر نے اہستہ سے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر اکر اسے سلام کیا

جس کا جواب اسنے صرف سر ہلا کر ہی دیا

زبیر یشفہ کے قریب بیٹھا اور اسکا گھونگھٹ اٹھایا

اس پری پیکر چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ اسکے حسن میں کھو سہ گیا

پھر اپنے اپ کو سمبھالتے ہوے اسکے ہاتھ میں کنگن پہنائے اور اسکے کپکپاتے ہے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑا

زبیر نے نارمل انداز میں اس سے بات کرنا شروع کی تاکہ اسکا ڈر کم ہو جاے

اور ایسا ہی ہوا زبیر کے نرم اور اپنایت بھرے رویے سے یشفہ کا ڈر بالکل ہی ختم ہو گیا

اور رات گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے زبیر کی محبت پر بھی یقین بڑھتا جا رہا تھا

-----------------------------------

رات کا نجانے کونسا جب حورم کا اپنے پیٹ میں بے تحاشہ درد محسوس ہوا

اور یہ درد وقت کے ساتھ بڑھتا ہی جا رہا تھا

حورم نے بامشکل اپنی انکھیں کھولی تو زیہان کے حصار میں تھی

زیہان حورم نے اہستہ سے پکارا اسکی ہلکی سی ہی اواز پر زیہان نے پٹ سے اپنی انکھیں کھولی

حورم ٹھیک ہو زیہان نے اسکے چہرے پر درد کے اثرات محسوس کرتے ہوے بے چینی سے پوچھا

حورم نے نہ میں سر ہلایا تبھی پیٹ میں بڑھتے درد کی وجہ سے اسکی چیخ نکلی

زیہان نے جلدی سے اپنی شرٹ پہنی اور حورم کا حجاب باندھا اور بنا کو دیر کیے

حورم کو گود میں اٹھا کر احتیاط سے نیچے کی طرف بھاگا

گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے بٹھایا اور اچھے سے بیلٹ اسکے گرد بھاگا

گارڈ نے جلدی سے دروازہ کھولا زیہان نے زن سے گاڑی ہوسپٹل کی طرف بڑھای

اور ساتھ میں حمنہ بیگم کو بھی فون کر دیا

زیہان نے بے بسی سے درد سے نڈھال ہوتی حورم کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی

دس منٹ بعد وہ لوگ ہوسپٹل کے سامنے تھے

ان سے پہلے ہی روحان پریشے اور حمنہ بیگم پارکنگ میں کھڑے تھے

زیہان نے جلدی سے حورم کو گود میں اٹھایا اور اندر کی طرف بھاگا

حمنہ بیگم کو دیکھتے ہی سب ہی ڈاکٹرز نے جلدی مچادی اور حورم کو لے کر اپریشن روم میں چلے گے

پیچھے سے زیہان باہر بینچ پر بیٹھ کر اسکی سلامتی کی دعا کرنے لگا

اتنے میں روحان نے سب کو کال کر دی ٹھیک پندرہ منٹ بعد سب لوگ ہوسپٹل میں موجود تھے

اور سب ہی حورم اور بچوں کی صحت یابی کے لیے دعا کرنے لگے

زیہان کی انکھیں انسو روکنے کے چکر میں بے تحاشہ لال ہو چکی تھی

For more visit (exponovels.com)

اسکی زندگی اسکا عشق اندر تکلیف میں تھا تو کیسے سکون میں ہو سکتا تھا

ادھے گھنٹے بعد حمنہ بیگم کمبل میں لپٹے دو وجودوں کو لے کر کرنل صاحب کی طرف ای

سب لوگ انکی طرف دیکھنے لگے جبکے زیہان نے نم انکھوں سے اپنے بچوں کو انکی گود میں دیکھا

اور جلدی سے اندر کی طرف بڑھا

جہاں حورم زرد چہرے کے ساتھ لیٹی ہوی تھی تکلیف کے اثار ابھی تک اسکے چہرے پر تھے

اپنی پیشانی پر زیہان کا لمس محسوس کر کے مسکراتے ہوے انکھیں کھولی

شکریہ میری جان زیہان نے حورم کی پیشانی کو عقیدت سے چومتے ہوے کہا

اور ایک انسو لڑھک کر اسکے گال پر گر جسے حورم نے اپنے ہاتھوں سے چنا

ہمارے بچے دیر . ھے حورم نے مسکراتے ہوے پوچھا

ایک ساتھ دیر . ھے گے زیہان نے نفی میں سرہلاتے ہوے کہا جس پر حورم نے مسکرا کر سرہلایا

اتنے میں منیزے دونوں بچہ کو لے کر اندر داخل ہوی

رومینس ختم کروں اور اپنے بے بیز کو دیکھو کتنے کیوٹ ھے

منیزے نے ایک زیہان اور دوسرا حورم کو پکڑاتے ہوے کہا

اتنے میں ساری پلٹون ہی اندر گی

زیہان نے دونوں کو باری باری پیار سے چوما

دیکھ زیہان تیرے بچوں سے پہلے میرے بچے اس دنیا میں اے ھیں ہادی نے شوخی مارتے ہوے کہا

ہاں دیکھ نہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ھیں تیرا ایک ھیں اور میرے دو دو بچے ھیں زیہان نے دونوں بے بیز کو اپنے سینے سے لگاتے ہوے کہا

اوہ ہواپ دونوں رہنے ہی دو پہلا نمبر تو میرا ہی ھے روحان نے دونوں کو چپ کرواتے ہوے فخر سے کالر کو اٹھایا

جس پر سبکے قہقہے کمرے میں گونجنے لگے پری نے روحان کو گھورا جس پر روحان نے پری کو پیار سے انکھ ماری جس پر وہ بس سٹپٹا کر رہ گی

اور بڑوں نے اپنے بچوں کی دایمی خوشیوں کی دعا کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ختم شد

For more visit (exponovels.com)